سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

(سوموار20، منگل21، بدھ22، جمعرات23، جمعتہ المبارک24، سوموار27-اکتوبر2014)
(یوم الاثنین24، یوم الثلاثہ25، یوم الاربعاء26، یوم الخمیس27، یوم الجمع28-ذی الحج1435، یوم الاثنین2-محرم الحرام1436ھ)

سولہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد10: شمارہ جات : 1تا6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

دسواں اجلاس

سوموار،20۔اکتوبر2014

جلد 10:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	11
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	12
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	13

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	حلف	
7-	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف -----------	13
	تعزیت	
8-	معزز ممبران اسمبلی جناب نجیب اللہ خان، جناب خرم گلفام اور سابق ممبر اسمبلی محترمہ رفعت سلطانہ ڈار، محترم مجید نظامی، صحافی گوہر کے والد محترم اور واہگہ بارڈر پر شہید ہونے والوں ودیگر کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	14
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
9-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات -----------	20
10-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	49
11-	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات -----------	65
	توجہ دلاؤ نوٹس	
12-	گجرات: اشتہاری ملزم کی فائرنگ سے شہریوں کے شدید زخمی ہونے اور ملزم کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات -----------	69
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
13-	مسودہ قانون گوداموں کی رجسٹریشن پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	72
14-	مسودہ قانون اوورسیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ایس اینڈ جی اے ڈی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	72
15-	مسودہ قانون مفت اور لازمی تعلیم 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	73
16-	مسودہ قانون پنجاب سٹریٹجک کوآرڈینیشن 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	73

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
17۔	مسودات قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب نمبر 19 اور 20 بابت 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	74
	تحاریک التوائے کار		
18۔	لاہور میں لگائے گئے اتوار بازار ضلعی انتظامیہ کی عدم توجہ کے باعث غیر فعال صورتحال کا شکار (۔۔۔ جاری)	------------	75
	سرکاری کارروائی		
	ہنگامی قوانین (جو پیش ہوئے)		
19۔	ہنگامی قانون NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2014	------------	76
20۔	ہنگامی قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014	------------	76
21۔	ہنگامی قانون نصاب تعلیم و ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2014	------------	76
22۔	ہنگامی قانون ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014	------------	77
23۔	ہنگامی قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014	------------	77
24۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	78
	قرارداد		
25۔	ملک میں احتجاج کی آڑ میں جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازش کی پُرزور مذمت	------------	79
	منگل، 21۔اکتوبر 2014		
	جلد 10: شمارہ 2		
26۔	ایجنڈا	------------	106
27۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	108
28۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	109

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
29۔	معزز ممبر محترمہ نسیم لودھی کے بھائی مشرف خان کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	110
	پوائنٹ آف آرڈر	
30۔	پی ٹی آئی کے معزز ممبران کے استعفوں کو زیر غور اور وزیر اعلیٰ کو ایوان میں لانے کا مطالبہ ------------	110
	سوالات (محکمہ جات خزانہ، امداد باہمی اور اطلاعات وثقافت)	
31۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	113
32۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	146
33۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	163
	پوائنٹ آف آرڈر	
34۔	حکومت کو الیکشن سے قبل کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے اور اپوزیشن سے نامناسب رویّہ سے اجتناب کا مطالبہ ------------	167
	تحاریک التوائے کار	
35۔	سرگودھا شہر میں ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے آٹے کی قلت کا خدشہ (۔۔۔جاری) ------------	169
36۔	ضلع میانوالی کے حاضر سروس اور مرحوم سرکاری ملازمین کو محکمہ بہبود فنڈ کی جانب سے جہیز فنڈ کی درخواستیں التواء میں رکھنے سے پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	170
37۔	لاہور میں ایل ای ڈی لائٹس کے ٹھیکوں میں گھپلوں کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	171
38۔	وحدت روڈ لاہور کے اتوار بازار میں پنجاب فوڈ اتھارٹی اور مانیٹرنگ ٹیموں کی موجودگی میں جعلی اشیاء کی سر عام فروخت (۔۔۔جاری) ------------	174
39۔	پنجاب میں حکومتی عدم دلچسپی اور سیاسی مداخلت کی وجہ سے لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل میں تاخیر (۔۔۔جاری) ------------	175

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
40۔	محکمہ تحفظ ماحول آلودگی پھیلانے والے کارخانوں اور گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرنے میں ناکام (۔۔۔جاری) ------------	176
41۔	کرول گھاٹی بند روڈ لاہور کی فیکٹریوں میں ٹائروں اور پاؤڈر کوئلہ کو جلانے سے آلودگی میں خطرناک حد تک اضافہ (۔۔۔جاری) ------------	177
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
42۔	معذور افراد کو قومی دھارے میں شامل کرنے اور غیر سرکاری اداروں میں سرکاری کوٹے کی طرح بھرتی کرنے کا مطالبہ ------------	181
43۔	نوجوان نسل کو منشیات سے بچانے کے لئے حکومتی سطح پر مؤثر لائحہ عمل بنانے کا مطالبہ ------------	182
44۔	صوبہ میں بچوں کے لئے قائم ادارہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کو ڈائریکٹوریٹ کا درجہ دینے کا مطالبہ ------------	185
45۔	ملک میں زیادتی کا شکار ہونے والی لڑکیوں کے clips کو ٹی وی چینلز پر بار بار دکھانے پر پابندی کا مطالبہ ------------	187
46۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	188
	قرار داد	
47۔	وفاقی حکومت سے صوبائی اسمبلیوں کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کو ڈپلومیٹک پاسپورٹ، ارکان اسمبلی اور اسمبلی کے سینئر افسران کو بلیو پاسپورٹ فوری جاری کرنے کے لئے ضروری اقدامات کا مطالبہ ------------	189
	بدھ، 22۔اکتوبر 2014	
	جلد 10: شمارہ 3	
48۔	ایجنڈا ------------	192
49۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	194

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
50۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	195
	پوائنٹ آف آرڈر	
51۔	اسمبلی اجلاس تاخیر سے شروع کرنے اور قائد حزب اختلاف کے بغیر اجلاس کی کارروائی چلانے پر جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ ------------	196
	سوالات (محکمہ ٹرانسپورٹ)	
52۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	199
53۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	232
54۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	252
	پوائنٹ آف آرڈر	
55۔	صدر بازار لاہور کینٹ میں نیو شیخ شوز مارکیٹ میں بیچے جانے والے جوتوں کے تلووں کے نیچے صلیب کے نشان کا انکشاف ------------	255
56۔	اسمبلی کے قواعد و ضوابط میں (ترمیم) کا بل ایوان میں لانے کا مطالبہ ------------	257
57۔	فیصل آباد سمندری ڈرین کے حوالے سے ایوان سے متفقہ طور پر منظور ہونے والی قرارداد پر عملدرآمد کا مطالبہ ------------	259
	تحاریک استحقاق	
58۔	ای ڈی او (ایجوکیشن) بہاولنگر کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ ------------	261
59۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	262
	تحاریک التوائے کار	
60۔	الائیڈ ہسپتال اور ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں عملہ کی غیر حاضری ------------	274
61۔	لیّہ میں Bhratri Trust کی 4300 ایکڑ اراضی کو قبضہ گروپوں کا متروکہ جائیداد کے کلیموں کے عوض ٹرانسفر کروانے کا انکشاف ------------	278
62۔	جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور پر قائم ایکسائز کا زونل آفس تبدیل کرنے سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا ------------	279

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
63۔	لاہور میں بڑھتی ہوئی آلودگی سے سانس کی بیماریوں میں اضافہ -----------	282
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
64۔	مسودہ قانون تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2014 -----------	286
65۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	287
	قرارداد	
66۔	پاکستان کی کنٹرول لائن اور ورکنگ باؤنڈری پر بھارتی جارحیت کی پُرزور مذمت -----------	288
67۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	289
	قرارداد	
68۔	دختر پاکستان ملالہ یوسف زئی کو امن کا نوبل انعام 2014 ملنے پر مبارکباد کا پیش کیا جانا -----------	290
	بحث	
69۔	جمہوریت سے متعلقہ قرارداد پر عام بحث (۔۔۔جاری) -----------	292
	جمعرات، 23۔اکتوبر 2014	
	جلد 10: شمارہ 4	
70۔	ایجنڈا -----------	307
71۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	309
72۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	310
	سوالات (محکمہ خوراک)	
73۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات -----------	311
74۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	350
75۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات -----------	377

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
76۔	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	382
	توجہ دلاؤ نوٹسز	
77۔	ضلع گجرات: تھانہ جلال پور جٹاں میں دن دہاڑے ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات ------------	383
78۔	سرگودھا: بھاگٹانوالہ میں پولیس کے ہاتھوں طالب علم کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات ------------	385
	تحاریک التوائے کار	
79۔	صوبہ میں شادی ہالوں کی لوٹ مار اور ٹیکس کی ادائیگی میں کمی کا رجحان------------	391
80۔	صوبہ کے میڈیکل کالجوں میں خلاف قواعد داخلوں کا انکشاف ------------	395
81۔	پنجاب یونیورسٹی کی خواتین کھلاڑیوں کو قوت بڑھانے کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال کے سکینڈل کا انکشاف ------------	397
82۔	تحصیل کھاریاں کے مال افسران کا پٹواریوں کو من پسند حلقے الاٹ کرنے کے عوض بھاری رقم وصول کرنے کا انکشاف ------------	398
83۔	ڈیفنس موڑ لاہور پر رکشا لٹنے سے ماں بیٹی کی ہلاکت ------------	399
84۔	مویشی منڈیوں کی فیس ختم کرنے سے عام آدمی فائدے سے محروم ------------	401
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
85۔	پنجاب بیت المال کی سالانہ کارکردگی رپورٹس برائے سال 12-2011 اور 2013 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	403
86۔	ڈویلپمنٹ اتھارٹیز فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور ملتان کی سالانہ رپورٹس برائے سال 13-2012 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	403

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
87۔	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2012-13 کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	404
88۔	پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2012-13 کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	404
89۔	ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (TEVTA) کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2011-12 کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	404
	پوائنٹ آف آرڈر	
90۔	محکمہ خوراک کے سوال کے حوالے سے رپورٹ کا ایوان میں طلب کیا جانا -----------	406
91۔	پنجاب کے ٹی ایم ایز میں فنڈ کی کمی کی وجہ سے فلاحی و ترقیاتی کام متاثر ہونے کا خدشہ -----------	407
	بحث	
92۔	جمہوریت سے متعلقہ قرارداد پر عام بحث (---جاری) -----------	408
	جمعتہ المبارک، 24۔اکتوبر 2014	
	جلد 10: شمارہ 5	
93۔	ایجنڈا -----------	418
94۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	420
95۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	421
	سوالات (محکمہ اوقاف)	
96۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات -----------	422
97۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	443

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
98-	پنجاب کی ضلعی حکومتیں قبرستانوں کی بحالی وتعمیر کی سکیمیں مقررہ وقت میں مکمل کرنے میں ناکام ----------	477
99-	صوبائی دارالحکومت میں کارخانوں کو ٹائر جلا کر تیل نکالنے کی اجازت دینے سے شہری کینسر جیسے سنگین مرض میں مبتلا ----------	479
100-	تھل لیّہ کے موضع علیانی میں تعمیر شدہ بند توڑنے سے لوگوں کو محفوظ مقام پر پہنچانے میں مشکلات کا سامنا ----------	481
101-	ٹی ایم اے لیّہ کی ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے بارش اور گندے پانی سے پورے شہر میں ڈینگی اور وبائی امراض پھوٹنے کا خدشہ ----------	483
102-	گجرات کے پٹوار خانوں میں لاکھوں کی رشوت اور کرپشن کا انکشاف ----------	485
103-	محکمہ خوراک کے عملہ کی عدم توجہ کی وجہ سے زائد المیعاد گوشت کی سپلائی کے سیکنڈل کا انکشاف ----------	487
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
104-	مسودہ قانون (ترمیم) آرمز پنجاب 2014 ----------	489
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
105-	مسودہ قانون اوورسیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2014 ----------	489
106-	مسودہ قانون گوداموں کی رجسٹریشن پنجاب 2014 ----------	498
107-	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014 ----------	509
108-	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014 ----------	520
109-	کورم کی نشاندہی ----------	525
110-	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014 ----------	525

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار، 27۔اکتوبر2014	
	جلد 10: شمارہ 6	
111۔	ایجنڈا ----------	530
112۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	534
113۔	نعت رسول مقبولﷺ ----------	535
	سوالات (محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی)	
114۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	536
115۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	567
	توجہ دلاؤ نوٹس	
116۔	گجرات: اشتہاری ملزم کی فائرنگ سے شہریوں کے شدید زخمی ہونے اور ملزم کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات (۔۔۔جاری) ----------	597
117۔	شیخوپورہ سے لاہور آنے والی وین کو روک کر ڈکیتی اور ڈاکوؤں کے ہاتھوں دو افراد کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات ----------	598
	تحاریک التوائے کار	
118۔	گلوٹیاں موڑ، گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ پر قائم سٹون کرشنگ فیکٹریوں کی وجہ سے بیشتر آبادی کھانسنے کی بیماری میں مبتلا ----------	601
119۔	غیر قانونی متوازی بنکاری کے ظلم و ستم سے مجبور اور بے کس لوگوں کو پریشانی کا سامنا ----------	605
120۔	ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ آفس کی جانب سے خرید کی گئی انستھیزیا کے غیر معیاری ہونے کے باوجود کمپنی کو رقم ادا کرنا ----------	606
	سرکاری کارروائی	
121۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک کا پیش کیا جانا ----------	607

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
122۔	ہنگامی قانونNURانٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور2014کی میعاد میں توسیع ----------	608
123۔	قواعدانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ127کے تحت تحریک کا پیش کیاجانا -----------	609
	قراردادیں	
124۔	ہنگامی قانون(ترمیم)دھماکا خیز مواد پنجاب2014کی میعاد میں توسیع -----------	609
125۔	پالیسی اصول کی ترویج کے لئے وفاقی حکومت اور پارلیمنٹ سے آرٹیکل27 کی کلاز۔1کی تیسری شرط کے تحت قانون سازی کا مطالبہ -----------	610
	مسودات قانون(جوزیر غور لائے گئے)	
126۔	مسودہ قانون(دوسری ترمیم)لوکل گورنمنٹ پنجاب2014 -----------	611
127۔	مسودہ قانون سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب2014 -----------	618
128۔	مسودہ قانون مفت اور لازمی تعلیم پنجاب2014 -----------	627
	بحث	
129۔	جمہوریت سے متعلقہ قرارداد پر عام بحث اور رائے شماری(---جاری) -----------	634
130۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	635
131۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(49)/2014/1127. 4th October 2014. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan,

I, Mohammad Sarwar, *Governor of the Punjab*, hereby withdraw/recall the order dated: 27th September 2014, summoning Provincial Assembly of the Punjab to meet on

10th October 2014, and instead summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on 20th October 2014 at 3.00 pm in Assembly Chambers Lahore.

Dated: 04/10/2014 **MOHAMMAD SARWAR**
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ20۔اکتوبر2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(1) آرڈیننس (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

(2) آرڈیننس NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2014

ایک وزیر آرڈیننس NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

(3) آرڈیننس نصاب تعلیم و ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2014

ایک وزیر آرڈیننس نصاب تعلیم و ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

(4) آرڈیننس ہائرایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014

ایک وزیر آرڈیننس ہائرایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

(5) آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	انجینئر قمر الاسلام راجا، ایم پی اے	پی پی۔5
2۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی ۔150
3۔	محترمہ صبا صادق، (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے	ڈبلیو۔306
4۔	قاضی احمد سعید، ایم پی اے	پی پی۔286

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحول، داخلہ *
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کان کنی ومعدنیات *
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات وتعمیرات *

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (20تا27۔اکتوبر2014) تفویض کیا گیا۔

6

5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
6۔	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
7۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
8۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ، آبکاری و محصولات * قانون و پارلیمانی امور *
9۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن *، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
10۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11۔	جناب عبدالوحید چودھری	:	وزیر جیل خانہ جات
12۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
13۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
14۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
15۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
16۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
17۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
18۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
19۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
20۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-II)10/2013 مورخہ 13۔اکتوبر 2014 میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو قانون و پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ وسیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون و پارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود وبیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف ومذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس وتجارت
9۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
10۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
11۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
12۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
13۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
14۔	خواجہ عمران نذیر	:	صحت
15۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
16۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
17۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
18۔	رانا محمد ارشد	:	اطلاعات وثقافت

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

19۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
20۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
21۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
22۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
23۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کان کنی و معدنیات
24۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
25۔ میاں نوید علی	:	محنت و انسانی وسائل
26۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات و تعمیرات
27۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
28۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
29۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی و ترقیات
30۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
31۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
32۔ چوہدری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
33۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
34۔ چوہدری زاہد اکرم	:	کالونیز
35۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	امداد باہمی
36۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
37۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولز ایجوکیشن
38۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب مصطفیٰ رمدے

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

سوموار،20۔اکتوبر2014

(یوم الاثنین،24۔ذی الحج1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں شام4بج کر35منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ
يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ
لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ
يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝٨

سورة التّحْريم آيت 8

مومنو!اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغہائے بہشت میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا اس دن اللہ پیغمبر کو اور (ان لوگوں کو) جو اُن کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) اُن کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہو گا اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے (8)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے خاصۂ خاصاں رُسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آ کے پڑا ہے
اب جنگ وجدل چاروں طرف اس میں بپا ہے
امت میں تیری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
نیت بہت اچھی ہے مگر حال بُرا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پینل آف چیئرمین کا اعلان ہو جائے اس کے بعد آپ بات کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	انجینئر قمرالاسلام راجا، ایم پی اے	پی پی۔5
2۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی ۔150
3۔	محترمہ صبا صادق (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے	ڈبلیو۔306
4۔	قاضی احمد سعید، ایم پی اے	پی پی۔286

شکریہ

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ مجھے کام کرنے دیں، میرے پیارے بھائی! آپ مجھے کام کرنے دیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! دعائے مغفرت کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے معلوم ہے، میں نے قاری صاحب کو اسی لئے بٹھایا ہوا ہے۔ آپ پہلے میری بات سن لیں۔ میرے علم میں لایا گیا ہے کہ ایک نو منتخب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب جناب طارق محمود باجوہ صاحب پی پی۔170 ننکانہ صاحب حلف اٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو جائیں، حلف اٹھائیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط کریں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب پی پی۔170 جناب طارق محمود باجوہ
نے حلف اٹھایا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: آپ کو مبارک ہو۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے بھی دعائے مغفرت کے لئے ہی کہنا تھا۔

تعزیت

معزز ممبران اسمبلی جناب نجیب اللہ خان، جناب خرم گلفام اور سابق ممبر اسمبلی محترمہ رفعت سلطانہ ڈار، محترم مجید نظامی، صحافی گوہر کے والد محترم اور واہگہ بارڈر پر شہید ہونے والوں و دیگر کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: دعائے مغفرت کے لئے میں قاری صاحب سے کہہ رہا ہوں مولانا صاحب تشریف فرما ہیں، مولانا صاحب دعا کروائیں۔ یہ انتہائی افسوسناک واقعہ رونما ہوا ہے کہ مرحوم جناب نجیب اللہ خان ایم پی اے جو اس معزز ایوان کے ممبر تھے وہ 4۔اکتوبر 2014 کو رضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کے لئے میں مولانا صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ فاتحہ خوانی کروائیں اور اس کے علاوہ اس دوران جو دوسرے صاحبان فوت ہوئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔ مرحوم جناب خرم گلفام، محترمہ رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ اور اس کے علاوہ بھی اگر کوئی نام ہیں تو قاری صاحب کو دے دیئے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن و کلچر (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! محترم مجید نظامی صاحب اور ہمارے صحافی گوہر صاحب کے والد محترم کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! واہگہ بارڈر پر شہید ہونے والوں کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر مجید نظامی صاحب اور جو جو بھی بتائے جا رہے ہیں ہم سب کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ بلوچستان کے ضلع حب میں جو مزدور شہید کئے گئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر:اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ:جناب سپیکر!اگر مجھے دو منٹ ٹائم دے دیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر:جی،آپ کو دو چار منٹ دیتے ہیں۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:آپ کے سامنے نئے ممبر کھڑے ہیں ان کو موقع دیں،ان کی بات سن لیجئے۔آپ کے ساتھی پی ٹی آئی کے معزز ممبران میں سے کوئی تشریف نہیں لائے؟

معزز ممبران:نہیں۔

جناب طارق محمود باجوہ:اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

پورے قد سے جو کھڑا ہوں یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے ہی نہیں دیتا سہارا تیرا

جناب سپیکر!میں سب سے پہلے اللہ رب ذوالجلال کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کے بعد اپنے حلقہ پی پی۔170 سانگلہ ہل اور خانقاہ ڈوگراں کے اپنے بزرگوں،بھائیوں،ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے دوسری مرتبہ آزاد حیثیت سے بھاری اکثریت سے کامیاب کرایا۔میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ میں اپنے حلقہ کی عوام کا شکریہ ادا کر سکوں لیکن میں اتنا ضرور کہوں گا کہ جس طرح میں نے ماضی میں آپ کی خدمت کی اس طرح انشاء اللہ پوری کوشش کروں گا کہ آپ کی توقعات پر پورا اتروں اور میں خداوند کریم سے دعا گو ہوں کہ اللہ پاک نے مجھے جو ذمہ داری دی ہے مجھے اس پر پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب سپیکر!وطن عزیز مشکلات سے دوچار ہے ایک طرف سیلاب کی تباہ کاریاں،دوسری طرف ہماری پاک فوج دہشتگردی کے خلاف ضرب عضب آپریشن میں مصروف ہے،آئی ڈی پیز کی ضروریات ایک طرف ہیں۔ان حالات میں پوری قوم کو متحد ہو کر ملک کی خدمت کے لئے کام کرنا چاہئے مگر چند شرپسند عناصر جو یہودی لابی کا ایجنڈا لے کر آئے ہیں،جو پاکستانی جمہوریت کے میر جعفر اور میر صادق ہیں وہ تبدیلی اور انقلاب کے نام پر پاکستان کا امن تباہ کرنا چاہتے ہیں۔مشرف کے ساتھ نو سال اقتدار میں رہنے والے آج کس منہ سے انقلاب اور لانگ مارچ کی باتیں کرتے ہیں؟میں اس مولوی

صاحب اور ناراض خان صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس وقت دھرنا کیوں نہ دیا جب ڈکٹیٹر آمر مشرف کے دور میں لال مسجد میں ہمارے بچوں اور بچیوں کو قرآن پڑھتے ہوئے شہید کیا گیا؟

جناب سپیکر: باجوہ صاحب! میرے خیال میں آپ کسی کا نام نہ لیں تو بہتر ہے۔آپ کی مہربانی۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! وہ کنٹینر پر بڑی بد تمیزی سے نام لیتے ہیں لیکن ہم تو floor پر نام لے رہے ہیں اور ساتھ ساتھ "صاحب" کہہ رہے ہیں۔ تم نے اس وقت لانگ مارچ کیوں نہ کیا جب اسلام آباد میں مشرف ڈکٹیٹر مکا لہرا رہا تھا اور کراچی میں 48 نعشیں گری تھیں، تم نے اس وقت دھرنا کیوں نہ دیا جب اکبر بگٹی کو شہید کیا گیا تھا اور تم نے اس وقت لانگ مارچ کیوں نہ کیا جب پنجاب بنک میں 75۔ارب روپے کا ڈاکا ڈالا گیا؟ ناراض خان صاحب! تم ایسا کر بھی کیسے سکتے تھے تم تو مشرف کے ریفرنڈم کا حصہ تھے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب آپ wind up کریں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ اور دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ مہربانی کر کے wind up کریں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! شرم کی بات ہے کہ نو سال اقتدار میں رہنے والے مشرف کو وردی میں دس دس بار صدر منتخب کرانے کی باتیں کرنے والے آج جمہوریت میں انقلاب کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ دونوں صاحبان جن کا آپ کہہ رہے ہیں کہ نام نہ لیں، چوروں کی طرح جو سکرپٹ لکھا گیا تھا اس پر عمل کرنے کا معاہدہ ہوا۔ سکرپٹ لکھنے والے بھی پریشان ہیں وہ سوچ رہے ہیں کہ کیوں ناکامی ہوئی؟ سکرپٹ اس لئے کامیاب ہوتا تھا کہ اسٹیبلشمنٹ والے اپنے اچھے گھوڑے میدان میں اتارتے تھے لیکن اس دفعہ وہ پریشان ہیں کہ ہم گدھے میدان میں اتار بیٹھے ہیں۔ لندن پلان کا ساری دنیا کو پتا چل گیا ہے۔ خان صاحب جو پاکستان کی بات کرتے ہیں میں کہتا ہوں کہ پہلے آپ خیبر پختونخوا میں تبدیلی لائیں اس کو تو نیا بنائیں پھر پاکستان کی بھی بات کر لیں۔

جناب سپیکر: آپ relevant ہو جائیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! کہتے ہیں کہ عوام میں شعور آ گیا ہے۔ ہاں شعور آ گیا ہے بد تمیزی کا۔۔۔

جناب سپیکر: باجوہ صاحب! آپ کی مہربانی سیاست کی بات مناسب نہیں ہے۔ مہربانی کریں

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! [**********]

جناب سپیکر: طارق محمود باجوہ صاحب! آپ wind up کر لیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! [**********]

جناب سپیکر: طارق محمود باجوہ صاحب! آپ کسی کا نام نہ لیں۔ اس کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

جناب طارق محمود باجوہ: میں نام نہیں لیتا۔ لوگ سیلاب کی سے وجہ مر رہے تھے جبکہ سونامی خان صاحب، ان کے وزیر اعلیٰ اور ان کے ساتھی گانا گا رہے تھے کہ

"عمران خان دے جلسے وچ اَج میرا نچنے نُوں جی کر دا"

جناب سپیکر: آپ اس بات کو چھوڑیں۔ آپ پھر نام لے رہے ہیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! یہ قوم کی بیٹیوں کو کیا سبق دے رہے ہیں؟ عورت کا اسلام میں بڑا مقام ہے۔ وہ عورت جو ماں ہے اس کے قدموں تلے جنت ہے۔ سونامی خان صاحب! یاد رکھو گانے کی آواز پر جھومنے والی عورتیں فنکار اور اداکار تو جنم دے سکتی ہیں مگر صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم اور طارق بن زیاد پیدا نہیں کر سکتیں۔ صلاح الدین ایوبی نے خوب کہا تھا کہ جب تلوار پر عورت اور شراب کا سایہ پڑ جاتا ہے تو وہ لوہے کا ایک بیکار ٹکڑا بن جاتی ہے۔

جناب سپیکر: طارق محمود باجوہ صاحب! یہ باتیں آپ باہر جا کر کریں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ تو دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کو بات کرتے ہوئے نو منٹ ہو چکے ہیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! وہاں کنٹینر پر بدتمیزی ہوتی ہے۔ وہ سب کو اوئے کر کے بُلاتے ہیں جبکہ میں تو سونامی خان صاحب کہہ کر مخاطب کر رہا ہوں۔ اگر آپ انقلاب دیکھنا چاہتے ہیں تو پنجاب میں دیکھو جو کہ میاں محمد شہباز شریف نے برپا کیا ہے۔ مولوی طاہر القادری صاحب! تم نے نوجوانوں کے ہاتھوں میں کیلوں والے ڈنڈے اور غلیل پکڑائی مگر ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف نے نوجوانوں کے ہاتھوں میں لیپ ٹاپ اور سولر پینل دیئے۔ تم نے نوجوان نسل کو بدتمیزی سکھائی مگر ہمارے قائد نے تحریری اور تقریری مقابلوں سے اپنے بچوں کو بولنا سکھایا۔ سونامی خان صاحب! خوابوں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر:جناب طارق محمود باجوہ صاحب!اب مہربانی کر کے بس کر دیں۔آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ:جناب سپیکر!میں کہتا ہوں کہ پاکستان کے وزیر اعظم کے خواب دیکھو۔سونامی خان صاحب کان کھول کر سُن لو کہ آپ چور دروازے سے اقتدار پر قابض نہیں ہو سکتے۔عوام کے پاس جاؤ۔

جناب سپیکر:جناب طارق محمود باجوہ صاحب!اب تشریف رکھیں۔آپ کا بہت شکریہ۔یہ وقفہ سوالات ہے اس لئے آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔

جناب طارق محمود باجوہ:جناب سپیکر!میں اپنے حلقہ میں واقع ایک شوگر مل کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:آپ یہ بات پھر کر لیجئے گا۔آپ کو پھر موقع دے دیں گے۔اس وقت تشریف رکھیں۔آپ اپنا مسئلہ لکھ کر مجھے دیں میں آپ کو اس پر بات کرنے کے لئے وقت دے دوں گا۔

جناب طارق محمود باجوہ:جناب سپیکر!آپ مجھے ابھی بات کرنے کی اجازت فرما دیں۔

جناب سپیکر:چلیں،کر لیں۔

جناب طارق محمود باجوہ:جناب سپیکر!میرے حلقہ میں ایک شوگر مل ہے جس کا نام پہلے فوجی شوگر مل تھا۔

جناب سپیکر:اب کیا نام ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ:جناب سپیکر!اب اس کا نام ہدیٰ شوگر مل ہے۔جس کی یہ مل ہے وہ بہت بڑا مافیا ہے۔جب فوجی شوگر مل تھی تو زمینداروں کو سود کے بغیر قرضے بھی دیئے جاتے تھے۔وہاں زمینداروں کو مل والے بیج اور کھاد بھی دیتے تھے اور جب سے ہدیٰ شوگر ملز والوں نے یہ مل خریدی ہے تو وہاں کے بے چارے زمیندار رُل گئے ہیں اور اُن کے ارمانوں کا خون ہو چکا ہے۔کوئی بندہ ان کو پیسے دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔میرے علاقے میں کوئی بڑے زمیندار نہیں ہیں بلکہ لوگ دس دس، بیس بیس ایکڑ کے مالک ہیں۔وہ سوچتے ہیں کہ جب ہماری گنّے کی فصل تیار ہو کر فروخت ہو گی تو ہم اپنی بیٹی کے ہاتھ پیلے کریں گے۔اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ گنّے کی فصل فروخت کر کے اپنا علاج کراؤں گا اور اسی طرح کچھ لوگ اپنے بچوں کی فیسیں ادا کرنے اور یونیفارم خریدنے کے لئے گنّے کی فصل کا انتظار

کرتے ہیں مگر یہ ہڈیٔ شوگر ملز والے ان لوگوں کے ارمانوں کا خون کرتے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس حوالے سے انکوائری کرنے کے لئے اس ایوان کی ایک فعال کمیٹی بنادیں جو کہ اس شوگر مل مالکان سے غریب زمینداروں کو ان کے پیسے دلوائے۔ اسی طرح آپ CPR کو چیک کا درجہ دینے کے لئے قانون سازی کریں۔

جناب سپیکر: اس حوالے سے کین کمشنر صاحب کو بُلوا لیتے ہیں۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ دو دن کے بعد کین کمشنر کو میرے چیمبر میں بُلایا جائے۔ معزز ممبر بھی تشریف لائیں تاکہ ہم مل بیٹھ کر اس مسئلے کا کوئی حل نکال سکیں۔ طارق محمود باجوہ صاحب! میں نے کین کمشنر کو دو دن کے بعد اپنے چیمبر میں بُلوایا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں آخر میں چند دُعائیہ شعر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ:

خُدا کرے کہ میری اَرضِ پاک پر اُترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
یہاں جو پُھول کھلے وہ کھلا رہے صدیوں
یہاں خزاں کو بھی گزرنے کی مجال نہ ہو
خُدا کرے میرے اک بھی ہم وطن کے لئے
حیات جُرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں بات کرنے کا موقع دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے زبردستی بات کی ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں نے آپ جیسے باکردار اور منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین کے سامنے بات کی ہے۔ آپ کی بہت مہربانی۔

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے۔ پہلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آج چاہئے تو یہ تھا کہ ملک کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر معزز وزیراعلیٰ پنجاب یہاں ایوان میں تشریف لاتے۔ بڑے عرصہ کے بعد یہ اجلاس ہو رہا ہے۔ میں لمبی بات کروں گا اور نہ ہی اعتزاز احسن صاحب کی تقریر کو دہراؤں گا۔ آج کے اجلاس میں وزیراعلیٰ پنجاب کو آنا چاہئے تھا۔ پاکستان پیپلز پارٹی reconciliation کے حوالے سے جمہوریت کی گاڑی کو چلتے دیکھنا چاہتی ہے لیکن حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب کے برسر اقتدار لوگ شاید اس کے متعلق سوچ نہیں رہے۔ آج یہاں وزیراعلیٰ صاحب خود ایوان میں تشریف لاتے اور ہماری باتیں سُنتے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی پالیسی ہے کہ جمہوریت derail نہ ہو۔ ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں لیکن ان کے پاس معزز ممبران کی بات سُننے کا بھی وقت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کی بات note ہو گئی ہے لہذا اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ اچھے کی امید رکھیں۔ Lets hope for the good. میرے خیال میں اب مجھے آگے چلنے دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ good governance کا یہ حال ہے کہ آج جس محکمہ کے سوالات ہیں ہمیں ان کے وزیر کا بھی علم نہیں ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کا انچارج وزیر کون ہے؟

جناب سپیکر: ابھی آپ کو بتا دیتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ کا انچارج وزیر کون ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! good governance کے لئے آپ کو منسٹرز بنانے چاہئیں جو کہ اس مقدس ایوان کو جواب دہ ہوں۔

جناب سپیکر: یقیناً۔یہاں پر منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! کم از کم لوکل گورنمنٹ کا منسٹر تو بنادیں۔

جناب سپیکر: اس وقت بھی ایوان میں تقریباً نو منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے پی ٹی آئی کے معزز ممبران آج یہاں پر موجود نہیں ہیں ہمیں چاہئے کہ اُن سے بات کر کے انہیں یہاں لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: وہ اس ایوان کے معزز ممبر ہیں لیکن میں زبردستی کسی کو یہاں پر لا نہیں سکتا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے سب سے پہلے ان دھرنوں کے حوالے سے جرگہ کی بات کی تو ہمیں چاہئے کہ ہم انہیں منا کر یہاں پر لے آئیں۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کی بات پر اعتراض نہیں ہے بہر حال میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں نے تو انہیں invite کیا ہے انہیں ٹیلی فون بھی کروائے ہیں لیکن انہوں نے یہاں آنے کے حوالے سے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ میرے لئے معزز ممبر ہیں وہ حکومت کی اپوزیشن ہوں گے لیکن وہ سپیکر کی اپوزیشن تو نہیں ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ سیاست میں بڑا حوصلہ اور کھلا دل رکھنا چاہئے۔یہاں پر ہمارے معزز منسٹر صاحبان بھی موجود ہیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پر بعد میں حکومت کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیجئے گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ! پہلا سوال آپ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 122 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل 11۔مارچ 2014 کے ایجنڈا سے زیرالتواء نشان زدہ سوال)

ضلع اوکاڑہ: بصیرپور تا دیپالپور سڑک کی تعمیر

*122: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیرپور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی سڑک بصیرپور تا دیپالپور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے دس سال میں مذکورہ سڑک کی تعمیر ومرمت پر کوئی توجہ نہ دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے حویلی لکھا میں خطاب کرتے ہوئے اس سڑک کو دورویہ تعمیر کرنے کا وعدہ کیا تھا؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو دورویہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ بصیرپور تا دیپالپور سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) سڑک مذکورہ کی کل لمبائی 20 کلومیٹر ہے جس میں سے 0.75 کلومیٹر (دو حصوں میں) مالی سال 13-2012 میں مرمت کی گئی۔ ضلعی حکومت کی جانب سے مبلغ 8.340 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس سے سیکشن قائداعظم چوک تا بوائز ڈگری کالج (4.250 ملین) اور اڈا دھر مانوالہ (4.090 ملین) لاگت سے سڑک کو اونچا کیا گیا ہے۔

(ج) ہاں! یہ درست ہے۔

(د) ضلعی حکومت اوکاڑہ فنڈز کی فراہمی پر اس سڑک کو دورویہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے مبلغ 934.774 ملین کی رقم درکار ہے۔ اگر اسی سڑک کو دوبارہ بحال کیا جائے تو اس کے لئے مبلغ 80.000 ملین روپے کی رقم درکار ہے۔ فنڈز کی فراہمی کے لئے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو letter ارسال کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! یہ سوال دیپالپور کی سڑک کے بارے میں کیا گیا تھا تو میں پوچھنا چاہوں گی کہ یہ سڑک 20 کلو میٹر لمبی تھی جس میں سے ابھی 0.75 کلو میٹر سڑک مکمل ہوئی ہے تو کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری بتانا پسند کریں گے کہ یہ سڑک مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ سڑک 13-2012 میں ایک بار مرمت ہوئی تھی۔ اب اس سڑک کے لئے 170 ملین روپے جاری کر دیئے ہیں اور موقع پر نئی سڑک بننے کا کام جاری ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 30۔اکتوبر 2013 کو جمع کرایا تھا تو محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا سکیں گے کہ اس سوال کا مثبت جواب آیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب اسمبلی میں پہلے آ چکا تھا لیکن ابھی میں نے موجودہ status بتایا ہے کہ موقع پر سڑک کی تعمیر شروع ہو چکی ہے اور اسی سال مکمل ہو جائے گی۔

MRS AYESHA JAVED: Mr Speaker! I am satisfied.

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 314 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل 11۔مارچ 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء نشان زدہ سوال)

جہلم: 5 مرلہ کالونی (بھٹو سکیم) کی گلی کو غیر قانونی بند کرنے کی تفصیلات

*314: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ طارق آباد داخلی چٹن روہتاس روڈ جہلم میں واقع پانچ مرلہ کالونی (بھٹو سکیم) کی گلی جو کہ شارع عام تھی کو رات کی تاریکی میں اہل گلی نے ایک طرف سے بند کر دیا ہے؟

(ب) مذکورہ گلی کتنا عرصہ تک شارع عام رہی اور کب بند کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی دفعہ گزارش کے باوجود انتظامیہ نے مفاد عامہ کے پیش نظر گلی کو نہیں کھولا؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک مذکورہ گلی کو کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے کہ گلی کو ایک طرف سے بند کر دیا گیا تھا۔

(ب) یہ گلی کافی عرصہ تک شارع عام تھی جو کہ 11-11-30 کو بند کر دی گئی تھی۔

(ج،د) ٹی ایم اے جہلم کے عملہ نے اس گلی کو مورخہ 12-02-14 کو کھول دیا تھا جو کہ دوبارہ بند کر دی گئی تھی مگر اب ٹی ایم اے نے 2013۔08۔19 کو گلی دوبارہ کھول دی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! یہ گلی کھولنے اور بند کرنے کا سلسلہ کب تک صحیح ہوگا؟ کیونکہ جب سوال جاتا ہے تو یہ بات علم میں آتی ہے کہ گلی کھول دی گئی ہے اور اُس کے بعد دوبارہ بند کر دی جاتی ہے۔ سوال کرنے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ محکمہ اس کے اوپر کوئی عملدرآمد کرے تو اگر اس کے اوپر ٹھوس کام ہو سکے تو زیادہ بہتر ہوگا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم نے پہلے بھی اس گلی کو کھولا تھا لیکن بعد میں پھر اس کو بند کر دیا گیا تھا اور ابھی موقع کے اوپر یہ گلی کھلی ہے۔ یہ ایک پرانی آبادی تھی اور یہاں پر گلی کا deadend ہے۔ وہاں پر کاشتکاروں کی فصلیں تھیں تو ان فصلوں کا نقصان ہوتا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اس گلی کو پچھلے آٹھ دس سال بند رکھا۔ اب وہاں پر آبادی بڑھتی جارہی ہے اور وہ بڑا commercial area بن گیا ہے تو وہاں پر جن کی

زمینیں تھیں انہوں نے وہاں پر ایک چھوٹی سی کالونی بنا کر پلاٹ وغیرہ بیچنے شروع کئے تو انہوں نے اس گلی کو کھولنے کی کوشش کی تو مقامی لوگوں نے اس چیز پر اعتراض کیا کہ پچھلے آٹھ دس سال تو آپ نے ہمیں یہاں سے گزرنے نہیں دیا تو اب آپ اس گلی کو کیوں کھولنا چاہتے ہیں؟ وہاں پر مقامی لوگوں نے جلوس بھی نکالا جس پر وہاں کے ڈی سی او اور ٹی ایم اے نے کارروائی بھی کی لیکن ابھی موقع پر وہ گلی کھلی ہوئی ہے۔

MRS AYESHA JAVED: Mr Speaker! No more supplementary question.

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 29 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: پنڈی بکھ تا پنن وال روڈ کی تعمیر

*29: **جناب احمد شاہ کھگہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یو سی۔48 (دولت پور) تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں لگڑ پنڈی اور پنڈی بکھ کے رہائشیوں کے لئے 1992 میں پنڈی بکھ تا پنن وال تک پانچ کلو میٹر روڈ بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لگڑ پنڈی اور پنڈی بکھ میں بچوں اور بچیوں کے لئے کوئی مڈل سکول اور ہسپتال نہیں ہے جس کی وجہ سے وہاں کے رہائشیوں کو پنن وال جانا پڑتا ہے نیز کاشتکاروں کو بھی اپنی اجناس فروخت کرنے کے لئے پنن وال منڈی میں جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنڈی بکھ تا پنن وال بننے والی روڈ سیلاب آ جانے کی وجہ سے مکمل تباہ ہو گئی تھی جس کی وجہ سے مذکورہ رہائشیوں کو دوسرا راستہ جو دس کلو میٹر کا بنتا ہے وہ اختیار کرنا پڑتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنڈی بکھ تا پنن وال روڈ جلد از جلد بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے کہ ککڑپنڈ اور پنڈی بکھ کے رہائشیوں کے لئے 1992 میں پنڈی بکھ پنن وال سڑک کی لمبائی 1.40 کلو میٹر بنائی گئی تھی اور یہ بھی درست ہے کہ پنڈی بکھ تا پنن وال سڑک کی کل لمبائی 4.40 کلو میٹر بنتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ 1992 میں سیلاب آنے اور بعد میں آنے والے سالوں میں بارشوں کی وجہ سے یہ سڑک اس وقت خراب حالت میں ہے یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رہائشیوں کو دوسرا راستہ جو تقریباً 9 کلو میٹر بنتا ہے اختیار کرنا پڑتا ہے۔

(د) ڈی سی او جہلم کی ہدایت پر سڑک کی تعمیر کا بقیہ حصہ اور برائے مرمت لمبائی 3.40 کلو میٹر کا تخمینہ لاگت 14.124 ملین روپے بنا کر مورخہ 13۔01۔23 کو ڈی سی او جہلم کی منظوری و فنڈز اجراء کے لئے بھیج دیا ہے تاہم ابھی تک کوئی فنڈز نہیں ملے ہیں جیسے ہی منظوری ہو گی اور فنڈز جاری ہوں گے اس سڑک کے ٹینڈر حسب ضابطہ اخباروں میں نوٹس بھیجنے کے بعد کام الاٹ کر کے موقع پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! جز (د) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ مورخہ 2013-01-23 کو ڈی سی او جہلم کی منظوری و فنڈز اجراء کے لئے بھیج دیا گیا تھا تاہم ابھی تک کوئی فنڈز نہیں ملے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا دیں کہ یہ فنڈز کب تک جاری ہو جائیں گے اور کب تک سڑک بنا دی جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سکیم کا موجودہ status یہ ہے کہ ضلعی انتظامیہ کی طرف سے یہ سکیم فنڈز کے لئے چیف منسٹر سیکرٹریٹ کو بھیج دی گئی ہے تو جیسے ہی وہاں سے فنڈز جاری ہوں گے یہ سڑک بنا دی جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ ADP کی سکیم ہے یا کوئی اور سکیم ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ ADP کی سکیم نہیں ہے اس کے لئے چیف منسٹر صاحب سے خصوصی فنڈز کی request کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جنہوں نے یہ سوال دیا ہے اُن سے آپ coordinate کر کے اور فنڈز کا پتا کر کے مجھے بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم نے چند دن پہلے ہی چیف منسٹر صاحب سے request کی ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا دیں کہ تین ماہ تک یہ سڑک بن جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو اور آپ کو بھی latest status کے بارے میں بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 68 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے انہوں نے request بھیجی ہے کہ میرے سوالات کو pending کر دیا جائے۔ ان کے سوالات پہلے بھی pending ہیں تو اب میں کیا کروں کیونکہ اتنے سوالات تو pending نہیں ہو سکیں گے۔ محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ! آپ کا بھی ایک سوال pending ہوا تھا میرے خیال میں آپ کا یہ وہی pending سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں ملک سے باہر تھی اس لئے میں نے اپنے سوال کو pending کرانے کے لئے application دی تھی۔ میرا سوال نمبر 119 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: بصیر پور تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خان طاہر خورد روڈ کی تعمیر

*119: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خاں، طاہر خورد، فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک جب سے بنائی گئی ہے اس کی مرمت نہ کی گئی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو مزید تین فٹ چوڑا کر کے نئے سرے سے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ مذکورہ سڑک کی مرمت کا کام کلومیٹر نمبر 0.00 تا کلومیٹر نمبر 6.40 M&R پروگرام 08-2007 کے تحت کروایا گیا تھا جس پر مبلغ 3.00 ملین روپے کی رقم خرچ ہوئی تھی۔

(ج) ضلعی حکومت کے مالی حالات اس قابل نہ ہیں کہ وہ اپنے وسائل سے مذکورہ سڑک کو تین فٹ چوڑا کر کے نئے سرے سے تعمیر کر سکے۔ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں اس سڑک کو مزید تین فٹ چوڑا کر کے نئے سرے سے تعمیر کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

MRS AYESHA JAVED: I am satisfied. No supplementary question.

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 136 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 173 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: غیر قانونی پلازوں کی تفصیلات

*173: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔143، 144، 145 اور 146 لاہور میں کل کتنے پلازے ہیں ان میں سے کتنے پلازے ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہیں اور کتنے غیر منظور شدہ ہیں۔ الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) متذکرہ حلقوں میں حکومت نے غیر قانونی پلازوں کے خلاف کیا کارروائی کی، کتنے مالکان کو جرمانہ، سزائیں اور ان کے پلازے غیر قانونی ہونے کی وجہ سے گرا دیئے الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) حلقہ پی پی۔143، 144، 145 اور 146 کے جواب کے لئے ایل ڈی اے کو تحریر کیا گیا جس پر ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے نے تحریر کیا کہ یہ تمام علاقے ایل ڈی اے بلڈنگ کنٹرول میں نہیں آتے ہیں اس لئے سوال متعلقہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کا ہے لہذا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے رپورٹ طلب کی گئی۔ تفصیل تتمہ (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں کثیر المنزلہ عمارتوں کا سروے کروایا گیا جن کے معائنے کے لئے عدالت عظمیٰ نے جسٹس ریاض احمد کیانی کی سربراہی میں ایک کمیشن قائم کیا جس نے تمام عمارتوں کا جائزہ لینے کے بعد مفصل رپورٹ عدالت عظمیٰ کو بھجوا دی جیسے ہی عدالت عظمیٰ کا فیصلہ آئے گا تو اس پر فوری عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! یہ کیس عدالت میں ہے اس لئے اس سوال پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔ ہم عدالتوں کی پوری respect کرتے ہیں لیکن یہ 10-2009 تک کے کیس تھے اور اس سے پہلے جتنی کمرشل بلڈنگز بنی تھیں اُن کے بارے میں یہ رپورٹ آنا تھی۔ گزارش یہ ہے کہ اُس کے بعد تین سال کے اندر پلازوں کا ایک جم غفیر بنا ہے اور illegal activities ہوئی ہیں اُس کا کوئی ذمہ دار بنے گا یا نہیں بنے گا؟

جناب سپیکر!10-2009 سے پہلے کے پلازوں کی رپورٹ میں 14-2013 کے پلازوں کا کوئی ذکر نہیں ہے تو اُن کے بارے میں کیا قانونی ایکشن لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پچھلے 12-2011 اور ابھی onward کی ذمہ داری TMA's and City District Government کی ہے وہاں پر باقاعدہ ایک برانچ ہوتی ہے۔ وہ وقتاً فوقتاً نوٹس بھی کرتے ہیں، اُن پر FIR's بھی کراتے ہیں اور اُن کے خلاف ایکشن بھی لیتے ہیں۔ اُس سے پہلے کی جتنی بھی کثیر المنزلہ بلڈنگز تھیں اُن کے کیس چونکہ عدالت میں ہیں جن پر کمیشن بنا ہوا ہے تو وہ جب decide کریں گے تو پھر اُن کے خلاف ایکشن ہو گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں ٹی ایم اے نے کوئی activity کرنے سے بالکل انکار کر دیا ہے۔ سوال یہ تھا کہ حلقہ پی پی۔143، 144، 145 اور 146 تقریباً آدھا لاہور بنتا ہے تو اس میں غیر قانونی پلازوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، کتنے مالکان کو جرمانہ کیا گیا ہے، کتنوں کو سزائیں دی گئی ہیں اور جو پلازے غیر قانونی ہونے کی وجہ سے گرا دیئے گئے ہیں الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟ اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں کثیر المنزلہ عمارتوں کا سروے کروایا گیا ہے جن کے معائنے کے لئے عدالت عظمیٰ نے جسٹس ریاض احمد کیانی کی سربراہی میں یعنی 10-2009 میں کمیشن قائم کیا گیا جس نے تمام عمارتوں کا جائزہ لینے کے بعد مفصل رپورٹ عدالت میں بھجوا دی ہے جیسے ہی عدالت سے فیصلہ آئے گا اس کے بعد کارروائی کی جائے گی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ پچھلے تین سال سے ان چاروں صوبائی حلقوں کے اندر کسی ٹی ایم اے نے کوئی action نہیں لیا۔ انہوں نے یہاں یہ اقرار کیا ہے لیکن فرض کریں کہ اگر جواب ٹھیک نہیں آ سکا اور اگر کوئی کارروائی کی گئی ہے تو roughly جناب پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ کوئی کارروائی ان چاروں صوبائی حلقوں میں ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میرے پاس fresh status یہ ہے کہ Walled City Authority نئی بنی ہے۔ یہ پہلے راوی ٹاؤن کا area تھا، راوی ٹاؤن اور شالامار ٹاؤن جو لاہور کے بنیادی ٹاؤن ہیں یہ صوبائی حلقہ جات

انہی میں آتے ہیں۔ میرے پاس FIR's اور جو Towns اور Walled City Authority کی طرف سے ان کو serve notices کئے گئے ہیں وہ میں معزز ممبر کو دکھادوں گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! کیا یہ جواب ٹھیک دیا گیا ہے کہ ڈیڑھ سال کے بعد اس ایوان کے اندر جواب آیا ہے اور اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جب عدالت کا فیصلہ آئے گا پھر کارروائی کریں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ مجھے علیحدہ سے رپورٹ دی گئی ہے کہ کارروائی کی گئی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کیا یہ جواب غلط ہے یا درست ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! معزز ممبر کا یہ کہنا بالکل ٹھیک ہے۔ اس وقت جواب detail میں نہیں دیا گیا تھا۔ اس میں ایک عدالت کے کیس کا حوالہ دیا گیا تھا کہ جس میں ایک کمیشن بنا تھا وہ pending ہے لیکن اصول تو یہ بنتا ہے کہ اس کمیشن کے بعد جو پلازے بنے ہیں ان کے ذمہ دار لوکل گورنمنٹ کے ڈیپارٹمنٹ جیسے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، TMA's اور Town Plan Branches ہیں۔ میں نے جیسے بتایا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھا رہے ہیں اور ان کے Enforcement Inspectors بھی ہیں لیکن ہر ٹاؤن میں ان کی تعداد بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ ٹاؤن بہت وسیع علاقہ پر پھیلا ہوتا ہے اس میں دو سے تین Enforcement Inspectors ہوتے ہیں جن کے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے ہیں۔ میں نے ابھی بتایا بھی ہے کہ میرے پاس FIR's اور notices کی نقول بھی ہیں جو ان کو جاری کئے گئے ہیں۔ میں معزز ممبر کو وہ دکھادوں گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا آخری سوال ہے اور میری گزارش یہ ہے جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہ رہا ہوں کہ لاہور کے چار صوبائی حلقوں کا ذکر کیا گیا ہے جس میں لاکھوں کی آبادی ہے اور ایک ہی ادارہ ٹی ایم اے ہے جو لاہور کی بہتری کے لئے کام کرتا ہے جو ڈیڑھ سال کے بعد جواب یہ دے رہا ہے کہ ان تمام صوبائی حلقوں کے اندر جتنی کمرشل عمارتیں پچھلے چار سال سے بن رہی ہیں اس پر ہماری نظر نہیں ہے جب عدالت فیصلہ کرے گی تب ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ یہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے جواب آیا ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اگر ڈیڑھ سال کے بعد انہوں نے یہ جواب دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری سے انکار کر دیا ہے کہ ہم نے کسی غیر قانونی پلازہ کے خلاف کارروائی نہیں کرنی۔ یہ جو عجیب و غریب جواب آیا ہے کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس پر ان کے خلاف کوئی کارروائی کریں گے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں ان کو اپنے کیس کو pursue کرنا چاہئے، معلوم کرنا چاہئے کہ final کیا ہوا ہے اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جن لوگوں نے اس میں کوتاہی کی ہے ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر سوال نمبر 259 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن و دیگر تفصیلات

*259: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2012 اور 2013 کے دوران جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور میں کتنی دفعہ ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا گیا تاریخ و سال سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ آپریشن میں کتنے دکانداروں کو ناجائز تجاوزات کی مد میں کتنا جرمانہ کیا گیا نیز کتنے دکانداروں کو سزائیں ہوئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) دوران سال 2012 تا 2013 شالامار ٹاؤن (ریگولیشن) ونگ نے جی ٹی روڈ پر ناجائز تجاوزات کے خلاف 14۔ مئی 2012 میں آپریشن کیا تھا اور روزانہ کی بنیاد پر فالواپ آپریشن ہوتا رہتا ہے اور آج تک جاری ہے۔

(ب) مذکورہ آپریشن میں اٹھائیس تجاوز کنندگان کا سامان ضبط کیا گیا اور جرمانہ کی مد میں بھی 42591/- روپے جمع ہوئے جبکہ 97 دکانداروں کو سزا کے طور پر جرمانہ کے ٹکٹ جاری کئے گئے جس کی مد میں 95,200/- روپے خزانہ ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن میں جمع کروائے گئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا ہے کہ باغبانپورہ لاہور میں کتنی دفعہ ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا گیا؟ اس کا جواب یہ آیا ہے کہ انہوں نے کافی دفعہ آپریشن کیا ہے اور اسے follow up بھی کیا ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ موجودہ صورتحال کیا ہے؟ یہاں معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے کافی ممبران ایسے ہیں جو وہاں سے تعلق رکھتے ہیں لہذا ذرا سوچ سمجھ کر اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ہر ٹی ایم اے میں جو enforcement team ہوتی ہے ان کا تو کام ہی یہی ہے کہ وہ جہاں کہیں encroachment دیکھیں، غیر قانونی چیز یا لاقانونیت دیکھیں جو encroachment یا راستوں کی تنگی کے حوالے سے ہو یا عارضی encroachment ہو تو وہ کارروائی کریں اس کے لئے کوئی مخصوص ٹائم نہیں ہے۔ یہ تو صرف جواب میں بتایا گیا ہے کہ مسلسل کارروائی ہو رہی ہے اس لئے جب سے TMA's وجود میں آئی ہیں تب سے کارروائی ہو رہی ہے۔ میں خصوصی طور پر ذکر کروں گا کیونکہ پاکستان میں آپ کو معلوم ہے کہ لوگوں کے معاشی حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ اس میں چیف منسٹر پنجاب کی خصوصی ہدایت ہے کہ جو بالکل غریب ریڑھی والا ہے جو انتہائی غریب ہے اسے راستے کی رکاوٹ سے تو ہٹا دیا جائے لیکن اس کو proper وہاں سے ختم نہ کیا جائے تاکہ اسے روزگار کا مسئلہ نہ ہو اس لئے ٹی ایم اے اس ہدایت کے مطابق جن لوگوں نے پکے تھڑے بنائے ہیں، پکے اڈے بنائے ہیں انہیں تو remove کر دیتے ہیں لیکن ریڑھی والوں کو وہ تھوڑا سا آگے پیچھے کر دیتے ہیں تاکہ ٹریفک کے flow کو بہتر بنایا جا سکے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ہم ان کی بات سے بالکل متفق ہیں کہ ٹی ایم اے کو یہ کہا گیا ہے کہ آپ چھوٹی ریڑھی والوں کو تنگ نہ کریں لیکن ابھی بھی وہاں پر موجودہ صورتحال یہ ہے کہ شام ڈھلتے ہی جی ٹی روڈ پر ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہو جاتی ہے جس میں وہ لوگ شامل ہیں جو ہزاروں روپیہ اس سڑک سے روزانہ شام کو کما کر اٹھتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ذرا ان ریڑھی والوں کے بارے میں پارلیمانی سیکرٹری بتانا پسند کریں گے کہ وہ کن ناجائز تجاوزات میں شامل ہوتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو نشاندہی کی ہے انشاء اللہ ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے کہ شام کے وقت جو لوگ سڑک پر encroachment کرتے ہیں۔ ہمارے لاہور کی ثقافت اس طرح کی ہے کہ اگر آپ لاہور کے کسی علاقہ میں جیسے لکشمی چوک یا کسی دوسری جگہ چلے جائیں وہاں شام کو کھانے پینے کی دکانیں چل پڑتی ہیں، رونق لگ جاتی ہے اور وہ کچھ نہ کچھ encroachment کر لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ رات کو مارکیٹیں بند ہو جاتی ہیں اور ٹریفک زیادہ نہیں ہوتی تو پھر حکومت بھی چاہتی ہے کہ غریب آدمی کا روزگار لگا ہوا ہے اور رات کو اسے سڑک تھوڑی بہت خالی ملتی ہے اور وہاں پر لوگ اپنے روزگار کے لئے کچھ کام کر لیتے ہیں تو پھر تھوڑا سا نظر انداز بھی کرنا پڑتا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں غریب آدمی کی بات تو یہاں کر ہی نہیں رہی۔ غریب آدمیوں کی تو جی ٹی روڈ پر بے شمار ریڑھیاں موجود ہیں اور وہ دن رات پھل اور سبزیاں فروخت بھی کرتے ہیں اور اپنا چھوٹا موٹا کاروبار بھی کرتے ہیں۔ میں تو ان ناجائز تجاوزات کی بات کر رہی ہوں جو تواتر کے ساتھ اور روزانہ کی بنیاد پر شام ہوتے ہی جی ٹی روڈ کے اوپر اپنا کاروبار جما لیتے ہیں اور سڑکوں کو block کر دیتے ہیں۔ میں تو ان ہزاروں روپیہ کمانے والے لوگوں کے بارے میں پوچھ رہی ہوں جن کو ٹی ایم اے چھوٹی موٹی رشوت یا بڑی رشوت لے کر چھوڑ دیتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کوئی particular case بتائیں پھر وہ اس پر کوئی action کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ایسی کوئی پکی encroachment جسے یہ سمجھتی ہیں کہ کسی نے باقاعدہ کوئی کھوکھا یا دکان بنا لی ہے یا کوئی پھٹا لگا لیا ہے جو وہیں پر موجود رہتا ہے تو ہم اس کو ہٹوا دیتے ہیں۔ یہ صرف نشاندہی کر دیں لیکن جو غریب لوگ شام کو ریڑھیاں لے کر آتے ہیں تو ان کے لئے میں نے پہلے بتایا ہے کہ پاکستان میں لوگوں کے جو معاشی حالات ہیں ان کے لئے حکومت کی طرف سے نرم گوشہ ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے قطعاً غریب آدمی کو وہاں سے ہٹانے کی بات کی ہے اور نہ ہی میں مزید کوئی ضمنی سوال اس پر کروں گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ بھی اس بات کو سمجھ گئے ہیں اور وہ action کریں گے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اگر یہ سمجھ گئے ہیں تو پھر آگے سے ٹاؤن کو بھی سمجھ آنی چاہئے۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، باؤ اختر علی صاحب!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ سوال میرے حلقہ سے متعلق ہے اس میں معزز ممبر نے جو نکتہ اٹھایا ہے وہ عارضی تجاوزات کا نہیں بلکہ پختہ تجاوزات کا ہے۔ اس میں ٹی ایم اے والے بالکل ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور صبح سے ہی وہ اپنی معمول کی وصولی کے جو agreements ہوئے ہوئے ہیں اس پر چڑھ پڑتے ہیں اور وہاں سے کسی کا گزرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ وہ اس طرح کی پختہ تجاوزات ہیں کہ صبح کو تو وہ اپنی دکانیں کھولتے ہیں اور دکانوں کے آگے۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: اب نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر شام 6:00 بجے کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، باؤ اختر علی صاحب!

باؤ اختر علی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں فاضل پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جی ٹی روڈ باغبانپورہ میں جو ناجائز اور پختہ تجاوزات ہیں اور یہ اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ دکانداروں نے پختہ تجاوزات کے آگے پارکنگ سٹینڈ بنائے ہوئے ہیں جو انہوں نے اپنے طور پر قائم کئے ہیں۔ اس کے علاوہ شام ڈھلنے کو آتی ہے تو دکانداروں نے تیسرے step پر جو ریستوران والے یا مچھلی والے ہیں ان کو سڑک بھی کرائے پر دے رکھی ہے، کیا پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا سکتے ہیں کہ اس روڈ کو مستقل تجاوزات سے پاک کرنے کے لئے بھی کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! معزز ممبر جن مستقل تجاوزات کی بات کر رہے ہیں وہ ان کی نشاندہی کریں ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے کیونکہ ہمارے علم میں یہ ہے کہ شام کو چھوٹے ریڑھی والے یا برگر شاپس جو دو تین گھنٹے اپنا کاروبار کرتے ہیں پھر چلے جاتے ہیں کیونکہ بڑی مارکیٹیں بند ہو جاتی ہیں اُن بند دکانوں کے سامنے

وہ اپنے اڈے یا ریڑھیاں یا بر گر شاپس لگاتے ہیں اور صبح کے وقت ختم کر دیتے ہیں۔ معزز ممبر نشاندہی کر دیں اگر کوئی پختہ encroachments ہیں تو ہم ان کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب وہ معزز ممبر کا حلقہ ہے وہ آپ کو نشاندہی کر تو رہے ہیں اور باغبانپورہ کا انہوں نے ذکر بھی کر دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر !اس سوال کے جواب میں تحریر ہے کہ ٹاؤن جو وقتاً فوقتاً کارروائی کرتا ہے، لوگوں کا سامان بھی وہاں سے ضبط کیا ہے، جرمانے بھی کئے ہیں اور ٹاؤن تو وقتاً فوقتاً کارروائی کرتا رہتا ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ باؤ اختر صاحب کے ساتھ وہاں visit بھی کر لیتا ہوں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر !میں پارلیمانی سیکرٹری کے جواب سے مطمئن ہوں لیکن ان کی توجہ ان پارکنگ سٹینڈ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو وہاں پر بنے ہوئے ہیں جو legalize نہیں ہیں بلکہ دکانداروں نے illegally بنائے ہوئے ہیں جو تمام جی ٹی روڈ کو روکے ہوئے ہیں ان کے متعلق بھی ذرا بتا دیں کہ لوکل باڈی کی کوئی پالیسی ہے کہ سڑک کو ان تجاوزات سے پاک کیا جا سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر اس طرح کی campaigns لاہور میں اکثر چلتی رہتی ہیں کہ جہاں پر بھی سڑک کے کنارے illegal پارکنگ ہو یا نو پارکنگ کا بورڈ لگا ہوا ہو وہاں پر پارکنگ ہو تو نہ صرف ٹریفک پولیس بلکہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ مل کر کارروائی کرتے ہیں اور اپنے طور پر بھی کرتے رہتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کی توجہ اسی سوال کے حوالے سے دلانا چاہتی ہوں کہ جب ٹی ایم اے کارروائی کرنے کے لئے آتا ہے تو ٹی ایم اے کے آنے سے پہلے یا ٹرک کے آنے سے پہلے ایک مخبر پورے علاقے میں دکانداروں کو خبر پہنچاتا ہے اور آناً فاناً وہاں پر آندھی اور طوفان کی طرح within seconds دکانیں خالی ہو جاتی ہیں ہم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو گزارش یہ ہے کہ

حالات کو قابو کرنے کے لئے مخبر بھیجنے کی بجائے خود کسی وقت چھاپہ ماریں، بغیر پروٹوکول کے جائیں بیگم صاحبہ کو ساتھ لے جائیں آپ کو خود حالات کا پتا چل جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ پورا زور دیں اس بات پر جو انہوں نے نشاندہی کی ہے اور میرے خیال میں اب اس پر ضمنی سوال رہنے دیں۔ اگلا سوال نمبر293 جناب جاوید اختر صاحب کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے معزز ممبر کی ممبر شپ معطل ہے اگلا سوال نمبر294 بھی جناب جاوید اختر صاحب کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر307 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے ان کی بھی ممبر شپ معطل ہے ان کے سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر308 بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر583 میاں طاہر صاحب کا ہے ان کا بھی یہی معاملہ ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے اگلا سوال نمبر604 فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر662 چودھری شوکت علی لالیکا صاحب کا ہے ان کا بھی suspension والا معاملہ ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر800 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع پاکپتن: پاکپتن تا کمیر والا روڈ کی تعمیر ومرمت

*800: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکپتن تا کمیر والہ روڈ جو تقریباً20 کلو میٹر پر محیط ہے، انتہائی مصروف ترین روڈ ہے، یہ روڈ انتہائی تنگ اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور ایک عرصہ سے اس کی تعمیر و مرمت نہیں ہوئی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پاکپتن تا کمیر والہ روڈ کو دو رویہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) سڑک کو دو رویہ کرنے کا منصوبہ پراونشل ہائی وے ڈویژن ساہیوال نے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ میں submit کیا ہے اور مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد منصوبہ پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں نے سوال میں پوچھا تھا کہ پاکپتن تا کمیر والہ روڈ 20 کلو میٹر پر محیط ہے یہ مصروف ترین روڈ ہے یہ انتہائی چھوٹا اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس کو بڑا کیا جائے۔ محکمہ نے تسلیم کیا ہے کہ واقعی ان کی بات درست ہے تو اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ ہائی وے ڈویژن ساہیوال پی اینڈ ڈی کو یہ سڑک بنانے کا منصوبہ کب تک بھجوایا گیا تھا انہوں نے بتایا ہے کہ بھیجا ہوا ہے اس کی کب تک منظوری ہو جائے گی تاکہ یہ کام مکمل ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ جو سڑک ہے اس کو اے ڈی پی میں شامل کر لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اگر میں اے ڈی پی کا نمبر پوچھوں تو آپ بتا سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ 15-2014 کا ہے سریل نمبر 1472 ہے۔

جناب سپیکر: 1472، کیا sure ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جی ہاں، میرے پاس تو یہی ہے پی اینڈ ڈی سے جو لیٹر آیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، چلو کوئی امید اچھی ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ درست کروانا چاہتا ہوں کہ یہ جو کمیر والہ روڈ ہے جو میرے حلقہ میں fall کرتا ہے یہ کبیر والہ خانیوال میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، درست کر لیں اس کو note کر لیں۔اگلا سوال نمبر846 جناب سیف لملوک کھوکھر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر850 بھی جناب سیف لملوک کھوکھر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1090 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر1103 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی پی۔86 میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کی تفصیلات

*1103: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے وہ دیہات جو حلقہ این اے92 تحصیل گوجرہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آتے ہیں ان کی رابطہ سڑکات تقریباً پچھلے بیس سال سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ بیس سال سے ان سڑکات کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کاشتکاروں کو اپنی فصلات منڈی تک لے جانے میں بہت مشکلات پیش آتی ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان تمام دیہاتوں کی سڑکات کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ 2001 Devolution سے قبل لنک روڈز مین شاہرات اور شوگر سیس روڈز ہائی وے ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ کی زیر نگرانی مرمت ہوتی رہی ہیں لیکن 2001 Devolution کے بعد لنک روڈز اور شوگر سیس روڈز کی تعمیر و مرمت ضلع

حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دائرہ اختیار میں آ گئی ہے۔ پچھلے بیس سال میں حلقہ پی پی۔86 کی مرمت کی گئی سڑکات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یہاں یہ امر توجہ طلب ہے کہ ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ تقریباً پچھلے پانچ سال سے شدید مالی بحران کا شکار ہے جس کی وجہ سے اس حلقہ کی سڑکات کی مرمت M&R فنڈز کین سپیس فنڈز میں سے انتہائی محدود سطح پر کی گئی۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ ہر سال مختلف سڑکات مرمت ہوتی رہیں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے بلکہ حلقہ کی تمام سڑکات کسی نہ کسی دوسری سڑک سے منسلک ہیں اور تمام سڑکات مرمت طلب نہ ہیں بلکہ بیشتر سڑکات کی مرمت درکار ہے تاہم کاشتکار کسی بھی رابطہ سڑک سے اپنی فصلات مارکیٹ تک لے جاتے ہیں۔

(د) حلقہ پی پی۔86 (این اے 92) ایک سڑک از تحصیل باؤنڈری گوجرہ تا 438ج ب بھوآنہ چوک گوجرہ لمبائی 2.57 کلو میٹر تخمینہ لاگت 2.566 ملین رواں مالی سال میں M&R فنڈز میں مرمت کے لئے تجویز کی گئی ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔ مزید برآں حکومت تمام سڑکات کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے متعلقہ محکمہ ڈی او، روڈز، ہائی وے ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ کو ہدایت کی ہوئی ہے کہ تمام مرمت طلب سڑکات کا تخمینہ لگا کر حکومت کو پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر: پہلے آپ یہ بتائیں کہ آج آپ اکیلے کیوں ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جی، میاں صاحب کو آج کسی جنازے میں شرکت کے لئے جانا پڑا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کے جز (الف) میں ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے وہ دیہات جو حلقہ این اے۔92 تحصیل گوجرہ جبکہ میرا سوال تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے تھا اور یہاں تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ درج کر دیا گیا ہے ان کی رابطہ سڑکات تقریباً پچھلے بیس سال سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا دیں کہ اس علاقے میں سے کون سی سڑک ایسی ہے سب کو چھوڑیں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہو کسی ایک کا نام بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی،آپ اس کی بات کریں جس کے متعلق آپ نے سوال پوچھا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر میں نے تو وہاں کے دیہات کی تمام سڑکوں کا کہا تھا تو پھر میں نے کہا ہے کہ ایک ہی بتادیں کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ آپ کا سوال درست نہیں ہے کہ وہ سڑکیں ٹھیک ہیں تو یہ ایک سڑک بتادیں تاکہ میں بھی جاکر دیکھ لوں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہے؟

جناب سپیکر: نہیں،ایسے نہیں آپ نشاندہی کریں کہ فلاں سڑک کو دیکھ لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!اس میں انہوں نے آگے جو جواب دیا ہے اس کا کچھ حصہ تتمہ (الف) میں لکھا ہے اس میں بھی جواب درست نہیں دیا گیا۔ جو میرا سوال تھا اس کے مطابق نہیں ہے۔ یہ پہلا جواب لکھا ہے missing link road 1993-94 چک نمبر 356 جبکہ یہ اس حلقے میں ہی نہیں ہے یہ پتا نہیں کہاں کی سڑک لکھ دی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے دیکھا ہے تتمہ جو انہوں نے دیا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تتمہ ہی تو پڑھ رہا ہوں انہوں نے 356ج ب لکھا ہے یہ اس حلقے میں ہی نہیں ہے یہ پتا نہیں کہاں کی سڑک ہے جس پر انہوں نے پیسے لگائے ہیں۔ دوسرا چک نمبر 306 لکھا ہے یہ بھی اس حلقے میں نہیں ہے۔ 1995-96 میں بھی کوئی نہ ہے، 1996-97, 1998-99, 1997-98 اور 1999-2000 میں بھی نہ ہے۔ اس کے بعد جو دیا ہے وہ بھی تحصیل ٹوبہ کی سڑک ہے تحصیل گوجرہ کی نہیں ہے۔ یہ تمام جواب حقیقت پر مبنی نہیں ہے بلکہ یہ صرف بات گھما پھرا کر کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور جو میں نے سوال پوچھا ہے اس کی کوئی سڑک اس میں موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!کیا آپ اس سوال کا اچھے طریقے سے جواب بتائیں گے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!میں یہ گزارش کروں گا کہ جو جواب آیا ہے اس میں فارم تا مارکیٹ جتنی بھی سڑکیں تھیں ان تمام کا ذکر کر دیا گیا ہے، ایسا نہیں ہے کہ اس میں گوجرہ کا ذکر نہیں ہے بلکہ اس میں فارم سے لے کر مارکیٹ تک جتنی بھی سڑکیں اس فنڈ سے بنی تھیں ان سب کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ اگر یہ سیریل نمبر 1,2 پر

دیکھیں تو وہ دونوں گوجرہ کی سڑکیں ہیں اور اسی طرح آخر میں 21,22,23 گوجرہ کی ہیں اور نمبر 15 سڑک بھی گوجرہ کی ہے جس کو تعمیر کیا گیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے حلقہ پی پی۔86 کی سڑکوں کے متعلق سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! حلقہ پی پی۔86 این اے۔92 کی ایک سڑک از تحصیل باؤنڈری گوجرہ تا 438 چوک گوجرہ لمبائی 2.57 کلو میٹر تخمینہ لاگت 2.566 ملین کی لاگت سے 14-2013 میں مرمت کی گئی اور یہ ان کے حلقے کی سڑک ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حلقے کی مزید سڑکوں کا بھی تخمینہ لگایا گیا ہے جس میں ایک سڑک تحصیل باؤنڈری سے صادق موڑ گوجرہ تک ہے، ایک سڑک پھتو والی چوک سے ٹوبہ جھنگ روڈ تک ہے اس کا بھی تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اسی طرح ٹوبہ جھنگ روڈ سے لے کر چک نمبر 383 تک بھی سڑک کا estimate لگایا گیا ہے۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے estimate نہیں پوچھا بلکہ میں نے مرمت کا پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں ذکر کر چکا ہوں کہ جو سڑک مرمت کی گئی ہے وہ سڑک تحصیل باؤنڈری گوجرہ تا 438 (ج ب) بھوآنہ چوک تک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سڑک میرے سوال کے بعد میری گرانٹ سے مرمت ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جب بھی کہیں روڈ وغیرہ بنائی جاتی ہے تو یقیناً اس کی تجاویز معزز ممبران کی طرف سے ہی لی جاتی ہیں۔ انتظامیہ اپنے طور پر بھی دیکھتی ہے کہ جو سڑکیں خراب ہیں وہ صحیح کی جائیں لیکن کوئی بھی شہری جو سمجھتا ہو کہ یہ مسئلہ حل ہونے والا ہے وہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو اپنی تجویز پیش کر سکتا ہے۔ ممبران کو بھی کوئی خصوصی فنڈز اس طرح کے جاری نہیں ہوتے بلکہ وہ بھی

صرف سڑکیں تجویز کرتے ہیں اور جس پر ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی متفق ہوتی ہے اس کو فنڈز جاری کر دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے وہ دیہات جو حلقہ این اے۔92 تحصیل گوجرہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آتے ہیں ان کی رابطہ سڑکات تقریباً پچھلے بیس سال سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں اس کا کہیں ذکر نہیں ہے اور پتا نہیں کس حلقے کی سڑکوں کا اس میں ذکر ہے۔

جناب سپیکر: تو کیا یہ آپ کے حلقے سے نہیں گزرتیں؟

جناب امجد علی جاوید: نہیں۔ جو دیہات دیئے گئے ہیں یہ اس میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سے پہلے گزارش کی گئی ہے کہ جو انہوں نے لسٹ لگائی ہے وہ پورے ضلع کی لگا دی ہے جو سڑکیں مارکیٹ تا فارم جاتی ہیں جن پر کام ہوا اور جن پر کام نہیں ہوا لیکن جو میں نے ابھی آپ کو سڑک بتائی ہے وہ ان کے حلقے میں ہے جس کا معزز ممبر نے اقرار بھی کیا ہے کہ وہ ان کے فنڈز سے تعمیر کی گئی ہے۔ ہمارے پاس کوئی فنڈز نہیں ہوتے بلکہ ہم صرف سڑکیں تجویز کرتے ہیں اور executing agencies تو ادارے ہی ہوتے ہیں۔ میں نے ایک سڑک حلقہ پی پی۔86 این اے۔92 کا ذکر کیا ہے از تحصیل باؤنڈری گوجرہ تا 438 ج ب بھوآنہ چوک یہ انہی کے حلقے میں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ یہ سڑک میرے سوال دینے کے بعد تعمیر ہوئی ہے پہلے نہیں ہوئی۔ اس میں غلط بیانی ہے اور جو جواب دیا گیا ہے وہ حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ جز (ب) میں ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ بیس سال سے ان سڑکات کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے؟ اس کا بھی جواب وہی ہے کہ درست نہ ہے بلکہ ہر سال مختلف سڑکات مرمت ہوتی رہی ہیں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ بھی وہی بات آ جاتی ہے کہ میں نے پی پی۔86 کے متعلق سوال کیا ہے وہ تتمہ (الف) میں تو ہے ہی نہیں۔ یہ بتا دیں کہ انہوں نے پی پی۔86 کی کون سی سڑک مرمت کی ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو آپ ہی بتا سکتے ہیں کہ آپ کے حلقے میں کون سی سڑک ہے وہ کیسے بتائیں گے ؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ وہاں اگر پندرہ سڑکیں ہیں ان میں سے ایک کی بھی مرمت نہیں ہوئی ہے۔ جو انہوں نے جواب دیا ہے وہ تو ہے ہی نہیں، میں اس کے بارے میں کیا کہوں ؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ coordinate کریں اور ان کو سمجھانے کی کوشش کریں۔ اس سوال کو اب dispose of کرتے ہیں لیکن کہیں کوئی کمی بیشی ہے تو آپس میں بیٹھ کر اس کو درست کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1193 جناب فیضان خالد ورک کا ہے ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1262 ڈاکٹر مراد راس کا ہے ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1275 میاں طاہر صاحب کا ہے چونکہ ان کی پوزیشن suspension والی ہے اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ محترمہ ! ٹائم بھی ختم ہو گیا ہے آپ ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1302 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں لگائے گئے رمضان بازاروں کی تفصیلات

*1302: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) لاہور شہر میں کس کس جگہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی جانب سے رمضان بازار قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) ان بازاروں کے انعقاد پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور صوبائی حکومت نے کتنی رقم خرچ کی ہے؟

(ج) ہر رمضان بازار میں کتنے سٹال / دکانیں قائم کی گئی ہیں؟

(د) ہر رمضان بازار میں کتنے سرکاری اہلکار تعینات کئے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی بازار کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کس کس رمضان بازار میں صحیح انتظام نہ کرنے پر کن کن سرکاری ملازمین کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) لاہور شہر کے تمام ٹاؤنز میں مختلف مقامات پر رمضان بازار قائم کئے گئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام ٹی ایم اے	تعداد رمضان بازار	مقام
شالامار ٹاؤن	2	1۔ پارکنگ گراونڈ شالامار باغ
		2۔ گول گراونڈ شاد باغ
سمن آباد ٹاؤن	2	1۔ گلشن راوی
		2۔ وحدت کالونی
عزیز بھٹی ٹاؤن	3	1۔ تاج پورہ
		2۔ ہربنس پورہ
		3۔ چونگی دوگیج
اقبال ٹاؤن	4	1۔ میاں پلازہ جوہر ٹاؤن
		2۔ ماڈل بازار سبزہ زار
		3۔ ماڈل بازار ٹھوکر نیاز بیگ
		4۔ ماڈل بازار رائیونڈ
نشتر ٹاؤن	3	1۔ ماڈل بازار ٹاؤن شپ
		2۔ کاہنہ نو
		3۔ نشتر کالونی
واہگہ ٹاؤن	1	1۔ جلو موڑ
گلبرگ ٹاؤن	2	1۔ ماڈل ٹاؤن لنک روڈ
		2۔ مکہ کالونی گلبرگ
داتا گنج بخش ٹاؤن	2	1۔ شادمان
		2۔ اسلام پورہ
راوی ٹاؤن	2	1۔ دہلی گیٹ
		2۔ بیگم کوٹ

(ب) رمضان بازاروں پر اٹھنے والے اخراجات کی ٹاؤن وار تفصیل حسب ذیل ہے:

ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن نے دو بازاروں پر کل۔/1,12,189 روپے خرچ کئے۔

ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن لاہور نے دو بازاروں پر کل۔/38,16,760 روپے خرچ کئے۔

ٹی ایم اے عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور نے تین بازاروں پر کل۔/37,00,000 روپے خرچ کئے۔

ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن لاہور نے چار بازاروں پر کل۔/65,00,000روپے خرچ کئے۔
ٹی ایم اے نشتر ٹاؤن لاہور نے تین بازاروں پر کل۔/17,92,000روپے خرچ کئے۔
ٹی ایم اے واہگہ ٹاؤن لاہور نے ایک بازار پر کل۔/8,22,000روپے خرچ کئے۔
ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن لاہور نے دو بازاروں پر کل۔/81,85,000روپے خرچ کئے۔
ٹی ایم اے داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور نے دو بازاروں پر کل۔/46,72,460روپے خرچ کئے۔
ٹی ایم اے راوی ٹاؤن لاہور نے دو بازاروں پر کل۔/25,20,125روپے خرچ کئے۔

(ج) رمضان بازاروں میں قائم کی گئی دکانات وسٹالز کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام ٹی ایم اے	رمضان بازار	سٹال/دکانیں
شالامار ٹاؤن	1۔ پارکنگ گراؤنڈ شالامار	30
	باغ	25
	2۔ گول گراؤنڈ شاد باغ	
سمن آباد ٹاؤن	1۔ گلشن راوی	30
	2۔ وحدت کالونی	40
عزیز بھٹی ٹاؤن	1۔ تاج پورہ	40
	2۔ ہربنس پورہ	30
	3۔ چونگی دوگیج	20
اقبال ٹاؤن	1۔ میاں پلازہ جوہر ٹاؤن	80
	2۔ ماڈل بازار سبزہ زار	46
	3۔ ماڈل بازار ٹھوکر نیاز	30
	بیگ	35
	4۔ ماڈل بازار رائیونڈ	
نشتر ٹاؤن	1۔ ماڈل بازار ٹاؤن شپ	30
	2۔ کاہنہ نو	35
	3۔ نشتر کالونی	30
واہگہ ٹاؤن	1۔ جلو موڑ	25
گلبرگ ٹاؤن	1۔ ماڈل ٹاؤن لنک روڈ	40
	2۔ مکہ کالونی گلبرگ	90
داتا گنج بخش ٹاؤن	1۔ شادمان	140
	2۔ اسلام پورہ	65
راوی ٹاؤن	1۔ دہلی گیٹ	35
	2۔ بیگم کوٹ	25

(د) رمضان بازاروں میں تعینات کئے گئے سرکاری اہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تمام رمضان بازاروں میں تعینات کئے گئے کسی بھی سرکاری اہلکار کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی جس کی وجہ سے کسی اہلکار کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں جو تفصیل دی ہے اس میں اخراجات کی detail دی ہے اس میں مجھے کوئی balance نظر نہیں آتا۔ جو بڑا ٹاؤن ہے اس میں تھوڑی رقم ہے اور جو چھوٹا ٹاؤن ہے اس میں بڑی رقم ہے۔

جناب سپیکر: سوال بھی تو آپ نے بڑا ہی کیا ہے کہ بتایا جائے کہ پاکستان میں کتنے اشخاص ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے تو لاہور کا پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے تو مثال دی ہے میں نے یہ تو نہیں کہا کہ یہ ابھی بتادیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس میں جو رقم بتائی گئی ہے میرا آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے ضمنی سوال یہ ہے کہ رمضان بازاروں میں یہ رقم کس مد میں خرچ ہوتی ہے اس سے وہاں پر کیا کام لیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ایک تو سوال محترمہ نے یہ کیا تھا کہ اخراجات میں فرق کیوں آ رہا ہے؟ کچھ ایسے ٹاؤن تھے جہاں بازاروں کی تعداد کسی میں تین تھی کسی میں دو تھی اور اگر کسی ٹاؤن میں رمضان بازار کی تعداد ایک ہے تو اس میں سٹال کی تعداد زیادہ تھی۔ وہاں پر جو اخراجات کئے جاتے ہیں اس میں ٹینٹوں کا لگانا، خریداروں کے لئے بیٹھنے کی جگہ، advertisement کرنا اور خریداروں کو جو سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں یہ رقم ان پر خرچ ہوتی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری نے کہا کہ وہاں پر سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ وہاں جو سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں، اس سے ہم سب بخوبی آگاہ ہیں۔ رمضان بازار میں چیزوں کی کوالٹی کا معیار کیا ہوتا ہے اور وہاں کتنی سہولیات ہوتی ہیں اس سے بھی سب بخوبی آگاہ ہیں۔ کہیں پر رقم 20ہزار روپے ہے اور کہیں پر 81لاکھ روپے تک بھی ہے۔

جناب سپیکر: ہو سکتا ہے کہ آبادی کے لحاظ سے کیا ہو، میرا خیال ہے کہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کے جز (ج) میں گلبرگ ٹاؤن کے دو سستے بازار بتائے ہیں۔ میری پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش یہ ہے کہ ماڈل ٹاؤن لنک روڈ انتہائی پوش ایریا ہے، یہاں پر رمضان بازار لگانے کی مجھے کوئی وجہ سمجھ نہیں آئی اور یہ انتہائی چھوٹی سڑک ہے جس پر رمضان بازار لگایا جاتا ہے۔ وہاں پر پورا ایک مہینہ لوگوں کو انتہائی inconvenience ہوتی ہے کیونکہ وہاں شاپنگ مالز ہیں جب ان کے درمیان رمضان بازار لگتا ہے تو وہاں کے لوگوں کو شاپنگ کرنے میں دقت ہوتی ہے اور وہاں پر کوئی ایسی قریب آبادی نہیں ہے اس لئے وہاں دور سے لوگ سامان لینے کے لئے آتے ہیں تو کیا اس رمضان بازار کو ماڈل ٹاؤن کے کسی ایسے ایریا یا location میں نہیں لے جایا جا سکتا جہاں پر غریب لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں؟

جناب سپیکر: جی، آئندہ سے اس کو چیک کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں تفصیل بتانا چاہوں گا کہ یہ صرف نام سے ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ بازار لنک روڈ پر لگتا ہے۔ یہ بالکل کوٹ لکھپت اور لیاقت آباد کے ساتھ ہے اس کو ماڈل ٹاؤن کے آر، ایس اور کیو بلاک لگتے ہیں اس میں زیادہ تر پانچ مرلہ سکیم ہے اور ماڈل ٹاؤن کے دوسرے ایریا کی طرح یہاں پر ایک اور دو کنال کے گھر نہیں ہیں۔ یہاں پر تین مرلہ سکیم ہے جو کہ کیو بلاک کی ہے، ماڈل ٹاؤن کی کچی آبادی کو شفٹ کیا گیا ہے اور ایل ڈی اے نے ان کے لئے تین مرلہ سکیم بنائی۔ اس بازار کے سامنے بھٹی کالونی کے نام سے بھی ایک پرانی آبادی وہاں پر موجود ہے جو کسی طرح بھی ماڈل ٹاؤن کا حصہ نہ ہے تو یہاں پر زیادہ تر لوگ وہاں سے آتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وقفہ سوالات ختم ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

شیخوپورہ: پی پی۔166 میں لگائے گئے فلٹریشن پلانٹس کی تفصیلات

*604: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔166 شیخوپورہ میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔166 شیخوپورہ میں جو واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں وہ آبادی کے لحاظ سے بہت کم ہیں، کیا حکومت مزید فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔166 میں ٹی ایم اے شیخوپورہ نے پچھلے پانچ سال کے دوران کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے حال ہی میں صاف پانی کے نام سے ایک کمپنی قائم کی ہے جس کے تحت صوبہ پنجاب کی عوام کو تمام اضلاع میں پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں گے۔

لاہور: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا قیام و دیگر تفصیلات

*846: ملک سیف الملوک کھوکھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ لاہور کب وجود میں آیا؟

(ب) درج بالا محکمہ کے ذمہ کیا کام ہے؟

(ج) سالڈ ویسٹ کو کہاں پر dispose کیا جاتا ہے؟

(د) اس محکمہ میں کتنے افراد تعینات ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ 1992 میں وجود میں آیا۔

(ب) ایل ڈبلیو ایم سی کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں۔

(i) شہریوں کو مکمل سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کی خدمات فراہم کرنا۔

(ii) شہر میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سسٹم کی بہتری کے لئے مختلف پلان تشکیل دینا اور انہیں عملی جامہ پہنانا۔

(iii) لاہور شہر میں صفائی ستھرائی سے متعلقہ تمام انتظامات کی دیکھ بھال اور بہتری عمل میں لانا۔

(iv) سالڈ ویسٹ کو جمع کرنا، اسے متعلقہ مقام تک پہنچانا۔

(v) ایک ایسی حوصلہ افزاء فضا مہیا کرنا جو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کو فروغ دے۔

(ج) فی الوقت لاہور سالڈ ویسٹ کمپنی تمام ویسٹ محمود بوٹی ڈمپنگ سائٹ پر dispose کر رہی ہے جبکہ دوسری لینڈ فل سائٹ لکھوڈیر کے مقام پر زیر تعمیر ہے۔ یہ جگہ 140 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اس کا ڈیزائن ترک کمپنی نے تشکیل دیا ہے یہ پراجیکٹ پاکستان میں واحد نوعیت کا ہے جہاں کوڑے کو ماحول دوست طریقے سے تلف کیا جائے گا۔ مستقبل قریب میں اس کوڑے سے بجلی پیدا کرنے کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔

(د) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں تقریباً 70 افراد ہیڈ آفس شاہین کمپلیکس میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جبکہ 8979 افراد فیلڈ میں کام کر رہے ہیں۔

لاہور: خستہ حال عمارات کی تعداد و کارروائی کی تفصیلات

*850: **ملک سیف الملوک کھوکھر**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں عوام کو نقصان پہنچانے والی خستہ حال و خطرناک عمارات کی تعداد کتنی ہے نیز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا ان خستہ حال عمارات کے مالکان کو کوئی نوٹس جاری کئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان نوٹسز کی روشنی میں محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور شہر میں واقع خستہ حال وخطرناک عمارات کی ٹاؤن وار تفصیل درج ذیل ہے۔

سیریل نمبر	نام ٹاؤن	خستہ حال عمارات کی تعداد
1۔	گلبرگ ٹاؤن	کوئی نہیں
2۔	نشتر ٹاؤن	09
3۔	عزیز بھٹی ٹاؤن	35
4۔	راوی ٹاؤن	270
5۔	واہگہ ٹاؤن	37
6۔	اقبال ٹاؤن	49
7۔	شالامار ٹاؤن	80
8۔	سمن آباد ٹاؤن	95
9۔	داتا گنج بخش ٹاؤن	160

(ب) تمام ٹاؤنز میں واقع خستہ حال عمارات کے مالکان کو نوٹسز جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) نوٹسز کے نتیجے میں زیادہ تر مالکان نے اپنی عمارتیں مرمت کروا لی ہیں جبکہ بہت زیادہ خستہ حال عمارات کو گرادیا گیا اور ٹاؤن وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہلم: مین بازار میں تجاوزات کو ہٹانے کی تفصیلات

*1090: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہلم شہر کے مین بازار میں دکانداروں نے کمرشل ایریا میں تھڑے بنائے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جہلم شہر کے مین بازار میں دکانوں کے مالکان نے پیسے لے کر خوانچہ فروشوں کو اڈے لگانے کی اجازت دے رکھی ہے؟

(ج) کیا انتظامیہ مذکورہ بازار میں ان تجاوزات کو فوری ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ٹریفک بلاک نہ ہو، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جہلم شہر اور مین بازار میں ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے ٹی ایم اے جہلم نے ایک سکواڈ انٹی انکروچمنٹ قائم کیا ہوا ہے جو کہ صبح 10.00 بجے سے شام 6.00 بجے تک جہلم شہر

اور مین بازار میں کام کرتا ہے جس کی وجہ سے جہلم شہر اور مین بازار میں ناجائز تجاوزات بشمول ریڑھی اور تھڑے ختم ہو گئے ہیں۔

(ب) اس معاملے کا ٹی ایم اے کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہے لیکن ٹی ایم اے جہلم نے مین بازار سے خوانچہ فروشوں اور ریڑھی والوں کو ہٹادیا ہے جس کی وجہ سے مین بازار میں آمدورفت کا اب کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں ٹی ایم اے نے روزانہ کی بنیاد پر آپریشن شروع کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے آمدورفت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

شیخوپورہ:ٹی ایم اے کے پاس مشینری کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1193:جناب فیضان خالد ورک:کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایم اے شیخوپورہ کے پاس پچھلے پانچ سالوں میں کتنی مشینری تھی،ان کی تعداد بتائیں اور کتنی کون کون سی مشینری خریدی گئی؟

(ب) ٹی ایم اے کے پاس ٹریکٹر، موٹر سائیکل، کاریں، صفائی کے لئے ٹرالیاں اور دوسرے آلات کی اب کتنی تعداد ہے؟

(ج) ٹی ایم اے کے پاس جو ٹریکٹرز، موٹر سائیکل، کاریں مشینری ہے، اس پر 2009 سے آج تک پٹرول وڈیزل اور مرمت پر جو اخراجات آئے ان کی سال وار تفصیل فراہم کریں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایم اے شیخوپورہ کے پاس پچھلے پانچ سالوں میں جو مشینری موجود تھی اس کی تعداد درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	نام مشینری	تعداد
1	ٹریکٹر ٹرالیاں	08عدد
2	واٹر ٹینکر	02عدد
3	ٹریکٹر لوڈر	02عدد
4	ٹریکٹر بلیڈ کراہ	01عدد
5	فائر بریگیڈ لاریاں	07عدد (ایک ٹی ایم اے مرید کے کو دے دی گئی۔ایک عدد ناکارہ ہو گئی ہے۔
6	جیپ سوزوکی پوٹھوہار	03عدد
7	سوزوکی کلٹس کار	01عدد
8	نسان سنی کار	01عدد

خرید کی گئی مشینری کی تعداد درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	نام مشینری	تعداد
1	کنٹینرز	25عدد
2	مکینیکل سویپر	02عدد
3	ٹریکٹر میسی240	04عدد
4	لوڈر	02عدد
5	ٹریکٹر معہ ٹرالیاں	04عدد
6	ماسٹر ٹرک	02عدد
7	متسو بشی ٹرک	01عدد
8	واٹر ٹینکر	01عدد
9	موٹر سائیکل	06عدد
10	فورک لفٹر	01عدد
11	ہتھ ریڑھیاں	100عدد
12	جنریٹر100KVA	01عدد

(ب) تفصیل جز(الف) میں درج ہے۔

(ج) پٹرول، ڈیزل اور مرمت پر آئے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	POLاخراجات	مرمت مشینری اخراجات
2009-10	7410914/-روپے	9418278/-روپے
2010-11	12725367/-روپے	6541814/-روپے
2011-12	17521974/-روپے	7413887/-روپے
2012-13	20521154/-روپے	8339154/-روپے
2013-14	10850813/-روپے	4208225/-روپے

لاہور: خستہ حال عمارات کو گرانے کی تفصیلات

*1262: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال2013 میں راوی ٹاؤن میونسپل انتظامیہ لاہور نے180 خستہ حال عمارات کو گرانے کی نشاندہی کی ہے، ان میں سے صرف35 عمارات کو گرانے کا انتخاب کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت باقی ماندہ عمارات کو گرانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن راوی ٹاؤن کی حدود میں سال 2013 میں جو سروے کیا گیا اس کے مطابق 270 عمارتیں خطرناک تھیں۔ خطرناک عمارتیں دو قسم کی ہیں:

1۔ وہ عمارتیں جو زیادہ بوسیدہ ہوتی ہیں اور ان کو گرا دیا جانا اشد ضروری ہوتا ہے راوی ٹاؤن میں 17 عمارتیں ایسی تھیں جو قابل استعمال نہ تھیں اور کسی بھی وقت گر سکتی تھیں۔ ان عمارتوں کے مکینوں کو نوٹس دے کر عمارتیں خالی کروا کر گرا دیا گیا تھا۔

2۔ 22 عمارتوں کے مالکان نے کارروائی کے نتیجہ میں مرمت کروالی تھیں۔

3۔ جبکہ 231 عمارتیں قابل مرمت تھیں ان کے مالکان کو نوٹس جاری کر دیئے گئے کہ وہ عمارتیں مرمت کروالیں

(ب) دوسری قسم کی بلڈنگز کے مالکان کو قابضان کو ہر سال ٹی ایم اے راوی ٹاؤن کی طرف سے نوٹس جاری کئے جاتے ہیں کہ وہ موسم برسات کے آنے سے پہلے اپنی عمارتوں کی مرمت کروالیں۔ بیشتر مالکان اپنی عمارتیں مرمت کر وا لیتے ہیں جو نہیں کرواتے ان مالکان کی عمارتیں گرانے کے نوٹس جاری کر دیئے جاتے ہیں اور خالی کرانے کے بعد وہ گرا دی جاتی ہیں۔ دونوں قسم کی عمارتوں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے کی تفصیل

*1314: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار "نوائے وقت" کی خبر مورخہ 2013-7-4 کے مطابق، شاہدرہ اور بیگم کوٹ چوک راوی ٹاؤن لاہور رتہ بازاری عملے کی ملی بھگت سے دکانداروں نے ناجائز تجاوزات قائم کرکے شہریوں کے راستے بند کر رکھے ہیں؟

(ب) کیا متعلقہ انتظامیہ اس مسئلہ کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 2013-7-4 کی خبر کے مطابق شاہدرہ بیگم کوٹ چوک میں جو تجاوزات قائم ہیں وہ عارضی نوعیت کی ہیں۔ عارضی تجاوزات میں

سر فہرست ریڑھیاں ہیں ان کو ختم کرنے کے لئے ٹی ایم اے راوی ٹاؤن نے تین سکواڈ قائم کر رکھے ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر تجاوزات کو ختم کر رہے ہیں۔

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مورخہ 2014-2-18 سے لاہور میں تجاوزات کے خلاف میگا آپریشن شروع کر رکھا ہے جس میں لاہور کے 9ٹاؤنز کو تین زون ABC میں تقسیم کیا گیا ہے۔اس آپریشن میں شامل تین ٹاؤنز کا عملہ مع مشینری اور ٹرک شامل ہوتے ہیں۔جس کا پہلا آپریشن 2014-02-18 کو ونڈالہ روڈ شاہدرہ سے شروع ہوا اور عرصہ 20 سال سے قائم ناجائز تجاوزات کو ہٹادیا گیا۔اس طرح بیگم کوٹ، کھوکھر روڈ، عامر روڈ صدیقیہ کالونی مین بازار اور ٹمبر مارکیٹ میں آپریشن کیا گیا اور سینکڑوں کی تعداد میں قائم شدہ تھڑے سیڑھیاں اور شیڈز ختم کر دیئے گئے۔یہ آپریشن تاحال جاری وساری ہے۔

ضلع لاہور: کمرشلائزیشن فیس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*1379: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کمرشلائزیشن فیس کس حساب سے وصول کی جاتی ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں موجود کمرشل پلازوں اور شاپنگ سنٹروں نے سال 2013 میں کل کتنی کمرشلائزیشن فیس قومی خزانے میں جمع کروائی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں کمرشل پلازوں میں شاپنگ سنٹروں نے سال 2013 میں کمرشلائزیشن فیس جمع نہیں کروائی بلکہ بعض افسروں کو لاکھوں روپے کی رشوت دے کر معاملے کو ختم کروایا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2013 میں جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر SOR(LG)38-18/2009 بتاریخ 06-06-2012 جاری کردہ شیڈول کے مطابق فیس وصول کی گئی (نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 2013 میں کمرشلائزیشن فیس کی مد میں مبلغ۔/20,60,77,809 روپے قومی خزانے میں جمع کروائے گئے۔

(ج) درست نہ ہے۔

لاہور: گراں فروشوں کو جرمانوں کی تفصیلات

*1380: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں یکم جنوری 2013 تا 30۔جون 2013 گراں فروشوں کو کتنا جرمانہ ہوا؟

(ب) یکم جنوری تا 30۔جون 2013 کتنے دکانداروں کے خلاف مقدمات درج ہوئے اور کتنے دکانداروں کو گرفتار کیا گیا؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں جرمانوں کی مد میں کل کتنی رقم قومی خزانے میں جمع ہوئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں یکم جنوری 2013 تا جون 2013 گراں فروشوں کو 11293550 روپے جرمانہ ہوا۔

(ب) لاہور میں یکم جنوری 2013 تا جون 2013 میں 998 گراں فروشوں کے خلاف مقدمات درج کروائے گئے اور ان میں سے 897 منافع خوروں کو گرفتار کیا گیا۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں جرمانوں کی مد میں 1,12,93,550 روپے خزانہ میں جمع کروا دیئے گئے ہیں۔

فیصل آباد پی پی۔58 میں سڑکوں کی تعمیر

*1401: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کون کون سی سڑکیں تعمیر کی گئیں، ان سڑکوں کے نام اور لمبائی مع تخمینہ لاگت بیان کریں؟

(ب) ان سڑکوں کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب مکمل ہوئی، کون کون سی ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر کرنے والی فرم / ٹھیکیدار کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان سڑکوں کی تعمیر میں معیاری میٹریل استعمال کرنے اور ان سڑکوں کی تعمیر مقررہ معیار کے مطابق کروانے کی تصدیق کروائی گئی ہے تو ان اداروں کے نام بتائیں؟

(ہ) کس کس سڑک کی تعمیر غیر معیاری اور معیار کے مطابق نہ ہونے پر حکومت نے ذمہ داران کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں سال 12۔2011 کے دوران 10 سڑکیں اور سال 13۔2012 کے دوران 19 سڑکیں تعمیر ہوئیں ان کے نام اور لمبائی مع تخمینہ لاگت تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔

(ج) سڑکوں کی تعمیر کرنے والی فرموں / ٹھیکیداروں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سڑکوں کی معیاری تعمیر کے لئے محکمہ ہذا اپنے محکمہ کی ہائی وے لیبارٹری سے کام کی تعمیر کے دوران ٹیسٹ لگا کر کام مکمل کرتا ہے اور پھر ٹھیکیداروں کو ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ہ) ان سڑکوں کی تعمیر معیار کے مطابق کروائی گئی ہے اور سڑکیں تسلی بخش حالت میں ہیں۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں کچی سڑکوں کو پختہ کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*1402: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی کون کون سی سڑکیں ہیں اور ان میں کون کون سی پختہ اور کون کون سی پختہ نہ ہیں؟

(ب) پختہ سڑکوں کی لمبائی اور چوڑائی کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) کچی سڑکوں کی لمبائی اور چوڑائی علیحدہ علیحدہ بیان کریں؟

(د) کچی سڑکوں کو پختہ یا سولنگ لگانے کے لئے سڑک وار تخمینہ لاگت تفصیل بتائیں؟

(ہ) ان کچی سڑکوں کو پختہ یا ان پر سولنگ لگانے کے لئے صوبائی اور ضلعی حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 77نمبر سڑکات پی پی۔58میں پختہ ہیں اور88نمبر سڑکیں کچی ہیں تفصیل تتمہ (الف وب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

ٹوٹل پختہ سڑکات	چوڑائی	لمبائی
7	24ft	59.25KM
1	18ft	7.00KM
8	12ft	56.00KM
61	10ft	99.00KM

(ج) کچی سڑکوں کی لمبائی181کلو میٹر ہے اور چوڑائی20فٹ ہے۔

(د)

سولنگ کے لئے لاگت	پختہ کرنے کے لئے لاگت
16,50,000/-روپے فی کلو میٹر	40,000,00/-روپے فی کلو میٹر
29,86,50,000/-روپے	72,40,000,00/-روپے

(ہ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد ہر سال حکومت پنجاب کی طرف سے مہیا کردہ فنڈز کے مطابق سڑکات پختہ کر رہی ہے۔ گزشتہ تین سالوں میں پی پی۔58میں سات سڑکات پختہ کی گئیں جن کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ: سڑکوں کی تعمیر ومرمت کی تفصیلات

*1482: **ملک تیمور مسعود**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ بصیر پور تا دیپالپور، بصیر پور تا فیض آباد براستہ کوٹ شیر خان، بصیر پور تا منڈی احمد آباد و ہیڈ گل شیر تا راجو وال پل کینال روڈ یہ تمام سڑکات نہایت ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور پچھلے کئی سال سے ان کی مرمت نہ کی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تمام سڑکوں کی تعمیر ومرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہاں !یہ درست ہے کہ یہ تمام سڑکات ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں البتہ گزشتہ مالی سال 2012۔13 کے دوران سڑک از بصیر پور تا دیپالپور کے کچھ حصوں کی مرمت کر دی گئی ہے رواں مالی سال 2013۔14 میں فنڈز کی دستیابی پر بقیہ سڑک بھی مرمت کر دی جائے گی۔

(ب) حکومت مذکورہ تمام سڑکوں کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ان تمام سڑکات کی تعمیر و مرمت کے لئے تخمینہ مبلغ سات کروڑ روپے ہے جبکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی مالی حالت کمزور ہے پھر بھی پراونشل گورنمنٹ سے فنڈز کی دستیابی پر ان سڑکات کی تعمیر و مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ فنڈز کی فراہمی کے لئے محکمہ پی اینڈ ڈی کو مراسلہ ارسال کر دیا گیا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: حویلی لکھا شہر میں پانی کی فراہمی کے لئے لگائے گئے ٹیوب ویلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1545: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا شہر ضلع اوکاڑہ میں لوگوں کو سرکاری پانی کی فراہمی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں اور ان سے شہر کی کتنے فیصد آبادی کو پینے کا پانی فراہم کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ شہر کی 70 فیصد آبادی کو سرکاری پانی فراہم نہیں کیا جا رہا ہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ شہر کو پانی فراہم کرنے کے لئے کتنے ٹیوب ویل خریدے گئے۔ ان کو کن کن مقامات پر نصب کیا گیا اور ان ٹیوب ویلوں کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

(د) کیا موجودہ حکومت مذکورہ شہر کی آبادی کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، تاریخ سال سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پانچ عدد ٹیوب ویل میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا شہر میں نصب ہیں جو کہ شہری آبادی کی 60 فیصد ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے شہر کی تقریباً 60 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جارہا ہے۔

(ج) میونسپل کمیٹی حویلی لکھا میں ٹی ایم اے، دیپالپور نے کسی نئے ٹیوب ویل کی تنصیب نہ کی ہے۔

(د) موجودہ پالیسی کے مطابق پانی کی فراہمی کے لئے سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ بناتی ہے اور اس کی تکمیل کے بعد یہ دیہاتی علاقوں میں user committee اور شہری علاقوں میں متعلقہ ٹی ایم اے کو منتقل کر دی جاتی ہے مذکورہ علاقے میں پانی کی فراہمی کے لئے محکمہ لوکل گورنمنٹ نے PHED کو التجا کی ہے کہ وہ آئندہ مالی سال میں اس کی تعمیر پر غور کرے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان: عارف ٹاؤن میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی ابتر صورتحال

*1568: قاضی احمد سعید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عارف ٹاؤن تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی گلی نمبر 9 کا سیوریج عرصہ دراز سے خراب ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پوری کالونی میں واٹر سپلائی لائن کا نظام بہت بوسیدہ اور خراب ہو چکا ہے اور لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت پانی کے کنکشن لگائے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ٹاؤن کی گلی کو پختہ کرنے، سیوریج اور واٹر سپلائی کا سسٹم ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) عارف ٹاؤن تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی گلی نمبر 9 کی سیوریج لائن بوسیدہ یا خراب نہ ہے بلکہ موقع پر سیور لائن چل رہی ہے اور ڈھکنہ جات بھی مکمل ہیں۔

(ب) مذکورہ علاقہ کی واٹر سپلائی کا نظام درست ہے اور مکینوں کو صاف پانی کی فراہمی جاری ہے اور کنکشنز ٹی ایم اے کی طرف سے منظور شدہ ہیں تصدیق محلہ داران تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ٹاؤن کی واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام درست ہے جبکہ گلی مذکور کے نصف حصہ میں ٹف ٹائل لگی ہوئی ہے اور باقی حصہ میں پختہ روڈ بنی ہوئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ: میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا میں تجاوزات کے خلاف آپریشن کی تفصیلات

*1583: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کیمونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں گزشتہ دو سال کے دوران کن کن مقامات پر ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس ٹاؤن کے اہلکاران وافسران کی ملی بھگت سے ناجائز تجاوزات پھر انہی مقامات پر قائم کروادی گئی ہیں؟

(ج) یہ آپریشن کن افسران کی سربراہی میں کیا گیا اور کیا موجودہ ٹاؤن انتظامیہ جہاں جہاں ناجائز تجاوزات ہیں ان کے خلاف آپریشن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حویلی لکھا ٹاؤن میں منور شہید روڈ، سرکلر روڈ، پاکپتن روڈ، ہیڈ سلیمانکی روڈ اور حجرہ شاہ مقیم روڈ سے آپریشن کر کے عارضی ناجائز تجاوزات کا خاتمہ کروایا گیا ہے اور روزانہ کی پڑتال کے لئے ٹاؤن مذکورہ میں انٹی انکروچمنٹ سکواڈ و انفورسمنٹ انسپکٹر حسب ضابطہ تعینات ہیں۔

(ب) ناجائز تجاوزات عارضی کو بذریعہ انفورسمنٹ انسپکٹر ٹاؤن ہذا روزانہ کی بنیاد پر ختم کروایا جاتا ہے۔ کسی بھی انکروچر سے یا عوام الناس سے ملی بھگت کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے ٹاؤن ہذا کے اہلکاران وافسران کی عارضی ناجائز تجاوز کنندگان سے ساز باز ہے اور نہ ہی ملی بھگت ہے۔

(ج) متذکرہ بالا آپریشن عارضی ناجائز تجاوزات مندرجہ جواب نمبر 1 چیف آفیسر ٹاؤن ہذا کی سربراہی میں بذریعہ انفورسمنٹ انسپکٹر ودیگر عملہ انٹی انکروچمنٹ سکواڈ ٹاؤن ہذا کیا گیا۔ ٹاؤن انتظامیہ میں ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کے لئے انفورسمنٹ انسپکٹر تعینات کر رکھا ہے جو کہ

روزانہ کی بنیاد پر کارروائی کرتا ہے۔ علاوہ ازیں حسب نشاندہی / شکایت حکام بالا ٹاؤن انتظامیہ حویلی لکھا ہمہ وقت خاتمہ ناجائز تجاوزات کے لئے مستعد رہتی ہے۔

ضلع لیہ: ڈسٹرکٹ روڈ کی مرمت کروانے کی تفصیلات

*1640: سردار قیصر عباس خان مگسی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل چوبارہ ضلع لیہ میں کتنی ڈسٹرکٹ روڈز ہیں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان سڑکات کو مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل چوبارہ ضلع لیہ میں 20 سڑکات قابل مرمت ہیں۔ سڑکات کی تفصیل اور تخمینہ لاگت تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لیہ کی سڑکات کو اہمیت اور استعمال کے لحاظ سے دستیاب وسائل سے ایک پروگرام کے تحت مرمت کیا جاتا ہے۔ اگر کہیں آبادی کا رابطہ منقطع ہونے کا خدشہ ہو تو وہ سڑک فوری مرمت کر دی جاتی ہے تاہم ان سڑکات میں ایسی صورت نہ ہے۔

لاہور: ملیریا اور ڈینگی بخار سے بچاؤ کے لئے بنائے گئے سنٹرز و دیگر تفصیلات

*1654: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں ملیریا اور ڈینگی بخار سے بچاؤ کے لئے کتنے سپرے سنٹرز کام کر رہے ہیں اور کب سے؟

(ب) ان سنٹروں سے کون کون سے علاقوں میں اس سال سپرے کیا گیا اور اس پر کتنے اخراجات آئے، یو سی وار اخراجات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سنٹروں کی لاپرواہی اور بروقت سپرے نہ کرنے کی وجہ سے لاہور میں ڈینگی کی وباء پھیلی، اگر ہاں تو آئندہ کے لئے حکومت نے کیا لائحہ عمل تیار کیا ہے، اس سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں ملیریا اور ڈینگی بخار سے بچاؤ کے لئے 2010 سے 150 سنٹرز کام کر رہے ہیں۔

(ب) تمام سنٹرز سے متعلقہ یونین کونسل کی آبادیوں میں سپرے کیا گیا۔ ان یونین کونسلز کا علیحدہ بجٹ نہیں ہوتا بلکہ اکٹھا بجٹ متعلقہ ٹاؤن میں ہوتا ہے۔ ٹاؤن کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق ان پر تقریباً /1,72,21,050 روپے خرچ ہوئے اس طرح اوسطاً ہر یونین کونسل میں /1,14,807 روپے خرچہ ہوا۔

(ج) یہ درست نہیں ہے بلکہ مذکورہ سنٹرز پوری محنت اور ایمانداری کے ساتھ سپرے اور سروے کر رہے ہیں اور آئندہ کے لئے گھر گھر سرویلینس اور ڈینگی سے آگاہی مہم چلائی جا رہی ہے۔ مزید برآں حکومت کا WHO ہدایت کے مطابق اب Adult مچھر کی بجائے Larva ختم کرنے کی پالیسی ہے جو کہ انتہائی کامیابی سے جاری ہے۔

لاہور: دریائے راوی کے دونوں کناروں پر غیر قانونی کالونیاں بنانے کی تفصیلات

*1698: سردار محمد آصف نکئی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قبضہ مافیا نے لاہور میں دریائے راوی کے دونوں کناروں پر غیر قانونی کالونیاں بنا دی ہیں اور تعمیرات کا سلسلہ جاری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کالونیوں میں رہائش پذیر لوگوں کی زندگیوں کو داؤ پر لگایا گیا ہے اور کسی بھی وقت دریا کے بہاؤ میں اضافے سے ان کی جان و مال کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے؟

(ج) کیا حکومت کے متعلقہ ادارے مذکورہ بالا تعمیرات کو روکنے کے لئے ضروری اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ وہاں کے رہائشیوں کو تحفظ فراہم کیا جا سکے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہیں کہ قبضہ مافیا نے لاہور میں دریائے راوی کے دونوں کناروں پر غیر قانونی کالونیاں بنادی ہیں بلکہ یہ تعمیرات انفرادی ہیں کالونی کی شکل میں نہیں ہیں یہ تعمیرات عرصہ دراز سے تعمیر شدہ ہیں اور فی الحال کوئی تعمیر نہ ہورہی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ دریا کے کنارے کوئی منظور شدہ سکیم نہ ہے لوگوں نے رہنے کے طور پر کچھ مکانات تعمیر کر لئے ہیں جن کو نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی جاری ہے۔

(ج) راوی ٹاؤن انتظامیہ نے غیر قانونی تعمیرات کا سروے کر کے متعلقہ افراد کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

سیالکوٹ: گلوٹیاں گاؤں سے گھوکل گاؤں جانے والی سڑک کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*1710: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) موڑ گلوٹیاں سے گلوٹیاں گاؤں (ڈسکہ سیالکوٹ) اور گھوکل گاؤں جانے والی سڑک پر پیدل، سائیکل، موٹر سائیکل، ویگن، کار اور بس پر جانا ناممکن ہے بلکہ پیدل سفر کرنا بھی انتہائی مشکل ہے کیونکہ سڑک پر 3/3 فٹ کے گہرے گڑھے پڑ چکے ہیں؟

(ب) اس سڑک کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین مامور ہیں۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) سال 2010-11 تا 2012-13 تک اس سڑک کی سالانہ مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی تھی؟

(د) اس سڑک کی از سر نو تعمیر کے لئے کس کس آفیسر یا ملازم نے اپنے اعلیٰ افسران کو کب تحریری طور پر مطلع کیا تھا؟

(ہ) اس سڑک کی تعمیر کب تک حکومت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس میں کوئی شک نہ ہے کہ حالیہ سیلاب کی وجہ سے سڑک کی حالت ابتر ہے۔فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے اس کی اب تک مرمت نہ کی جا سکی ہے۔

(ب) سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے پورے ضلع میں سٹاف بہت ہی کم ہے لہذا جہاں ضرورت ہو سٹاف تعینات کر دیا جاتا ہے۔

(ج) سال 11۔2010 تا 13۔2012 تک اس سڑک کی سالانہ مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(د) ڈی سی او، سیالکوٹ نے فنڈز کے لئے چیف منسٹر سیکرٹیریٹ کو درخواست کی ہے،مراسلہ کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت اس سڑک کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے فنڈز کی فراہمی کے لئے ڈیمانڈ کی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

چنیوٹ: سینٹری ورکروں سے متعلقہ تفصیلات

34: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ کی آبادی کے لحاظ سے 520 سینٹری ورکرز کی ضرورت ہے مگر موقع پر 272 کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 176 سینٹری ورکرز کی اسامیوں کی منظوری کے لئے حکومت کو درخواست کی گئی ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چنیوٹ شہر کے رہائشیوں کو صفائی کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے مزید عملہ بھرتی کرنے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایم اے چنیوٹ کے پاس موجود سینٹری ورکروں کی تعداد272ہے۔

(ب وج) محکمہ بلدیات کو ٹی ایم اے چنیوٹ کا لیٹر مورخہ 2014۔06۔02تتمہ(الف)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ڈی سی او چنیوٹ کے توسط سے لیٹر مورخہ 2014۔06۔04کو موصول ہوا ہے تتمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جس میں التجا کی گئی ہے کہ ٹی ایم اے چنیوٹ میں سینٹری ورکروں کی موجودہ تعداد جو کہ 272ہے اس کو بڑھا کر498کر دیا جائے۔ محکمہ بلدیات نے مورخہ 2014۔06۔10تتمہ(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کو ٹی ایم اے چنیوٹ سے کاغذات کے لئے لکھا ہے۔ جونہی کاغذات موصول ہوں گے نئی اسامیوں کی درخواست پر قانون کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

فیصل آباد: جیل روڈ کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

72:میاں طاہر:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیل روڈ فیصل آباد کی تعمیر ومرمت کا کام 14کروڑ روپے سے کروایا گیا ہے؟

(ب) اس رقم سے اس روڈ کا جو حصہ تعمیر کیا گیا اس ایریا کی نشاندھی فرمائیں؟

(ج) اگر اس کی تعمیر سے قبل اس کا اسٹیمیٹ تیار کروایا گیا تھا تو وہ کتنی مالیت کا تھا؟

(د) کن کن افسران نے اس کام کا معائنہ کیا اور انہوں نے اس کی تعمیر ومرمت میں کن نقائص کی نشاندہی کی؟

(ہ) کیا اس روڈ کا جو کام ہوا ہے اس کام سے ایف ڈی اے کے افسران مطمئن ہیں،اگر نہیں تو پھر اس سلسلہ میں حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے سڑک مذکورہ پر2014۔06۔30تک مبلغ 95.00ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) مذکورہ سڑک کے درج ذیل حصے اس رقم سے تعمیر کئے گئے۔

(I) پولیس لائن چوک تا اکبر آباد قبرستان / واسا چینل (پارٹI)

(II) اکبر آباد قبرستان تا الائیڈ موڑ(پارٹII)

(ج) مذکورہ سڑک کے تخمینہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(I) مبلغ 83.87 ملین روپے (پارٹ I)

(II) مبلغ 46.60 ملین روپے (پارٹ II)

(د) کمشنر فیصل آباد ڈویژن، ڈی سی او فیصل آباد، ای ڈی او (ورکس اینڈ سروسز) فیصل آباد، ڈی او (روڈز) فیصل آباد اور ریزیڈنٹ انجینئر، نیسپاک نے مذکورہ سڑک کا معائنہ کیا اور کام کو معیار کے مطابق قرار دیا۔

(ہ) یہ سڑک ایف ڈی اے کے زیر نگرانی نہ ہے۔

وال چاکنگ ایکٹ کے متعلقہ تفصیلات

79: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب اسمبلی سے ایک ایکٹ پاس ہوا تھا جس کے تحت وال چاکنگ منع کی گئی تھی اور خلاف ورزی پر باقاعدہ سزا مقرر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ ذمہ داران کی طرف سے اس ایکٹ پر عملدرآمد نہ کروانے کی وجہ سے وال چاکنگ بدستور جاری ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بابت اسمبلی سے پاس کئے ہوئے ایکٹ پر عملدرآمد کروانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے البتہ کچھ لوگ، تنظیمیں غیر قانونی وال چاکنگ کرتے ہیں جس کو ختم کرنے کے لئے حکومت کی وقتاً فوقتاً جاری کردہ ہدایات کے مطابق تمام کمشنرز وال چاکنگ ختم کرنے کی ماہانہ رپورٹ حکومت کو ارسال کر رہے ہیں۔

(ج) جیسا کہ اوپر جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے۔

خطرناک کیمیکلز کی غیر قانونی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

122:**جناب احمد خان بھچر**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خطرناک کیمیکلز تیزاب گندھک اور پوٹاش کی فروخت پر پابندی عائد ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پابندی کے باوجود سرگودھا کے اکثر علاقوں میں ان کیمیکلز کی غیر قانونی فروخت جاری ہے؟

(ج) حکومت نے ان کیمیکلز کی غیر قانونی فروخت پر اب تک کیا کارروائی کی ہے، تفصیل بتائی جائے۔

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں ہر قسم کے خطرناک کیمیکلز کی غیر قانونی فروخت کے بارے میں کوئی شکایت موجود نہ ہوئی ہے مزید برآں ڈی پی او سرگودھا نے تمام ایس ایچ اوز کو ہدایت کی ہے کہ وہ صورتحال پر کڑی نظر رکھیں اور خطرناک کیمیکلز کی غیر قانونی فروخت کرنے والوں کے خلاف بمطابق قانونی کارروائی عمل میں لائیں۔

(ج) خطرناک کیمیکلز کے کاروبار کو regulate کرنے کے لئے محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے ریگولیشنز آف دی ٹریڈ آف کیمیکلز ماڈل بائی لاز تیار کر کے تمام ضلعی حکومتوں کو ارسال کئے ہیں۔ تمام ضلعی حکومتیں درج بالا بائی لاز کے تحت ہر قسم کے غیر قانونی کیمیکلز کے کاروبار کو روکنے کے لئے اقدامات کر رہی ہیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! ہمارے سوالات ابھی رہتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 611 میاں محمود الرشید کی طرف سے ہے۔ ان کا معاملہ بھی suspension

والا ہے اور وہ قائد حزب اختلاف بھی ہیں اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 603 میاں طارق محمود صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، میاں طارق محمود صاحب بیان فرمائیں۔

گجرات: اشتہاری ملزم کی فائرنگ سے شہریوں کے شدید زخمی ہونے اور ملزم کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

603: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ یکم جولائی 2014 کو مسمی محمد یوسف ولد غلام قوم گجر سکنہ سیکریالی تھانہ ڈنگہ ضلع گجرات اور اس کے دیگر ساتھیوں کو اشتہاری ملزم محمد اکرم ولد محمد حسین نے کلاشنکوف سے فائرنگ کرکے شدید زخمی کر دیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ملزم کے خلاف مختلف ایف آئی آرز کے تحت مقدمات درج ہیں مگر پولیس اس کو گرفتار نہیں کر رہی؟

(ج) کیا حکومت اس ملزم اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کرنے اور ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر!

(الف) درست ہے کہ مورخہ یکم جولائی 2014 کو مسمی محمد یوسف ولد غلام قوم گجر سکنہ سیکریالی تھانہ ڈنگہ میں مقدمہ نمبر 259 بجرم 324/34/109 (ت پ) درج رجسٹرڈ ہوا۔ مورخہ 14-07-08 کو مدعی کا بھانجا تصور حسین جو مضروب ہوا تھا وہ انہی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گیا جس پر جرم 302 (ت پ) ایزاد ہوا۔ تفتیش مقدمہ زیر نگرانی DSP/SDPO کھاریاں سرکل تفتیشی آفیسر ایس آئی محمد ریاض تھانہ ڈنگہ کے سپرد ہوئی ہے۔

(ب) درست ہے کہ مجرم اشتہاری کے خلاف مختلف تھانہ جات میں مقدمات درج رجسٹرڈ ہیں۔ ہر دو فریقین کی آپس میں سابقہ دشمنی قتل ہے۔ مجرم اشتہاری محمد اکرم کی گرفتاری کے لئے سپیشل ٹیمیں زیر نگرانی DSP/SDPO کھاریاں سرکل تشکیل دی گئی۔

(ج) ضلع گجرات پولیس نے مجرم اشتہاری محمد اکرم اور اس کے ساتھیوں کی گرفتاری کے لئے سپیشل ٹیمیں زیر نگرانی DSP/SDPO کھاریاں سرکل تشکیل دی ہیں۔

مجرم اشتہاری محمد اکرم کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرتے ہوئے زیر دفعہ 88ض ف اس کی غیر منقولہ جائیداد 4کنال 3مرلہ کی قرقی عمل میں لائی جاچکی ہے اور مجرم کی گرفتاری کے لئے مورخہ 12-04-12 کو ہیڈ منی 2لاکھ روپے مقرر کروائی جاچکی ہے۔ مجرم اشتہاری کو پناہ دینے والوں کے خلاف 216ت پ کی کارروائی کی گئی ہے علاوہ ازیں مجرم اشتہاری کو بیرون ملک فرار سے روکنے کے لئے اس کا نام ای سی ایل میں شامل کروایا گیا ہے۔

جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے CDR حاصل کیا گیا ہے اور لوکیٹر سے مجرم اشتہاری کی لوکیشن چیک کروائی گئی ہے جو لاہور، گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے گردونواح میں آتی رہی ہے۔ جہاں پر مجرم اشتہاری کی گرفتاری کے لئے متعدد ریڈ کئے گئے۔ تمام وسائل وجدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے مجرم اشتہاری کے گرد گھیرا تنگ کیا جارہا ہے۔ انشاءاللہ جلد از جلد مجرم اشتہاری محمد اکرم اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ بڑی دردناک story ہے۔ اس نے پہلا قتل 07-07-13 کو کیا تھا اور ایف آئی آر نمبر 343 ہے، دوسرا قتل 07-07-30 کو کیا تھا، تیسرا قتل 07-09-21 کو کیا، اس طرح اور واقعہ اس نے 07-12-17 کو کیا، پھر اس نے 08-02-21 کو کیا، پھر 08-10-13 کو کیا، پھر 09-07-16 کو کیا اور پھر 2010-08-04 کو کیا۔

جناب سپیکر گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب SDPO کی بات کرتے ہیں۔ میرے پاس گاؤں کے لوگ آتے ہیں، وہ ایک ٹیلیفون کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہاں آدمی کو جاکر بیان دو اور یہ پراپرٹی اس کے نام کردو۔ ورنہ میں آپ کو ماردوں گا مجھے اتنے پیسے چاہئیں۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ میرے پاس لوگ آئے اور میں نے ابھی ایک fresh application چیف منسٹر پنجاب کو چیف منسٹر سیکرٹریٹ میں دی اور یہ درخواست 2014-08-19 کو دی ہے۔ اس کی ایک کاپی بھی مجھے چیف منسٹر سیکرٹریٹ نے ارسال کی ہے۔ منسٹر صاحب نے یہاں پر جس SDPO کی بات کی ہے، ایک SDPO اس سے پہلے کھاریاں سے گیا ہے۔ کھاریاں SDPO صاحبان کے لئے پنجاب کی سب سے اچھی تحصیل ہے چونکہ وہ وہاں پر مال و دولت اکٹھا کرنے جاتے ہیں۔ یہ SDPO اپنے دفتر میں بیٹھا رہتا ہے اور ایک دن بھی کسی

اشتہاری کے پیچھے نہیں گیا۔ یہ ظلم کی داستان بہت بڑی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کرنل صاحب ان معاملات کو deal بھی کر رہے۔ یہ آئی جی صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ کریں اور ہماری حکومت کا تو vision ہے کہ ایسے لوگوں کو اگلے 24 گھنٹے میں گرفتار کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر داخلہ!

وزیر داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ کیس میرے پاس آج آیا تھا اور میں نے آج ہی پڑھا ہے۔ میری DPO concerned سے بات already ہو گئی ہے، انہوں نے جس طرح اس کی تاریخی تفصیل کرائم دکھائی ہے وہ میں نے DPO سے exchange کر کے رکھ دی ہے۔ میں DPO کو خود ملوں گا اور وہ میرے پاس آئے گا۔ میں انشاءاللہ ان کو ٹائم لائن دوں گا کہ کس ٹائم لائن میں اس اشتہاری اکرم کو پکڑنا ہے۔ معزز ایوان یقین کرلے کہ جو بات میں یہاں کہتا ہوں اس کو پورا کرتا ہوں۔ میں اس پر serious ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ اس کو پکڑنے اور قانون کے کٹہرے میں کھڑا کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔

جناب سپیکر: آج آپ کو پتا تھا کہ اسمبلی میں جواب دینا ہے تو آپ کو ڈی پی او صاحب کو یہاں پر بلا کر بٹھانا چاہئے تھا اور صحیح طرح سے جواب بھی دینا چاہئے تھا۔

وزیر داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ کیس میں نے آج دیکھا ہے بلکہ آج یہاں آتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے دیکھا ہے۔ جس طرح سے میں نے آج اس کا جواب دینا تھا، میں نے یہی سوچا ہوا تھا کہ پہلے میں اس کے متعلق آپ سے بات کروں گا۔

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ آپ ڈی پی او کو بلائیں اور اس سے مفصل رپورٹ لیں، اس کے بعد اس کی تفصیل ایوان کو بتائیں۔

وزیر داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں اس پر پوری طرح سے action لے کر اس معزز ایوان کو inform کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ نے جمعرات تک اس کی تفصیل بتانی ہے۔

وزیر داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ جمعرات تک اس کو pending کرنے کی بجائے اگلے سوموار تک کر دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی کیونکہ جمعرات کو میں یہاں پر نہیں ہوں گا۔

جناب سپیکر:اس توجہ دلاؤ نوٹس کو اگلے سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

وزیر داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):جناب سپیکر!شکریہ

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر:جناب محمد افضل گل صاحب مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون گوداموں کی رجسٹریشن پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد افضل گل: شکریہ۔جناب سپیکر!میں

The Punjab Registration of Godowns Bill 2014 (Bill No. 21 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر:رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔اب باؤ اختر صاحب مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون اوورسیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ایس اینڈ جی اے ڈی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

باؤ اختر علی: شکریہ۔جناب سپیکر!میں

The Punjab Overseas Pakistani Commission Bill 2014 (Bill No. 23 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔اب اگلی رپورٹ انجینئر قمرالاسلام راجا صاحب مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون مفت اور لازمی تعلیم 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

انجینئر قمرالاسلام راجا: شکریہ۔جناب سپیکر! میں

The Punjab Free and Compulsory Education Bill 2014 (Bill No.16 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔اب اگلی رپورٹ مخدوم سید محمد مسعود عالم صاحب مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون پنجاب سٹریٹیجک کوآرڈینیشن 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

مخدوم سید محمد مسعود عالم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔جناب سپیکر! میں

The Punjab Strategic Coordination Bill 2014 (Bill No. 22 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اگلی رپورٹ جناب حماد نواز خان ٹیپو صاحب مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودات قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب نمبر19 اور20 بابت 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب حماد نواز خان ٹیپو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں

The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014 (Bill No. 19 of 2014 and the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014 (Bill No. 20 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: رپورٹیں پیش کر دی گئیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کی بھی کوئی تحریک التوائے کار ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر ہو گی تو آپ کو مشکل پیش آئے گی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ کی ایک تحریک التوائے کار نمبر 531/14 جو کہ پہلے سے pending شدہ تھی اس کو take up کرتے ہیں۔ اس کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھ دیں۔

لاہور میں لگائے گئے اتوار بازار ضلعی انتظامیہ کی عدم توجہ کے باعث غیر فعال صورتحال کا شکار

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تحریک التوائے کار نمبر 531/14 کا جواب آیا ہے کہ لاہور کے تمام ٹاؤنز اپنے ایریاز میں بہترین اتوار بازار لگا رہے ہیں، اتوار بازار کے ساتھ ساتھ ٹی ایم اے بدھ بازار، جمعہ بازار، سہولت بازار اور سہولت مرکز بھی قائم کئے ہوئے ہیں۔یہاں سے عوام سبزی، فروٹ اور پرچون کی اشیاء سستے داموں خرید سکتے ہیں۔ اندرون شہر ایک کمرشل اور تجارتی منڈی کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ وہاں کے رہائشی اپنی پراپرٹی بیچ کر بیرون شہر جا چکے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق اندرون شہر اب صرف پچاس ہزار افراد رہائش پذیر ہیں۔اندرون شہر میں اتوار بازار قائم کرنے کے لئے کوئی مناسب جگہ میسر نہ ہے، ویسے بھی اکبری منڈی اجناس اور پرچون اشیاء کی تھوک مارکیٹ ہے اور اس کے ساتھ ہی دہلی گیٹ کے درمیان فروٹ اور سبزی منڈی کے لئے سہولت بازار قائم کیا گیا ہے۔ سبزی منڈی اور میوہ منڈی بھی پرانے شہر سے دور نہ ہیں۔ اس کے علاوہ اندرون شہر میں اعظم کلاتھ مارکیٹ، پاکستان کلاتھ مارکیٹ، شاہ عالمی میں کاسمیٹکس، الیکٹرانکس اور کراکری کی ہول سیل مارکیٹیں موجود ہیں اس لئے عوام کی عدم دلچسپی کی وجہ سے پرانے شہر میں اتوار بازار قائم نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ دیگر جو ٹاؤنز ہیں، گلبرگ ٹاؤن، سمن آباد ٹاؤن، شالامار ٹاؤن، اقبال ٹاؤن، نشتر ٹاؤن، واہگہ ٹاؤن، داتا گنج بخش ٹاؤن اور عزیز بھٹی ٹاؤن یعنی ان تمام میں جتنے بھی متعلقہ بازار ہیں جیسے اتوار بازار، جمعہ بازار اور سہولت بازار قائم کئے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

ہنگامی قوانین

(جو پیش ہوئے)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

ہنگامی قانون NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2014

MR SPEAKER: The NUR International University Lahore Ordinance 2014. Minister for Law may lay the NUR International University Lahore Ordinance 2014.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehmen): Mr Speaker I lay the NUR International University Lahore Ordinance 2014.

MR SPEAKER: The NUR International University Lahore Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

ہنگامی قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Explosives (Amendment) Ordinance 2014.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehmen): Mr Speaker I lay the Punjab Explosives (Amendment) Ordinance 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Explosives (Amendment) Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home with the direction to submit its report within two months.

ہنگامی قانون نصاب تعلیم و ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Curriculum and Text Book Board Ordinance 2014.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehmen): Mr Speaker! I lay The Punjab Curriculum and Text Book Board Ordinance 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Curriculum and Text Book Board Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

ہنگامی قانون ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehmen): Mr Speaker! I lay the Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

ہنگامی قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Local Government (2nd Amendment) Ordinance 2014.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehmen): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (2nd Amendment) Ordinance 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (2nd Amendment) Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development with the direction to submit its report within seven days.

اب وزیر قانون میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، ملک کی حالیہ سیاسی صورتحال کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک کی حالیہ سیاسی صورتحال کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک کی حالیہ سیاسی صورتحال کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک کی حالیہ سیاسی صورتحال کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

ملک میں احتجاج کی آڑ میں جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازش کی پُرزور مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ملک میں کچھ عرصے سے جاری احتجاج کی آڑ میں جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازش کی نہ صرف پُرزور مذمت کرتا ہے بلکہ اس عزم کا بھی اظہار کرتا ہے کہ ان سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا جائے گا اور انہیں ناکام بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے گی۔ یہ ایوان جمہوریت دشمن عناصر کی جانب سے ملکی مفاد کے منافی سرگرمیوں کو ملکی سلامتی اور بقا کے منافی تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ متفقہ رائے ہے کہ جمہوریت کا تسلسل ہی ملک کی ترقی اور سلامتی کا ضامن ہے۔ یہ ایوان منتخب وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور منتخب وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے جن کی ولولہ انگیز قیادت میں ملک ترقی کی جانب گامزن ہو چکا ہے۔ یہ ایوان ان دونوں قائدین کو اپنی مکمل حمایت اور تائید کا یقین دلاتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ملک میں کچھ عرصے سے جاری احتجاج کی آڑ میں جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازش کی نہ صرف پُرزور مذمت کرتا ہے بلکہ اس عزم کا بھی اظہار کرتا ہے کہ ان سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا جائے گا اور انہیں ناکام بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے گی۔ یہ ایوان جمہوریت دشمن عناصر کی جانب سے ملکی مفاد کے منافی سرگرمیوں کو ملکی سلامتی اور بقا کے منافی تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ متفقہ رائے ہے کہ جمہوریت کا تسلسل ہی ملک کی ترقی اور سلامتی کا ضامن ہے۔ یہ ایوان منتخب وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور منتخب وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے

جن کی ولولہ انگیز قیادت میں ملک ترقی کی جانب گامزن ہو چکا ہے۔ یہ ایوان ان دونوں قائدین کو اپنی مکمل حمایت اور تائید کا یقین دلاتا ہے۔"

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس طرح کی ایک قرارداد پارلیمنٹ میں بھی پاس ہوئی لیکن پارلیمنٹ میں اس قرارداد پر ایک لمبی بلکہ کئی روز پر محیط discussion ہوئی اور موجودہ صورتحال کے ہر پہلو پر ہر معزز ممبر پارلیمنٹ نے اپنا اظہار خیال کیا اور اس کے بعد وہ قرارداد پاس ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ قرارداد ایوان میں put ہو گئی ہے یا جب put ہو جائے تو اس کے بعد اس ایوان کے ہر معزز ممبر کا جو بھی نقطہ نظر ہے اسے پیش کرنے کا موقع دیا جائے کیونکہ موجودہ صورتحال نے پورے ملک کو متاثر کیا ہے، ہر فرد کو متاثر کیا ہے اور یہ ایک ایسی سازش ہے جس کے تانے بانے اس ملک کے اندر اور باہر جا کر ملتے ہیں اور یہ پاکستان کے خلاف بہت بڑی سازش ہے جو پاکستان کی ترقی کے پہیے اور economic revival کو روکنے کے لئے کچھ ملک دشمن طاقتوں نے کی ہے۔ اس پر ہر معزز ممبر اپنا اظہار خیال کرے اور اس کے بعد اسے ایوان سے پاس کرنے کے لئے put کیا جائے۔ ہمارا ایک طریق کار بنا ہوا ہے کہ جب تک کوئی اسے oppose نہ کرے تو اس وقت تک وہ اس پر بات نہیں کر سکتا، میں سمجھتا ہوں کہ چیمہ صاحب نے جو بات کی ہے یقیناً اُن کا بھی یہی مقصد ہے اور چیمہ صاحب کا اس پر جس طرح کا بھی مؤقف ہو وہ اپنا مؤقف بیان کریں پورا ایوان اسے سنے۔ میری گزارش ہے کہ آج اس قرارداد پر جتنے دوست اظہار خیال کر سکیں، کریں اور آنے والے دنوں میں بھی اس پر جتنے بھی دوست اظہار خیال کرنا چاہیں آپ انہیں موقع دیں اور اس کے بعد اسے ایوان میں put کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جو صاحبان اس پر بات کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے اپنے نام لکھوا دیں۔ چیمہ صاحب، قاضی صاحب اور محترمہ فائزہ احمد صاحبہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، چیمہ صاحب!

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ سلسلہ جو پچھلے کچھ ماہ سے چل رہا ہے حکومت نے قومی اسمبلی میں ہر ایک کو سنا اور جمہوریت کے حوالے سے بات کی۔ ہم تمام جمہوریت کے پیروکار ہیں، جمہوریت میں ہی اس ملک کی بقا اور ضمانت ہے، چونکہ ہم عوام سے ووٹ لے کر آتے ہیں اور عوام ہی کی بات کرتے ہیں اور یہ جمہوریت کا حسن ہے کہ اس میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار اپنی اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ضرور۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جمہوریت کے تو کوئی بھی خلاف نہیں ہے لیکن اس چیز کو مدنظر رکھنا ہوگا کہ قومی اسمبلی میں قرارداد پیش ہوئی تو اس پر ہر ممبر نے بات کی لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عوامی ردعمل حکومت کے حق میں نہیں بلکہ against گیا ہے۔ وہاں پر تاثر یہ ہے کہ حکومتی لوگ اور ایوان میں بیٹھے ہوئے نمائندگان عوام کے حقوق کی بات نہیں کرتے بلکہ صرف اپنی بات کرتے ہیں۔ وہاں پر کسی نے ایسی بات نہیں کی کہ جس سے یہ پتا چلے کہ کیا آج جمہوریت کے ثمرات عوام تک جا رہے ہیں؟ کیا بجلی مہنگی کر کے عوام سے اربوں روپے کے زائد بل وصول نہیں کئے جا رہے، کیا آج غریب کو روٹی کا نوالہ مل رہا ہے اور یہ وہ چیزیں ہیں، یہ وہ معاملات ہیں جن پر ہمیں اپنا نقطہ نظر دیکھنا ہوگا کہ کیا ہم جمہوریت کو مضبوط کر رہے ہیں یا خود جمہوریت کو پٹڑی سے اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ حکومت نے سال سوا سال میں وہ کون سی good governance دکھائی ہے کہ جس سے حکومت کی کارکردگی پر آج عوام داد دیتے یا ان کا ساتھ دیتے؟ آج اگر دیکھا جائے کہ پی ٹی آئی کے جلسوں میں عوام کیوں اکٹھی ہو رہی ہے اور کیوں جا رہی ہے؟ آج حکومت کی ناکام پالیسیوں کی وجہ سے یہ سارا سلسلہ ہو رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ قومی اسمبلی کی قرارداد کے بعد بھی حکومت نے ابھی تک کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ کاش! ان دھرنوں سے حکومت کوئی سبق لیتی اور یہ دھرنے حکومت کی مضبوطی کا باعث بنتے۔ یہ دھرنے کیوں دیئے گئے؟ اس لئے کہ عام آدمی کی آواز کو ان ایوانوں میں بھی دبایا جاتا رہا۔ ظاہر ہے کہ جب ایک شخص کہتا ہے کہ الیکشن میں دھاندلی ہوئی ہے اور وہ مطالبہ کرتا ہے کہ چار حلقے کھول دیئے جائیں تو ان حلقوں کو کھولنے کی بجائے ایک طویل عرصے تک اس معاملے کو گھسیٹا گیا، نوبت یہاں تک پہنچی کہ مجبوراً انہیں دھرنے دینے پڑے اور تمام حزب اختلاف کی پارٹیوں کو اس سلسلے میں انہیں support کرنا پڑا۔ حکومت کو ایسے روّیے اختیار کرنے چاہئیں کہ جس سے عوام کے مسائل حل ہو سکیں۔ میں کہتا ہوں کہ حکومت ہمیشہ شیشے کے گھر میں رہتی ہے اور شیشے کے گھر کو اگر ایک کنکر بھی لگ جائے تو وہ پاش پاش ہو جاتا ہے۔ حکومت کو ایسے اقدامات اُٹھانے چاہئے تھے کہ جس سے اس جمہوری نظام کو مضبوطی ملتی، حکومت عوام کو بھی deliver کرتی اور حزب اختلاف کی بات بھی سُنتی۔ اگر بندوق کی نوک پر معاملات کو حل کرنے کی کوشش کی جائے تو پھر ایسے ہی حالات پیدا ہوتے ہیں جو کہ آج کل حکومت کو درپیش ہیں۔ ابھی تک حکومت مذاکرات کرنے میں سنجیدہ ہے اور نہ ہی

مذاکرات کرنا چاہتی ہے۔اسی طرح پی ٹی آئی ممبران کے استعفوں کے حوالے سے بھی حکومت کوئی فیصلہ نہیں کر سکی تو یہ حکومت کی ناکامی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ کرنی پڑ رہی ہے کہ وہ ٹیلیویژن چینلز جو کہ حکومت کو آئینہ دکھا رہے ہیں ان کی آواز کو دبانے کی کوشش کی گئی ہے اور اے آر وائی ٹیلیویژن چینل کا لائسنس معطل کر دینا اس روّیے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔حکومت آج بھی وہی روش اختیار کئے ہوئے ہے جس کی وجہ سے دھرنوں کی نوبت آئی۔حکومت نے اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا اور حکومت کی کارکردگی بڑھنے کی بجائے کم ہوئی ہے۔حکومت کی good governance نظر آتی ہے اور نہ ہی عوامی مسائل کو حل کیا جا رہا ہے۔حکومت کی دیواروں میں جو دراڑیں پڑ چکی ہیں ان کی وجہ سے اب حکومت مضبوط ہوتی نظر نہیں آتی۔اب حکومت کو fresh election کی طرف جانا پڑے گا یا پھر محنت کر کے ایسی پالیسیاں اختیار کرنی پڑیں گی کہ جس سے عام آدمی کو relief مل سکے۔

جناب سپیکر: چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب! آپ تجاویز دیں کہ حکومت کو بہتری کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے تجاویز دی ہیں اور میں نے کہا ہے کہ ان حالات میں حکومت کو خود fresh election کی طرف جانا چاہئے کیونکہ دھاندلی ثابت ہو چکی ہے اور حکومت کی پالیسیاں عوام کو relief دینے میں ناکام ہو چکی ہیں۔یہ جمہوریت عوام کی وجہ سے ہے۔ہم عوام کو ان کے حقوق دلوانے کے لئے الیکشن لڑ کر ان اسمبلیوں میں آئے ہیں۔جب ہم عوام کو grass roots level پر کوئی relief اور حقوق نہیں دے سکے تو پھر ایسی ناکام حکومت کو رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: حزب اقتدار کی طرف سے اس وقت تک اکیس معزز ممبران کے نام کی چٹیں آ چکی ہیں کہ وہ اس قرارداد پر بات کرنا چاہتے ہیں۔حزب اختلاف کے معزز ممبران کی تعداد کم ہے۔بہر حال پہلے قاضی احمد سعید صاحب بات کر لیں اس کے بعد دوسرے معزز ممبران کو موقع دیا جائے گا۔میں امید کرتا ہوں کہ حزب اختلاف کے معزز ممبران اپنی بات کرنے کے بعد حزب اقتدار کے لوگوں کی بات بھی سُنیں گے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ جمہوریت اور جمہوری اداروں کے تقدس کی بات کی ہے۔پاکستان پیپلز پارٹی نے جمہوریت کے لئے بہت سی مصیبتیں جھیلیں ہیں۔پاکستان پیپلز پارٹی کے ورکرز اور قائدین نے جمہوریت کے لئے قربانیاں دی ہیں۔میں سابق صدر پاکستان

جناب آصف علی زرداری کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جمہوری انداز اپناتے ہوئے الیکشن کے بعد حکومت مسلم لیگ (ن) کے حوالے کی تھی۔ آج دھرنوں، احتجاج اور کنٹینر کی سیاست کی بات ہو رہی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کا یہ مؤقف ہے کہ ہم جمہوریت کو derail نہیں ہونے دیں گے۔ میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جمہوریت کے ساتھ ہیں اور حکومت کے ساتھ بالکل نہیں ہیں۔ میں آپ کو صحابہ کرامؓ کے دور کی ایک مثال دیتا ہوں۔ حضرت عمر فاروقؓ کا زمانہ تھا۔ آپؓ منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک صحابی نے پوچھا اے عمر! ہمیں ایک چادر ملی ہے آپ کو دو چادریں کیسے ملیں؟ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرا بیٹا عبداللہ اس کا جواب دے گا۔ حضرت عبداللہؓ نے بتایا کہ میں نے اپنی چادر اپنے والد کو دے دی ہے۔ تو ایسی جمہوری روایات قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ حکمرانوں میں بات سُننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ اگر وزیر اعلیٰ پنجاب پر کوئی الزام ہے تو انہیں بڑے پیار اور خندہ پیشانی سے ان کی بات سُن کر جواب دینا چاہئے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ آپ ماریں اور رونے بھی نہ دیں۔ یہ جمہوریت نہیں ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے عدلیہ اور میڈیا کی آزادی کے لئے جنگ لڑی ہے۔ میں نے ٹیلیویژن پر سُنا ہے کہ اے آر وائی چینل پر پابندی لگائی جارہی ہے اور اس کا لائسنس منسوخ کیا جارہا ہے۔ یہ جمہوریت نہیں ہے۔ اگر جمہوریت سیکھنی ہے تو محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی پالیسیوں سے سیکھیں۔ انہوں نے چارٹر آف ڈیموکریسی پر دستخط کر کے مسلم لیگ (ن) کی حکومت پر احسان کیا تھا۔ آپ اس سے حکومت کے روّیے اور سنجیدگی کا اندازہ لگالیں کہ آج پورے چار مہینے کے بعد پنجاب اسمبلی کا اجلاس بُلایا گیا ہے۔ ٹھیک ہے کہ آئین میں اس کی provision ہے لیکن ملکی حالات کو بھی تو مدنظر رکھنا چاہئے۔ ملک اور صوبہ پنجاب میں ایسے حالات، تغیرات، احتجاج، ہنگامے اور دھرنے آئے تو کیا اس ایوان کے معزز ممبران کی اتنی اہمیت نہیں تھی کہ اجلاس بُلا کر ان کی رائے حاصل کی جاتی؟

(اذان عشاء)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کنٹینرز اور دھرنوں کی سیاست سے اتنی خوفزدہ ہو گئی کہ حکومت کے ارباب اختیار لوگوں نے ثالث پیدا کئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دھرنوں کی سیاست کو سب سے پہلے پاکستان پیپلز پارٹی نے condemn کیا۔ حکومت ان دھرنوں سے اتنی خوفزدہ ہوئی کہ اُس نے اپنے تمام وسائل ان دھرنوں کو روکنے اور ہٹانے کے لئے صرف کئے جس کی وجہ سے ملک میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔ آپ نے دیکھا کہ "حب" میں سات آٹھ مزدوروں کو سرِعام قتل کیا گیا ہے۔ ابھی ایک محترم ممبر نے بتایا کہ ایک قاتل چھ سات قتل کر کے دندناتا پھر رہا ہے تو

یہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہے۔ جب چار چار مہینے اس ایوان کا اجلاس نہیں ہوگا تو کیسے پتا چلے گا کہ پنجاب میں کیا حالات ہیں؟ پنجاب میں کتنی کرپشن ہے، پنجاب میں کیا لاء اینڈ آرڈر ہے اور پنجاب میں سیلاب کی کیا صورتحال ہے؟ 10۔اکتوبر کو اجلاس ہونا تھا تو یہ کہہ کر اجلاس cancel کیا گیا کہ سیلاب کی وجہ سے ممبران مصروف ہیں۔اس صورتحال میں ممبران کی بڑی اہمیت ہونی چاہئے کیونکہ اس ایوان کا بڑا تقدس ہے اس لئے ان حالات میں ہر مہینے اجلاس چلنا چاہئے تاکہ حکومتی اور حزب اختلاف کے معزز ممبران کی رائے سامنے آئے۔ میں مختصراً کہوں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی، سابق صدر آصف علی زرداری اور چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کا بھی واضح مؤقف ہے کہ ہم حکومت کا حصہ نہیں ہیں لیکن ہم اس حکومت کو غیر جمہوری طریقے سے گرنے نہیں دیں گے۔ آئین اور پارلیمنٹ کی بالادستی کی بات کریں گے اور جن لوگوں نے دھرنے دیئے ہیں حکومت کو اُنہیں سنجیدگی کے ساتھ سُننا چاہئے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے بھی تحفظات ہو سکتے ہیں بلکہ تحفظات ہیں تو اُنہیں بھی سُننا چاہئے اور بار بار مذاکرات کرنے چاہئیں۔ سیاست میں انا نہیں ہے کیونکہ جمہوریت ہے، بادشاہت نہیں ہے اور جب آپ بادشاہت قائم کریں گے تو پھر جمہوریت نہیں چلے گی۔ پاکستان پیپلز پارٹی تو ہر وقت کوشش کرے گی کہ حکومت derail نہ ہو، آگے وفاقی حکومت ہو یا صوبائی حکومت ہو، اُن کی اپنی مرضی ہے کہ وہ اس حکومت کو کتنی حد تک چلا سکتے ہیں لہذا یہ اُن پر منحصر ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا محمد ارشد صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائیوں نے اپنا اپنا point of view دیا لیکن میں آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جنرل (ریٹائرڈ) اسلم بیگ کا بنایا ہوا واشنگٹن، لندن پلان آج عوام کے سامنے open ہو گیا ہے۔ عوام پوچھنا چاہتی ہے کہ اتنا زیادہ پیسا کہاں سے آ رہا ہے؟ آج کیا ہو رہا ہے کہ میاں محمد نواز شریف اگر جون 2013 کو oath لیتے ہیں تو وہ اپنے بہترین دوست چائنا کے پاس جاتے ہیں تاکہ پاکستان کے اندر investors کو لایا جائے، یہاں پر بجلی کے منصوبے لگائے جائیں کیونکہ بجلی پیدا ہو گی تو انڈسٹری لگے گی، انڈسٹری لگے گی تو ہمارے نوجوان بیٹوں اور بیٹیوں کو روزگار ملے گا جس کی وجہ سے پاکستان خوشحالی کی طرف جائے گا۔ 12۔اکتوبر 1999 کو جن لوگوں نے پاکستان کے آئین کو suspend کیا اور 10 سال تک ملک کے اندر عوام کے بنیادی حقوق پر غاصبانہ قبضہ کر کے بیٹھے رہے اور اسی ایوان کے اندر یہ نعرے لگاتے رہے کہ ہم پرویز مشرف کو وردی سمیت بار بار منتخب کریں

گے۔ اس پرویز مشرف نے قوم کو کیا دیا؟ اُس نے قوم کو ڈرون حملے، دہشتگردی، خود کش حملے، بے روزگاری، لاقانونیت اور بجلی کی لوڈشیڈنگ جیسے تحفے دیئے۔ آج پھر ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ 2002 کی قومی اسمبلی میں محترم عمران خان بھی اکلوتے ممبر تھے اور ڈاکٹر طاہر القادری بھی اکلوتے ممبر تھے لیکن اُنہیں اُس وقت election reforms یاد نہ آئیں؟ جب پرویز مشرف کا ریفرنڈم ہوا تب عمران خان صاحب Chief Polling Agent تھے اور آج وہ ہمیں کس زبان سے اصول پرستی سکھاتے ہیں؟ اُن کی اصول پرستی تو یہ ہے کہ اسلام آباد کے اندر اُن کا چار سو کنال کا گھر سوالیہ نشان ہے۔ وہ قوم کو سچ بتائیں کہ وہ کس نے gift دیا اور کیوں gift دیا گیا؟ پرویز مشرف کی باقیات میں سے ان کا ایک سیکرٹری جنرل ہے اُس کے پاس سفر کرنے کے لئے جہاز ہے وہ جہاز ملک کے اندر سفر کرے یا دبئی جائے اُس کو جیسے مرضی استعمال کریں۔ یہ 50/50 گاڑیوں کا پروٹوکول لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم غریب کو روٹی دیں گے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے کبھی غریب کے ساتھ hand shake بھی کیا ہے؟ 2002 کی قومی اسمبلی کے 5 سال 3 مہینے میں عمران خان کو ایک بار بھی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ ایک بار بھی میانوالی میں اپنے حلقے میں جائیں اور اگر آج میاں محمد شہباز شریف دن رات کام کر رہے ہیں تو یہ اُن پر تنقید کرتے ہیں۔ آج افواج پاکستان اور حکومت پاکستان ملک کے اندر چھپے ہوئے دشمنوں اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک pitch پر کھڑے ہیں۔ 10 لاکھ IDP's اپنے گھر بار چھوڑ کر خیبر پختونخوا میں بیٹھے ہوئے ہیں تو محترم عمران خان صاحب اور اُن کے وزیر اعلیٰ کو توفیق نہیں ہوئی کہ اُن کے پاس جا کر اُن کی ادویات اور اُن کے کھانے پینے کا بندوبست کریں۔ پنجاب کے ایم پی ایز اور قومی اسمبلی کے ایم این ایز اپنی تنخواہوں سے پیسے اکٹھے کر کے اور Punjab Relief Fund سے پیسے اکٹھے کر کے اُن کو عید گفٹ بھی دیا جائے اور اُن کے مویشیوں کے لئے پنجاب سے روزانہ 20 ٹرک چارہ جائے تو خیبر پختونخوا کی حکومت کیا کر رہی ہے؟ بنوں اور ڈی آئی خان کی جیل سے 450 دہشتگردوں کو 60 گاڑیوں میں یہ facilitate کرتے ہیں۔ وہاں پر 9 گھنٹے کا آپریشن ہوا جب کہ عمران خان اور پرویز خٹک سوئے رہے۔ وہاں پر شیعہ کمیونٹی کے لوگوں کو بُلا کر سولہ کے سر قلم کئے گئے تب ان کو انصاف یاد نہ آیا؟ ان کو قوم کے سامنے اپنا مکمل failure چھپانے کے لئے یہ باتیں یاد آ گئیں۔ میاں محمد نواز شریف تین مہینے پہلے جب ان کے چار سو کنال کے گھر میں گئے تو عمران خان نے کہا کہ میرے گھر کی سڑک بنا دیں اور میرے گھر کے باہر غریب بیٹھے ہیں اُن کو اُٹھا دیں تو یہ تھا ان کا ایجنڈا۔ یہ بیرونی ہدایات پر روبوٹ کی طرح ڈانس کرنے والے ہمیں بتائیں کہ یہ قوم کی کیا خدمت کرنا چاہتے ہیں؟ پنجاب کے سولہ اضلاع میں سیلاب آیا تو

میاں محمد شہباز شریف صبح 6:00 بجے سے لے کر شام 7:00 بجے تک اُن کی خدمت کریں اور رات کو 2:00 بجے تک میٹنگیں کریں تو وہ کام کرتے ہیں اور ان کے پیٹ میں مروڑ اُٹھتے ہیں۔ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی supervision میں اگر ایک غریب آدمی کے بچے کو Education Endowment Fund کے ذریعے scholarship ملتا ہے جس سے وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرتا ہے تو یہ کیوں روتے ہیں اور یہ "الزام خان" رونے سے باز کیوں نہیں آتا؟ یہ اپنی کتاب میں فرمان جاری کرتے ہیں کہ میں اپنے قرضے اُتارنے کے لئے تھوڑا تھوڑا جواء کھیلتا تھا۔ ان کی طرح سول نافرمانی تو گاندھی نے کی تھی جبکہ بانئ پاکستان نے سول نافرمانی سے روکا تھا۔ یہ گاندھی کا پیروکار آج پاکستان کے اندر ہمارے نوجوان بیٹوں اور بیٹیوں کو کس طرف لے کر جانا چاہتا ہے؟ الحمد للہ 11۔ مئی 2013 کے الیکشن میں ڈیڑھ کروڑ عوام نے میاں محمد نواز شریف کو mandate دیا ہے اور ہم انشاء اللہ اس mandate کا تحفظ کریں گے اور کسی کا باپ بھی ہم سے استعفیٰ نہیں لے سکتا۔ یہ لوگ بیرونی ایجنڈا لے کر آنے والے ہیں۔ ان کا دھرنا اب مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے۔ یہ وہاں پر جو promote culture کر رہے ہیں اس سے international level پر پاکستان کے image کو تباہ کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں پنجاب خوشحالی کی طرف جا رہا ہے اور میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں پاکستان خوشحالی کی طرف جا رہا ہے۔ ہم ان کو ترقی میں رکاوٹ نہیں بننے دیں گے اور انشاء اللہ پنجاب اسمبلی کے تمام ممبران جمہوریت کی مضبوطی کے لئے اکٹھے ہیں جیسے پارلیمنٹ کے ممبران اکٹھے ہیں۔ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ جو بھی election reforms لانی ہیں لائیں لیکن ہم کسی کو جمہوریت پر شب خون نہیں مارنے دیں گے۔ ہم پرویز مشرف کی باقیات کو یہاں پر بیرونی ایجنڈا کامیاب نہیں کرنے دیں گے۔ ہم انشاء اللہ اکٹھے ہیں اور اکٹھے رہ کر پاکستان کو قائداعظم اور علامہ اقبال کا پاکستان بنائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب خلیل طاہر سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے پیپلز پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی اور تمام قومی جماعتوں کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے قومی اسمبلی میں جمہوریت کا ساتھ دیا۔ آج یہاں فاضل ممبران بھی اپنی تقاریر میں فرما رہے تھے لیکن دکھ اس بات کا ہے کہ اس قرارداد کی چور دروازوں سے آنے والوں نے پھر مخالفت کی ہے حالانکہ ان کو معلوم ہے کہ اب کوئی آمر نہیں آئے گا جن کے یہ جوتے پالش کرتے تھے اور ان کے ہاتھ نہیں بلکہ ان کے چہرے کالے

ہوئے ہیں۔اب راولپنڈی کا" شیدا ٹلی" شرارت کر کے کسی کو اکسا رہا ہے۔اس کی وجہ سے اب وہ اور چودھری شجاعت حسین اور چودھری پرویزالٰہی کسی چور دروازے سے نہیں آ سکتے ہیں۔

اکثر دھوکا دے جاندے نیں شکلوں ویکھے جاچے لوک
تے سانوں آکے راہواں دس اپنے گھروں گواچے لوک
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!وہ جو کہتے تھے کہ امپائر کی انگلی اٹھے گی تو کسی امپائر کی انگلی نہیں اٹھی بلکہ یہ باعث شرم ہے کہ IDP's وہاں پر بیٹھے ہیں اور ان کے چیف منسٹر کی انگلیاں ڈانس کرنے کے لئے ضرور اٹھی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ورزش کر کر کے اب اس کی انگلیاں بھی تھک گئی ہیں۔ وہ IDP's کے پاس نہیں جا رہا بلکہ وہ سٹیج پر ڈانس میں مصروف ہے اور رقص و سرور کی محفلیں وہاں پر سجائی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! جمہوریت یہ ہے کہ تمام جمہوری قوتوں نے جمہوریت کا ساتھ دیا ہے اور آج پھر اسی طرف یہ واپس لوٹے جس طرح ہمارے لیڈر میاں محمد نواز شریف صاحب کہتے تھے کہ آئین کا راستہ اپنائیں اور جو استعفیٰ مانگنے گئے تھے آج خود استعفیٰ دے کر واپس آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ محترم ظہور الحق عرف جناب طاہر القادری صاحب جن کا اٹھارہ ہزاری کے ساتھ تعلق ہے، جب عالم دین جھوٹ بولے گا تو قوم کدھر جائے گی؟ انہوں نے مینار پاکستان پر بولا کہ میری گاڑی اٹھارہ ہزاری گئی اور اس کے چاروں اطراف کوئی ڈیڑھ سو لوگ چیک لے کر آ گئے کہ ہمارے یہ چیک کیش نہیں ہوئے۔ان کو یہ پتا نہیں ہے اور انہیں کسی نے یہ نہیں بتایا کہ غریب سیلاب زدگان کو تو چیک دیئے ہی نہیں گئے ان کو تو نقد رقم دی گئی ہے۔اگر کوئی عالم دین ہو کر جھوٹ بولے گا تو پھر قوم کی صورتحال کیا ہو گی؟

جناب سپیکر! پاکستان میں جو سرمایہ کاری آنی تھی۔ چین ہمارا سب سے پہلا دوست ہے۔ ہمیں اس بات کا دکھ نہیں کہ چین کے صدر بھارت گئے لیکن ہمیں اس بات کا ضرور دکھ ہے کہ انہوں نے انہی ظہور الحق عرف طاہر القادری اور عمران خان کی وجہ سے پاکستان کے دورے کو منسوخ کیا۔ یہ ہم سے ایم اے کا رزلٹ مانگتے ہیں تو ہم وہ بھی دیں گے لیکن یہ جو زبان نوجوانوں کے منہ میں ڈال رہے ہیں۔ان کو پتا نہیں کہ کل کو یہی نوجوان ان کی زبان گدی سے کھینچ لیں گے۔ ہمارے لیڈر نے آج تک ہمیں اس بات کا درس نہیں دیا کہ ہم ان کے بارے میں اس طرح کی بات کریں لیکن پارلیمنٹ کی بالادستی کو قائم رکھنا ہو گا۔

جناب سپیکر! یہ جس لیڈر کے پیچھے چل رہے ہیں اس نے اپنی ایک آپ بیتی لکھی اور اس کا عنوان "سب سے پہلے پاکستان" رکھا۔اس کتاب کے صفحہ نمبر 299 پر لکھا اور اس بات کو تسلیم کیا کہ اس نے 327 افراد کو ڈالروں کے عوض امریکہ کے حوالے کیا۔ یہ جس طرح کی باتیں کر رہے ہیں ان کو اس بات پر شرم آنی چاہئے۔ان کے دھرنے ناکام اور ساری سازشیں بے نقاب ہو گئی ہیں۔ ہم پاکستان کے 18 کروڑ عوام کسی صورت بھی ان کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ آخر میں، میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ:

ہمارا شیوہ ہے کہ اندھیروں میں جلاتے ہیں چراغ
ان کی سازش ہے کہ زمانے میں یونہی رات رہے

بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔آج جس طرح چار ماہ کے مشکل ترین وقت کے بعد یہ اجلاس منعقد کیا گیا ہے اور ہم سب یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہم سب جتنی دلچسپی کے ساتھ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اس پر صرف افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ ہمارا ملک اور ہمارا صوبہ اس وقت انتہائی مشکل ترین حالات سے دوچار ہے۔آج پنجاب اسمبلی میں آپ کو یہ قرارداد پیش کرنے کی ضرورت پیش آگئی کہ ملک کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں اور سازشیں کرنے والوں کو یہاں discuss کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گی کہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ اس ملک میں جمہوریت کی گاڑی کو پٹڑی سے اتارنے کے لئے سازش ہو رہی ہے اور یہ سازش نہیں ہونی چاہئے تو پاکستان پیپلز پارٹی ایک جمہوری جماعت ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت نے ہمیشہ جمہوریت کی بقاء اور مضبوطی کے لئے نہ صرف قربانیاں دی ہیں بلکہ ہم نے 124 ممبران کے ساتھ پانچ سال نامساعد ترین حالات میں بھی مکمل کئے۔آج آپ 300 سے زیادہ سیٹیں لے کر مرکز میں اور 300 سے زیادہ سیٹیں پنجاب اسمبلی میں لے کر بیٹھے ہیں لیکن میں compare کروں تو وہ 124 ممبران کا ایوان آپ کی 300 سیٹوں سے زیادہ مضبوط تھا اس لئے کہ وہ ایوان بہت بڑی قربانی کے بعد بنا تھا اور وہ سچا ایوان تھا۔اس وقت بھی بہت دھاندلی ہوئی تھی لیکن ہم مضبوطی اور ایمان کے ساتھ اس ملک میں جمہوریت کو آگے بڑھانے کے لئے کھڑے تھے۔ ہم نے وہ پانچ سال ان سازشوں کا مقابلہ کیا جن کا آپ حصہ اور آلہ کار بنتے رہے۔ ہم نے آپ کے دھرنے کو اور سب کچھ face کیا لیکن ہم نے آپ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔آپ آج دیکھ لیں کہ

آپ 300 سے زیادہ سیٹیں لے کر اس ایوان میں بیٹھے ہیں اور آج بھی اگر آپ کو جمہوریت کو بچانے کی ضرورت ہے تو کون آگے بڑھا۔ پاکستان پیپلز پارٹی آگے بڑھی اور ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ آپ ہمارے ساتھ کیا روایت قائم کر کے آگے آئے تھے۔ آج ہم نے آپ کی اس روایت کو توڑا ہے اور آج ہم آپ کے ساتھ اس لئے نہیں کھڑے کہ آپ کی حکومت بہت مضبوط ہے پھر بھی آپ کو ہماری ضرورت ہے اس لئے کہ آج پاکستان کو اگر ضرورت ہے تو پاکستان پیپلز پارٹی اپنی روایت کو نبھاتے ہوئے آگے آئے گی۔ ہم نے اس ملک میں جمہوریت کی گاڑی کو آگے چلانے کے لئے، اس ملک کے عوام کو مضبوط کرنے کے لئے، جمہوریت کو جس تسلسل کی ضرورت ہے اس میں اپنا حصہ ڈالا ہے اور آئندہ بھی ڈالتے رہیں گے۔ اس ملک کو مشکلات سے نکالنے کے لئے ہماری جو ذمہ داری ہے۔ ہم کبھی بھی اپنے اس عہد سے پیچھے نہیں ہوں گے چاہے کسی جماعت کی بھی حکومت ہو۔ ہم اس ملک کو جب بھی مشکل میں دیکھیں گے ہم آگے آ کر نہ صرف پارلیمنٹ کی بالادستی کے لئے جدوجہد کریں گے بلکہ اپنے آئین کی بالادستی کے لئے بھی جدوجہد کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ اگر پیپلز پارٹی آج ملک اور آئین کی بات کر رہی ہے تو وہ (ن) لیگ کی حکومت کو بچانے کی بات کر رہی ہے لیکن میں آج اپنے بھائیوں سے یہ بھی گزارش کروں گی کہ اگر ہم آئین اور پارلیمنٹ کی بالادستی کی بات کرتے ہیں تو پھر پنجاب اسمبلی کے تمام ممبران چاہے وہ اُس طرف بیٹھے ہیں یا اس طرف بیٹھے ہیں، ان کی بھی ایک بھاری ذمہ داری ہے کہ ہماری صوبائی اسمبلی جو کہ سب سے بڑا ایوان ہے اور سب سے بڑا صوبہ ہے اس کی بالادستی کی بھی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ ہمارا وزیر اعلیٰ کبھی اس پارلیمنٹ میں آتا ہی نہیں، ہمیں اس وقت بھی ایک ہو کر کھڑے ہونا چاہیئے۔ وزیر اعلیٰ جو ہمارے ووٹوں سے منتخب ہوئے جنہوں نے ہم سے ووٹ لیا لیکن آج تک اتنے بُرے حالات کے باوجود انہوں نے کبھی اس پارلیمنٹ کو مضبوط نہیں بنایا، انہوں نے کبھی یہ کوشش نہیں کی کہ وہ ہمیں آ کر اعتماد میں لیں، ہمیں بتائیں کہ کیا حالات ہیں اور کون سے عناصر ہیں جو اس پارلیمنٹ کو کمزور کرنے کی سازش کر رہے ہیں؟ یہ ان کا آئینی اور قانونی فرض ہے۔ اس صوبے میں اتنے بُرے حالات پیش آئے جہاں ایک جماعت جو کہ سیاسی جماعت نہیں تھی وہ ایک مذہبی جماعت تھی، جب اس کے اراکین کو مارا گیا تو کیا یہ فرض نہیں کہ آج دو ماہ گزر چکے ہیں اس کی ایف آئی آر نہیں کاٹی گئی۔ آج یہ نوبت آ گئی ہے کہ پورا ملک داؤ پر لگ گیا ہے۔ جس کو آپ جوڈیشل کمیشن کہتے ہیں جب پانی سر سے گزر جاتا ہے تو اس حکومت کو یاد آتا ہے کہ کمیشن بنا دیا جائے۔ کمیشن بن گیا پھر جوڈیشل کمیشن نے اپنی رپورٹ دی۔ دو

ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر گیا ہے تو کیا پنجاب حکومت کا یہ فرض نہیں تھا کہ جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ کو پبلک کیا جاتا، کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ آج اس ایوان کو اعتماد میں لیا جاتا کہ اتنے بڑے سانحہ اور اتنے بڑے بڑے واقعات کے بعد جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ کو پڑھ کر اس ایوان میں سنایا جاتا تاکہ عوام کو اور دنیا کو پتا چلتا کہ پنجاب حکومت اپنے کئے پر شرمندہ ہے اور عدالتیں اپنا فرض ادا کر رہی ہیں؟ یہاں میرے ساتھی ابھی بات کر رہے ہیں اور مزید بھی کریں گے۔ آپ کہتے ہیں کہ پی ٹی آئی کی وجہ سے culture develop ہو گیا یقیناً میں بھی اس culture کی مذمت کرتی ہوں کہ ان کے دھرنوں اور جلسوں میں جو زبان سیاسی لیڈروں کے بارے میں استعمال ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی میں یہاں قائد ایوان کی بھی مذمت کروں گی کیونکہ قائد ایوان بھی ہمارے ملک کے جو حاضر صدر تھے ان کے بارے میں غلیظ اور گندی زبان استعمال کرتے رہے ہیں آپ اپنے گریبانوں میں بھی جھانکیں۔ ہم نے بھی اپنی قوم کو ایک گندی زبان کا تعارف دیا، آپ لوگوں نے اس کو condemn نہیں کیا، آپ لوگوں نے اپنی پارلیمانی میٹنگز میں بھی کبھی یہ نہیں کہا کہ وزیراعلیٰ صاحب اجتناب کریں اور جو صدر مملکت پاکستان ہیں ان کی عزت کرنی چاہئے۔ اگر وہ کسی کو ذاتی شخصیت کے طور پر ناپسند ہیں تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ان کے خلاف باتیں کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! ان باتوں کو چھوڑیں اور آپ روشن مستقبل کی تلاش میں رہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں اس طرف ہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! بڑی مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جو بات میں نے کی ہے کہ ہمیں اپنے حالات کو درست کرنا ہے۔ اپوزیشن کی طرف سے مختلف issues پر، بجٹ اور دھاندلی پر بار بار نشاندہی اس پنجاب اسمبلی کے ایوان میں کی گئی اور پی ٹی آئی نے نیشنل اسمبلی میں as Opposition جو کردار ادا کرنا چاہئے تھا وہ بے شک ادا نہیں کیا لیکن پنجاب اسمبلی کے اندر چودہ ماہ کے عرصے میں جتنی بار بھی اجلاس بُلایا گیا پی ٹی آئی کی طرف سے بھرپور احتجاج ریکارڈ کروایا گیا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اپوزیشن جماعتوں کی طرف سے جو احتجاج ہوتا رہا اس احتجاج پر حکومت پنجاب good governance کو بہتر کرنے کی کوشش کرتی لیکن یہاں تو governance نام کی کوئی چیز ہے اور نہ ہی اس کو دُرست کرنے کا کوئی راستہ نظر آ رہا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اُن کا اس طرح ایوان سے باہر بیٹھنا آج افسوس کی بات ہے کہ دو ماہ سے ان کے

resignation آپ کے پاس پڑے ہیں لیکن اس حکومت نے اتنا گوارا نہیں کیا کہ اس معاملے کو resolve کر دے یا ان کے استعفے قبول کر لے یا ان کو منا کر واپس لے آئے۔

جناب سپیکر: محترمہ! گورنمنٹ نے تو استعفے منظور نہیں کرنے۔ وہ استعفے انہوں نے مجھے دیئے ہیں۔ وہ آ کر مجھے کچھ بتائیں گے تو پھر میں کوئی action کروں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! action تو حکومت نے کرنا ہے اور اس نے صلح کرنی ہے۔ پہل حکومت نے کرنی ہے اور بڑے بھائی کے طور پر سَر پر ہاتھ یا مرہم رکھنے کا کردار اس وقت موجودہ حکومت نے step اُٹھانا ہے۔ موجودہ حکومت اگر مسائل کا حل نکالے گی تو یقیناً میں سمجھتی ہوں کہ وہ بھی سوچنے پر مجبور ہوں گے۔ جب تمام سیاسی جماعتیں آپ کے ساتھ کھڑی ہیں تو پھر میرا خیال ہے کہ سیاسی جماعتوں کا پریشر ان کے اوپر ڈالتے اور ان کی کچھ باتیں مان کر کچھ لے دے کر ان کو اس ایوان میں واپس لاتے اور جمہوریت کی جو گاڑی لڑھک رہی ہے اِدھر اُدھر اُس کو نہ لڑھکنے دیتے۔ آج بھی وقت کہیں نہیں گیا، آج بھی ان کو واپس لایا جا سکتا ہے۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس ایوان کے وہ معزز ممبر ہیں وہ آئیں، وہ کیوں نہیں آتے اور میں تو ان کو بلا رہا ہوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وہ احتجاج کر کے resign کر چکے ہیں لہٰذا ان کو واپس لانا آپ کا اور حکومت کا کام ہے۔ کس طریقے سے ان کو واپس لانا ہے یہ strategy حکومت نے بنانی ہے لہٰذا میں یہ گزارش کروں گی کہ حکومت بھی اپنی good governance کو improve کرنے کی کوشش کرے۔ جس طرح سے لاء اینڈ آرڈر ہے اور جس طرح آپ یہ ذمہ داری بنا کر فارغ ہو جاتے ہیں کہ جوڈیشل کمیشن بنا دیا ہے اس کی بات ہے وہ جو بھی فیصلہ کرے گا۔ جوڈیشل کمیشن کا فیصلہ آ چکا ہے لہٰذا اس کو عوام کے سامنے پبلک کریں تاکہ عوام کو پتا چلے کہ غلطی کس کی تھی، کس نے یہ گناہ کیا ہے اور کس نے اتنی جانیں شہید کی ہیں؟ عوام کے سامنے حقائق آنے چاہئیں تاکہ ان کے زخموں پر بھی مرہم رکھا جائے جو اس وقت زخمی ہیں یا غصے میں ہیں۔ اگر ہم دوستی کا ہاتھ نہیں بڑھائیں گے کیونکہ ہمارا ملک اس وقت سیاسی اور مشکل ترین حالات میں ہے لہٰذا ہمیں دوستی اور محبت کا پیغام نہ صرف دینا ہے بلکہ اس پر عمل بھی کرنا ہے۔ دوستی اور محبت کا پیغام تب ہی ہوتا ہے جب آپ کسی کا مداوا یا اس کے زخموں پر مرہم رکھتے ہیں۔ زخم دیتے جائیں لیکن اس کا مرہم اور مداوا نہ کریں تو پھر دوستی نہیں ہوتی پھر دشمنی ہی آگے بڑھتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ آج جو political crisis اس ملک کو درپیش ہیں اس سے پہلے پچھلے کئی سال

گزرے، ہماری پیپلز پارٹی کی حکومت نے بھی پچھلے پانچ سال گزارے ہیں تو بدترین حالات ہمارے سامنے آئے لیکن ہم اکیلے اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر ان حالات سے نمٹ سکے۔ میرا خیال ہے کہ سیاسی جماعتیں ایک طاقت ہوتی ہیں اور اگر سیاسی جماعتیں آپ کے ساتھ کھڑی ہیں تو اس طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ملک کو بحران سے نکالیں۔ آپ کہتے ہیں کہ پی ٹی آئی کی وجہ سے معاشی ترقی نہیں ہو رہی لیکن میں کہتی ہوں کہ آپ کے اپنے اعمال کی وجہ سے معاشی ترقی نہیں ہو رہی۔ آپ اگر good governance کو صحیح طریقے سے رائج کرتے، چیزوں کو کنٹرول کرتے، مہنگائی کو کنٹرول کرتے اور جس base پر آپ ووٹ لے کر آئے تھے اس کو پورا کرتے۔ بجلی کا بحران ختم کرنے کی بات کر کے آپ نے عوام کو دھوکا دیا وہ دھوکا آپ صحیح کرتے، آپ چھ مہینے میں بجلی لاتے چاہے الٹے لٹک کر لاتے لیکن بجلی لاتے تو پھر بات ہوتی کہ آپ نے اپنی کی ہوئی دس باتوں میں سے ایک پر عمل کیا ہے۔ آپ ڈیڑھ سال میں کی ہوئی دس باتوں میں سے ایک پر بھی عمل نہیں کر سکے۔ دو تہائی سے زیادہ majority رکھنے والی حکومت جب ایک relief بھی عوام کو نہیں دیتی تو پھر اُس حکومت کا یہی حال ہوتا ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہی گزارش کروں گی کہ آج بھی حکومت ہوش کے ناخن لے، بڑا بنے، بڑا بن کر آگے ہو کر ہمت کرے، ہمت کر کے ان کو منائے اور رُوٹھی ہوئی باقی اپوزیشن جو باہر ہے اُس کو اِس ایوان میں لے کر آئے۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: تمام حضرات مہربانی کر کے ذرا وقت کا بھی خیال رکھیں۔ جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں پہلے نمبر پر یہ گزارش کروں گا کہ خان صاحب نے جب دھرنوں کی یہ سیاست شروع کی تو پہلا الزام یہ لگایا کہ الیکشن میں دھاندلی ہوئی ہے۔ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ اگر یہ دھاندلی زدہ الیکشن تھے تو اس کے نتیجے میں کامیاب ہونے والے وزیراعظم کو مبارکباد کیوں دی؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ وہ ملکی سیاست کی بات کرتے ہیں، دوسرے ملکوں سے جا کر مشورے کرتے ہیں اور وہاں جا کر قادری صاحب میٹنگیں کرتے ہیں۔ نام نہ لیں تو خان صاحب کے بارے میں کہوں گا کہ انگلینڈ میں بیٹھے ہوئے ایک قادیانی کے گھر میں اسرائیلی وزیر کے ساتھ جا کر دو مرتبہ مذاکرات کیوں کئے؟ تیسرا سوال یہ ہے کہ خان صاحب اگر پاکستان کے لئے اتنے مخلص ہیں تو بتائیں کہ نادیہ رمضان چودھری جو اپنے آپ کو پی ٹی آئی کا سیکرٹری کہتی ہے وہ مرزا مسرور جو آئینی طور پر غیر مسلم ہیں،

جو پاکستان کے وجود کے دشمن ہیں، اپنا شناختی کارڈ صحیح طریقے سے نہیں بنواتے اور پاسپورٹ نہیں بنواتے، ان کے پاس 2013 کے الیکشن میں ووٹوں کی امداد اور بھیک مانگنے کیوں گئی؟ میں خان صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ قوم کی بیٹیوں کو نچا کر چاہے اس کو ڈانس کہیں یا کچھ کہیں، یہ کیسا انقلاب ہے؟ سب سے افسوسناک بات جو میں نے دھرنوں میں محسوس کی ہے وہ یہ کہ ان دھرنوں کے اندر کچھ بینر دیکھے گئے جن میں ایک طرف عمران خان کا فوٹو تھا اور دوسری طرف یونس الگوہر کا فوٹو تھا۔ اس کی ویڈیو کلپ دیکھنے کی جرأت بھی نہیں ہے۔ پتا نہیں اس نے کون کون سے روپ دھارے ہیں اور کیا کیا کرتب دکھائے ہیں؟ بیت اللہ شریف کو اس نے ننگی گالیاں دی ہیں، حجاج کرام کو بلا تفریق گالیاں دی ہیں اور پھر سب سے بڑھ کر اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کی توہین کی ہے۔ اس کی تصویر عمران خان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ انقلاب ہے جس نے اللہ تعالیٰ کو گالیاں دلوانی ہیں تو میں ایسے انقلاب پر کروڑوں مرتبہ لعنت بھیجتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! خدا کی قسم جب میں اس منحوس کی شکل دیکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے دماغ کے بارے میں باتیں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اوپر مختلف الزامات لگاتا ہے پھر اس کی تصویر عمران خان کے ساتھ ہوتی ہے لیکن آج تک اس کو ہمت نہیں ہوئی کہ وہ اس کی تردید کرے کہ اس نے میری یہ تصویر اپنے ساتھ غلط لگائی ہے یا میرا وہ ساتھی نہیں یا ٹیم کا حصہ نہیں ہے جبکہ وہ claim کرتا ہے کہ ہماری جماعت نے ان دونوں آدمیوں کو بہت بڑے مقصد کے لئے اسلام آباد بھیجا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ شکست خوردہ قوتوں نے جب دیکھا کہ پنجاب میں روز بروز ترقی کا جال بچھ رہا ہے تو یہ کام شروع ہوا۔ الحمدللہ میں کسی کی ترجمانی نہیں کرتا بلکہ یہ کہتا ہوں کہ ضلع چنیوٹ کے میرے ایک حلقے میں تقریباً 4۔ارب روپے کے میگا پراجیکٹ دیئے گئے ہیں جس کا باقاعدہ طور پر بجٹ میں ذکر آ چکا ہے اور اس پر عمل ہو رہا ہے۔ اسی طریقے سے پاکستان کے جتنے دشمن ہیں وہ دیکھ رہے تھے کہ بجلی کے منصوبے چل رہے ہیں۔ میں نیلم جہلم پراجیکٹ پر خود گیا ہوں۔ وہاں 28 کلومیٹر جو غار بن رہی ہے جس سے پانی آئے گا اور بجلی چلے گی وہ کامیابی کی طرف آ رہے تھے لیکن پاکستان کے دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ حکومت پانچ سال تک اچھے طریقے سے کام کرتی رہی اور یہ پنجاب ترقی کر گیا تو شکست خوردہ قوتوں کو پھر کبھی حکومت کرنے کا موقع نہیں ملے گا اس لئے وہ ان لوگوں کو اکسا رہے ہیں اور پاکستان اور اسلام کی سلامتی کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ میں دعا گو بھی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے عزائم اور منصوبوں کو ناکام کرے اور ہماری حکومت کو صحیح طریقے سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔انجینئر قمرالاسلام راجا صاحب! آپ بھی ذرا short کریں کیونکہ دوسرے صاحبان بھی انتظار میں ہیں کہ ہماری باری کب آتی ہے؟

انجینئر قمرالاسلام راجا: جناب سپیکر! بہت شکریہ

وہ محفل اٹھ گئی جس دم تو مجھ تک دورِ جام آیا

میں پوری دیانتداری سے سمجھتا ہوں کہ اس وقت الزام تراشی اور محاذ آرائی کی سیاست کسی طور پر بھی اس ملک اور معاشرے کے مفاد میں نہیں ہے۔الزام تراشی چاہے کسی طرف سے بھی ہو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہئے۔میں آج کے موجودہ حالات کے معاشی تناظر میں بات کروں گا۔اس وقت توانائی کے حوالے سے بات ہوئی ہے تو توانائی کے حوالے سے ہمارے پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ معاشی تھا کیونکہ آٹھ سے دس ہزار میگاواٹ کا shortfall تھا جس کے لئے ہمیں جو finances درکار تھے وہ اتنے زیادہ تھے کہ شاید اگلے تین چار سالوں کے بجٹ متاثر ہوتے۔ بجلی کے منصوبوں کے حوالے سے وزیراعظم پاکستان بالخصوص وزیراعلیٰ پنجاب جب متحرک ہوئے تو ہمارا سب سے بنیادی مسئلہ finances تھا۔ یہ اسی طرح تھا جیسے یہاں پر ایک لطیفہ مشہور ہے کہ "داتا صاحب جاؤ تے آپ کھا آنا تے ساڈے واسطے لے آنا"اس کے لئے بنیادی طور پر چائنا سے ہمیں جو مدد ملی اس میں نہ صرف technical expertise تھیں بلکہ الحمدللہ وہ منصوبے اس وقت physically شروع ہو چکے ہیں اور یہ صرف کاغذوں میں نہیں ہیں۔وہ منصوبہ چاہے گڈانی ہے، ساہیوال کا ہے، چاہے نیلم پاور پراجیکٹ ہے جو سرد خانے میں پڑا ہوا تھا ان تمام پر کام شروع ہو گیا ہے۔اس میں تھوڑی سی تاخیر ضرور ہوئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان پر بھرپور طریقے سے کام جاری ہے اور میں پوری ذمہ داری سے یہ کہتا ہوں کہ یہ منصوبے بہت جلد انشاء اللہ پایۂ تکمیل تک پہنچیں گے۔ میں صرف ایک بات کا ذکر ضرور کروں گا کہ ہمارے ساتھ economic corridor میں چائنا کی جو دلچسپی تھی، اگر آپ پاکستان اور چائنا کے نقشے پر نظر دوڑائیں تو چائنا کی economic policy یہ ہے کہ Xinjiang جو ان کا سب سے بڑا صوبہ ہے جس طرح ہمارا بلوچستان ہے اور وہ پاکستان کے بارڈر کے ساتھ ملحقہ ہے وہ اس کو صنعتی طور پر ترقی دینا چاہتے ہیں۔ چائنا کی قریب ترین بندرگاہ Xinjiang صوبے سے پانچ ہزار کلو میٹر پر ہے اور مشرقی سائیڈ پر Shanghai اور دیگر بندرگاہیں ہیں۔ گوادر کی بندرگاہ صرف پچیس سو کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ economic corridor میں پاکستان اور چین کے کھربوں ڈالر کے منصوبہ جات ہیں۔32۔ارب ڈالر کی بات ہوئی تھی جس کا چینی صدر معاہدہ کرنے کے

لئے آ رہے تھے جو اس کا ایک چھوٹا سا حصہ تھا جس کے ثمرات سے پاکستان کے عوام نے مستفید ہونا تھا لیکن ایک عالمی سازش کے ذریعے اس کو روکنے کی کوشش کی گئی اور کوشش کی جا رہی ہے۔ چائنا سے پاکستان میں ریلوے لائن اور موٹروے کے ضمن میں آئندہ آنے والے سالوں میں جو کھربوں ڈالر کی investment آنی تھی اور روزگار کے مواقع پیدا ہونے تھے انشاء اللہ وہ ہوں گے مگر اس کو روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس عالمی سازش سے لوگوں کو سمجھنے اور سمجھانے کی ضرورت ہے اور حکومتی سطح پر بھی اس issue کو اٹھانے کی ضرورت ہے۔ چونکہ ان منصوبوں سے پاکستان اور چائنا کو جو فائدہ ہوگا وہ بھارت کے مفاد میں ہے اور نہ دیگر دنیا کی معاشی طاقتوں کے مفاد میں ہے جن کی معیشت چائنا کے ہاتھوں خطرے میں ہے۔ ابھی سوال کیا گیا کہ اتنا پیسا کہاں سے آ رہا ہے تو جہاں پر عالمی طاقتوں کا کھربوں ڈالر کا مفاد وابستہ ہے وہاں پر شاید چند لاکھ یا چند کروڑ ڈالر خرچ کرنا ان کے لئے گھاٹے کا سودا نہیں ہے۔ میں صرف یہ اپیل کروں گا کہ اس وقت ہمیں نظام کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے اور ہمیں اس بات کا اقرار کرنا چاہئے کہ واقعی ہمارے نظام میں بہت سی خرابیاں ہیں چاہے امن و امان کا نظام ہے یا دیگر نظام ہیں ان میں خرابیاں ہوں گی اور یقیناً ہر دَور میں ہوتی رہی ہیں لیکن ہمیں مل کر اس کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمارے پاس اس کے لئے فورم موجود ہیں جیسے پنجاب اسمبلی کا فورم موجود ہے۔ تمام سیاسی پارٹیوں کے لئے ایک راستہ موجود تھا جس کو bypass کر کے ضد اور ہٹ دھرمی کی سیاست کو فروغ دیا جا رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ قابل مذمت ہے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ شاباش، زندہ باد۔

انجینئر قمرالاسلام راجا: جناب سپیکر! ہمیں اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے، عوام کو سمجھانے کی ضرورت ہے اور اس کی روشنی میں آئندہ کے لائحہ عمل کو طے کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شیخ اعجاز احمد صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب عبدالرؤف مغل صاحب!

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! آج جس قرارداد پر یہاں بحث کی جا رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا topic ہے جو ہر محب وطن پاکستانی اور یہاں پر بیٹھے پاکستانی عوام کے نمائندے کی دل کی آواز ہے۔ جن مشکل حالات کا سامنا پاکستانی قوم کر رہی ہے جس میں گیس اور توانائی کا بحران سر فہرست ہے۔ معیشت کا جو پہیہ جام ہے اس کو دوبارہ متحرک کرنے کے لئے جتنی تیز رفتاری کے ساتھ بیرون ممالک میں 2013 کے الیکشن کے بعد بننے والی حکومت نے جس تندہی کے ساتھ رابطے کئے وہ کسی سے پوشیدہ نہ ہیں۔ ایک طرف export پر جو پابندیاں تھیں وہ یورپی یونین سے ختم کروائیں اور import پر

جو اضافی ٹیکس لگتے تھے وہ ختم کروائے۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ پاکستانی export پہلی دفعہ 26 بلین پر پہنچی اور دوسری طرف چائنا نے عہد کیا کہ وہ اپنے دوست ملک کا ہاتھ پکڑے گا اور اسے توانائی کے بحران سے نکالے گا۔ تیسرا پاکستانی معیشت کو مضبوط کرنے کے لئے شیخوپورہ کے قریب 600 دیہات پر مشتمل ایک انڈسٹریل اسٹیٹ جو اس وقت الحمدللہ زیر تکمیل ہے اس میں چائنا نے عہد کیا کہ وہاں پر زیادہ سے زیادہ investment چین کی طرف سے کی جائے گی تاکہ دنیا بھر میں پاکستانی ایکسپورٹ میں اضافہ ہو۔ پھر ایک corridor بنانے کا عہد کیا گیا تاکہ چین کی مصنوعات پاکستان میں بھی اور پاکستان کے راستے سے دنیا بھر میں جانا آسان ہو اور پاکستان کو بھی اس کی راہداری کے حوالے سے بہت سی آمدن متوقع ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑے سنجیدہ معاملات ہیں جن میں پیشرفت ہو رہی تھی اور یہ جو ڈیڑھ دو مہینے کا دھرنا دیا گیا اور مارچ کے حوالے سے ایک ناکام کوشش کی گئی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستانی قوم کے خلاف بدترین سازش ہے جس سے پاکستانی معیشت کے متحرک ہوتے ہوئے پہیے کو جام کرنے کی کوشش کی گئی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ بجا طور پر پاکستانی عوام نے ٹھیک طور پر ادراک کیا کہ ان دھرنوں میں، ان لانگ مارچوں میں شرکت کی دعوت دی جا رہی ہے، یہ غلط ہے اور یہ موقع محل نہیں ہے کہ پاکستان ایک طرف دہشتگردی سے بچنے کے لئے، دہشتگردوں کے خاتمے کے لئے بھرپور جنگ لڑ رہا ہے اور دوسری طرف میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ کو اور پوری قوم کو آج ڈرون حملوں پر ایک رکاوٹ نظر آ رہی ہے کہ وہ کم ہو گئے ہیں تو اس میں آپ کا یہ ایکشن بھی شامل ہے اور پوری دنیا کو بجا طور پر یہ احساس ہو گیا ہے کہ پاکستان ان مشکلات سے نکلنے میں سنجیدہ ہے کہ وہ خود بھی دہشتگردی سے نکلے اور پاکستان کو ایک محفوظ ملک بنائے تاکہ پاکستان میں دنیا بھر سے آنے والے انجینئرز، تاجر اور بیرون ممالک سے آنے والے سرمایہ کار چاہے وہ پاکستانی ہوں یا غیر ملکی وہ یہاں پر اپنے آپ کو محفوظ سمجھیں، اپنے سرمائے کو محفوظ سمجھیں اور یہاں پر investment کریں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج ہمیں عہد کرنا ہے کہ موجودہ حکومت اور موجودہ سسٹم کو جس میں خاص طور پر یہ جمہوری سسٹم اور یہ آئین شامل ہے ہم نے اس آئین کی پاسداری کرنی ہے اور اسے آگے بڑھانا ہے۔ آپ دیکھیں کہ بھارت میں کانگریس آئی پھر بی جے پی آئی، پھر کانگریس آئی اور اب پھر بی جے پی آئی ہے لیکن وہ ایک سسٹم کو چلا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں جو دھرنے ناکام ہوئے ہیں اور پاکستان کے عوام نے انہیں reject کیا ہے، انہیں ناپسند کیا ہے اور انہیں وہ پذیرائی نہیں ملی

باوجود اس کے کہ وہ ریڈ زون میں چلے گئے، باوجود اس کے کہ انہوں نے پی ٹی وی پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد صرف "اے میرے پیارے ہم وطنو" ایڈریس کرنے کی بات تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایک واضح پیغام افواج پاکستان کی طرف سے بھی ملا ہے کہ ہم متحمل نہیں ہو سکتے کہ پاکستانی سسٹم کو جو آئین اور قانون ہے، اس کو دوبارہ derail کیا جائے۔ یہ بحال رہے گا اور پاکستان ایک مہذب ملک کی طرح دنیا میں متعارف ہوگا۔ پاکستانی قوم ایک تہذیب یافتہ اور ایک سسٹم پر چلنے والی، آئین رکھنے والی قوم کے طور پر متعارف ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم میں سے یہاں پر بیٹھا ہوا ہر معزز ممبر اس کی بھرپور حمایت کرے گا اور ہم اس کی تائید کرتے ہیں کہ ہم اس سسٹم کو derail نہیں ہونے دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! دامے، درمے اور سخنے بلکہ انشاء اللہ ہم اپنی جانیں نچھاور کر دیں گے کیونکہ ہم نے پاکستان کو ایک مہذب ملک کا روپ دینا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ یہاں پر اخبار میں خبر شائع ہو کہ پاکستانی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے۔ وہ دور گزر گیا اور اب انشاء اللہ پاکستان ترقی کرے گا اور اس کی ترقی روکی نہیں جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ ہم انشاء اللہ پاکستان کے آئین کے ساتھ ہیں اور آئین کے ساتھ رہیں گے۔

جناب سپیکر: مغل صاحب! بہت شکریہ۔ جی، وارث کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! آج کا موضوع آج کل کے حالات کے مطابق انتہائی ضروری تھا جس پر آپ نے موقع فراہم کیا۔ میں یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ملک پاکستان کتنی قربانیوں کے بعد بنا۔ آپ سب لوگ ماشاء اللہ پڑھے لکھے ہیں قائداعظم محمد علی جناحؒ اور اس وقت کی مسلم لیگی قیادت نے اس ملک کو پوری طرح یہود و ہنود اور امریکہ وغیرہ کی خواہشات کے برعکس پاکستان بنایا جو کہ جیوگرافیکل طور پر ایک تھا اور نہ ہی نسلوں کے حساب سے ایک تھا بلکہ مذہب اسلام اور مسلمانوں کے نام پر یہ ملک بنا لیکن اس کو دل سے تسلیم نہ کیا گیا اور sanctity of inception of Pakistan کے خلاف اور اس وقت جو قائداعظم محمد علی جناح کا وژن تھا، وہ جمہوریت تھی جس کے خلاف سازشیں شروع ہو گئیں اور آپ نے دیکھا کہ ہمارے قائد ملت لیاقت علی خان کے ساتھ کیا ہوا اور اس کے بعد خواجہ ناظم الدین صاحب کے ساتھ کیا ہوا؟ اس کے بعد آپ دیکھیں کہ:

نارنگی سیاست کے انداز دیکھئے
منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

اور وہ لوگ جو پاکستان کے وجود کے بھی خلاف تھے، انہوں نے اس وقت کی اسٹیبلشمنٹ اور عالمی طاقتوں کے ساتھ مل کر پاکستان میں وہ کھیل کھیلے کہ دنیا میں ہم مذاق بن کر رہ گئے اور بھارتی وزیراعظم نہرو نے کہا تھا کہ میں تو اتنی دھوتیاں نہیں بدلتا جتنے پاکستان میں وزیراعظم بدل جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے دیکھا کہ اس وقت سے پھر آمر آ گئے اور یہ سلسلہ چلتا رہا۔ آج آپ مجھے مہربانی کر کے ٹائم دے دیں۔ یہ آمریتوں کا دور اس وقت تک رہا، آپ دیکھیں کہ جن جن ممالک نے ہمارے ساتھ آزادی حاصل کی، چین کو دیکھیں، ہندوستان کو دیکھیں، ملائشیا کو دیکھیں، انڈونیشیا کو دیکھیں اور جاپان کو دیکھیں کہ وہ ثمر بار ہوئے۔ وہ کس وجہ سے ثمر بار ہوئے کہ وہاں جمہوریت چلی اور جمہوریت کا یہ پھل تھا کہ آج وہ ملک پتا نہیں کہاں سے کہاں پہنچ گئے لیکن شومئی قسمت کہ ہمارے ملک میں "رضیہ غنڈوں میں گھر گئی" ہماری جیوگرافیکل condition، ہمارے ذخائر اور ساری چیزیں ہی ہمارے خلاف ہو گئیں اور یہ پوری عالمی طاقتیں، Jews Think Tanks اور یہود و ہنود سے متعلق تو ہمیں قرآن کریم اور الہامی کتابوں میں بتایا گیا ہے، انہوں نے آج تک ہمیں چلنے نہ دیا۔ آپ دیکھیں کہ ایک سے ایک سازش کامیاب ہوتی رہی اور آج یہ بھی note کریں گے کہ کس طرح ہمارے ہی ملک سے اپنے اپنے مفادات کی خاطر، کبھی کسی مفاد کی خاطر اور کبھی کسی مفاد کی خاطر عالمی طاقتوں کو میر جعفر اور میر صادق میسر آتے رہے۔ ان کے نام چاہے کچھ دے دیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔ کبھی کنونشن مسلم لیگ بنتی ہے اور کبھی کوئی مسلم لیگ بنتی ہیں اور کبھی کسی نام سے آتے ہیں اور کبھی ڈاکٹر خان والی بنتی ہے اور کبھی قائداعظم مسلم لیگ بنتی ہے۔ اب آپ یہ دیکھیں اور اس پر غور کریں کہ آج کل یہ صرف coincidence نہیں ہیں کہ جن لوگوں نے اسمبلی میں کھڑے ہو کر الیکشن کو قبول کیا اور مبارکباد دی، اپنے گھر بلایا اور اس کے بعد یہ coincidence نہیں ہے کہ آج ایک قادری صاحب جنہوں نے الیکشن میں حصہ نہیں لیا اور وہ کہتے ہیں کہ الیکشن میں رگنگ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں پورے اس معزز ایوان کو کہتا ہوں، پوری قوم کو آپ کے توسط سے کہتا ہوں کہ ایک آدمی جو 2004 سے کینیڈا میں بیٹھا ہے، اس کے کیا مفادات ہیں اور وہ وہاں پر کر کیا رہا ہے۔ وہ ہمارے اسلام کے خلاف سازشیں کر رہا ہے۔ وہ مولانا ہے نہ ہم اسے عالم مانتے ہیں جسے لایا گیا اور ادھر سے عمران خان صاحب 2002 سے انہی کے ساتھ تھے۔ آپ دیکھیں تو سہی کہ شیخ رشید صاحب ان

سب کے لیڈر ہیں اور آپ یہ بھی دیکھیں کہ چودھری صاحبان ان کے ساتھ ہیں۔ لندن میں کیا ہنڈیا پک رہی ہے اور اب تو یہ سارا کچھ سامنے آ گیا ہے۔ جب طاغوتی طاقتوں نے دیکھا کہ پاکستان میں جمہوریت چلنے لگی ہے، یہاں پر دو ہی بڑے مسئلے تھے اور اگر دو مسئلے حل ہو جاتے تو آپ کی معیشت ٹھیک ہو جاتی۔ ایک تو بجلی یعنی لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ اور دوسرا دہشتگردی کا مسئلہ ہے۔ آپ دیکھیں کہ گزشتہ 14 / 13 سالوں میں کوئی ایک میگاواٹ بجلی نہیں بنائی گئی لیکن آج یہ note کر لیں، ٹی وی پر پراپیگنڈہ ہوتا ہے۔ 200 میگاواٹ پروڈکشن میں آ گیا ہے نندی پور سے یعنی 200 میگاواٹ produce ہو گیا ہے اور پورا ایک ہزار میگاواٹ بہت جلد یعنی دو سال کے اندر اندر انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے سسٹم میں include ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ دہشتگردی کو دیکھیں کہ کسی نے آج تک چیلنج نہیں کیا اور سب سے پہلے پورے سسٹم کے ساتھ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف نے قومی اسمبلی کو اعتماد میں لے کر مذاکرات کئے اور جب مذاکرات ناکام ہوئے تو انہوں نے وہاں پر "ضرب عضب" شروع کیا تو اب یہ کہتے ہیں کہ نہیں وہ تو فوج نے کیا۔ ہمارے قائد جو Chief Executive of the Country ہیں، نے وہ پراجیکٹ شروع کیا۔ اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ اگر انہیں پورا وقت دے دیں تو یہ تو اگلا دور بھی لے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! جلدی ختم کریں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں تو اب یہ وزیراعظم بننے کے شوق میں جس طرح میں نے آپ سے عرض کی کہ کئی لوگ پہلے بھی مفادات کی زد میں چڑھتے رہے اب بھی وزیراعظم بننے کے شوق میں، ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ ان میں سے وزیراعظم کس نے بننا ہے انہوں نے لانگ مارچ اور دھرنے کر کے ایک نیا کلچر introduce کرایا فحاشی کا کلچر بدتمیزی کا کلچر جو کہ ہمارے ملک میں پہلے نہیں تھا۔

جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ یہ جو روشن خیال بننے جا رہے ہیں ان کی روشن خیالی اور ان کے سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ اب وہ پاکستان نہیں رہا جہاں وہ خلیل خان فاختہ اڑایا کرتے تھے وہ دن اب گزر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں یہ بدھ کا کہہ گئے ہیں تو ان کا نام نکال دیں۔ next غلام مرتضیٰ صاحب!

جناب غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پاکستان مسلم لیگ (زیڈ) کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے اظہار خیال کرنا چاہوں گا کہ پچھلے چند مہینوں سے بڑی مشکوک سرگرمیاں ہم دیکھ رہے ہیں جس کا سلسلہ اسلام آباد سے شروع کیا گیا، لاہور سے شروع کیا گیا پھر اسلام آباد اور اب پورے ملک میں اس انارکی کو پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ کسی بھی بات پر احتجاج ہر شہری کا حق ہے لیکن احتجاج کا ایک طریق کار ہوا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں اس مسئلہ کے حل کی طرف بڑھا جائے کہ جب بھی اس مسئلہ کے احتجاج کرنے والے سے پوچھا گیا کہ آئیں اس معاملہ کو حل کرتے ہیں تو یہ حل کی طرف نہیں گئے۔ ہر ذی شعور شخص یہ سوچنے پر ضرور مجبور ہوا ہے کہ مطالبہ تو کیا گیا ہے اپنا مسئلہ سامنے رکھ کر اپنی تکلیف کا اظہار کر کے اور جب حل اُن کو پیش کیا گیا ہے تو اس سے روگردانی اس حد تک برتی گئی کہ ہر ادراک رکھنے والا شخص یہ سوچنے پر مجبور ہوا ہے کہ مسئلہ کچھ اور ہے، ان mysterious اور مشکوک سرگرمیوں کا مقصد کچھ اور ہے۔ عوام کے مسائل کا حل اُن کا ایجنڈا دراصل نہیں تھا ایک تو اس احتجاج کے نتیجے میں ملکی معیشت کی جو تباہی ہوئی ہے، لوگوں کی قیمتی جانوں کا جو ضیاع ہوا ہے میں اس پر احتجاج کرتا ہوں ان راہنماؤں کا کام قوم کی راہنمائی کرنا ہوتا ہے لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایک لیڈر نے پچھلے چند ماہ میں انتہائی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے قوم کی راہنمائی نہیں کی بلکہ ملکی معیشت جو ترقی کی طرف گامزن تھی اُس کو پٹڑی سے اُتارنے کی کوشش کی ہے اور ملک کو بھی انتہائی نامساعد حالات کی طرف دھکیل دیا گیا ہے حالانکہ دیکھا جائے تو جب اس حد تک انارکی بڑھنے لگے یا اس حد تک لاقانونیت کی طرف جب لوگوں کا ہاتھ بڑھتا ہے تو سٹیٹ کا ہاتھ پھر ان لوگوں کو روکنے کے لئے بڑھتا ہے اس میں شاید یہ مصلحت سامنے رکھ کر حکمران پارٹی نے انتہائی دانشمندی اور صبر و تحمل کے ساتھ کام کیا۔ میں سمجھتا ہوں وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے دانشمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حد سے زیادہ صبر کا مظاہرہ کیا ہے اور اس کے نتیجہ میں یہ ضرور ہوا کہ جتنی جانوں کا ضیاع ان احتجاج کرنے والوں کی غیر ذمہ داری سے پہنچ چکا تھا مزید اُس نقصان کو اپنی اس برداشت کے ساتھ روک دیا گیا لیکن ساتھ ہی ساتھ ہم اس بات پر مبارکباد نہیں دے سکتے حالانکہ حق بنتا ہے اور پوری دنیا میں پاکستان کے اس image کی حفاظت کرنا ہوتی اور جگ ہنسائی سے بچنا ہوتا تو جب سٹیٹ کی بلڈنگ محفوظ نہ رہے اور پھر وہاں مصلحت کا مظاہرہ کیا جائے تو ہم خوش ضرور ہو سکتے ہیں کہ ہمارے اندرونی حالات اس طرح کے تھے کہ اگر اُس پر ایکشن لیا جاتا تو اُس پر زیادہ جانوں کی ہلاکت کا خدشہ تھا لیکن باقی دنیا کو اس بات سے غرض نہیں ہے وہ یہ ضرور سوچنے پر مجبور ہوئے ہوں گے کہ جس

ملک کی سٹیٹ بلڈنگ محفوظ نہیں ہیں وہاں کیا investment کی جائے اور اُس ملک کی طرف سرمایہ کار کس لحاظ سے رُخ کریں؟ میں اس ایوان سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ ضرور ان باتوں کو appreciate کرنے کی بجائے ان کی حوصلہ شکنی کی جائے کہ احتجاج کا جو ایک مثبت اور مناسب روّیہ اپنانا چاہئے اور ضرور اس معاملہ میں اپنی آواز اُٹھاتے ہیں کہ احتجاج کا ایسا روّیہ، ایسا طریقہ ہرگز نہ اپنایا جائے جو ملک کو اس کی منزل کی طرف جانے سے روکے اور ساتھ جو الیکشن ہوا ہے اسے دیکھا جائے۔ میں nominate نہیں کرنا چاہتا کہ پچھلا جو دور گزرا ہے اُس میں ملک کے ساتھ جو کیا گیا ہے اور جتنی بھی پریشانیاں قوم نے اس عرصہ میں اُٹھائی ہیں اور بے شمار ایسے معاملات تھے اور پھر زبانیں خاموش کیوں رہی ہیں؟ یہ بہت بڑا ایک سوالیہ نشان ہے اور اب ان کی زبانیں ایک حد سے کیوں بڑھ گئی ہیں اور معاملات ایک حد سے کیوں بڑھ گئے ہیں وہ سمجھنے کے لئے کسی راکٹ سائنس کی ضرورت نہیں ہے کچھ چیزیں جو ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ اس تحریک پر ہی رہیں تو بہتر ہے۔

جناب غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! جو یہ تحریک پیش کی گئی ہے ہم اس کی بھرپور حمایت بھی کرتے ہیں اور ہم یہ گزارش بھی کرتے ہیں کہ آئندہ جب بھی ایسی صورتحال پیدا ہو خدا نہ کرے کہ یہ نوبت دوبارہ آئے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اتنی زیادہ مصلحت کا مظاہرہ بھی نہیں کرنا چاہئے جس سے پاکستان کی جگ ہنسائی ہو، پاکستان کی جو سٹیٹ کا image اور تشخص ہے وہ ہمیں اپنی ذات سے زیادہ عزیز ہونا چاہئے اور ہے ہم اس تحریک کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی! بہت شکریہ۔ باؤ اختر علی صاحب!

باؤ اختر علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج جو قرارداد پیش کی گئی ہے اس کا صحیح فورم پارلیمنٹ ہی ہے۔ اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ہوئے میرے فاضل دوست جنہوں نے اظہار رائے کیا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلی گورنمنٹ اور اس سے پچھلی گورنمنٹ تو اپنا اپنا tenure پورا کرتی ہیں اور جب میاں محمد نواز شریف عوام سے ووٹ لے کر اکثریت کے ساتھ مرکز میں آتے ہیں تو وہ کون سی قوتیں ہیں جن کے پیٹ میں مروڑ اُٹھنا شروع ہو جاتے ہیں؟ مرکز کی حکومت جو پاکستان مسلم لیگ نے اکثریتی ووٹوں کے ساتھ حاصل کی ہے اور چودہ مہینے گزرتے ہی سازشیں شروع ہو گئیں۔ آمریت کے دور کی روایت قائم رکھتے ہوئے میاں محمد نواز شریف کی حکومت کو disable کرنے اور مفلوج کرنے کی کوشش کی گئی۔ پنجاب میں وزیراعلیٰ کے تمام کام جو پانچ سال سے جاری تھے اور وہ ترقی کی پٹڑی پر گامزن تھے

چاہے وہ معاشیات میں ہو، اقتصادیات میں ہو، صنعت میں ہو، تعمیرات میں ہو اور چاہے وہ انرجی میں ہو۔ مرکز میں حکومت آئی تو پچھلے دور کے انرجی سیکٹر یا گیس سیکٹر میں جو کیا دھرا تھا، معیشت کو مضبوط کرنے کے لئے فنانس کی ضرورت تھی جس کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو آج قوم خراج تحسین پیش کرتی ہے کہ جس طرح وہ ہمہ تن گوش پچھلے پانچ سال محنت کرتے رہے اور انہوں نے مرکز کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس کام کا بیڑا اٹھایا۔ فنانس کو مضبوط کرنے کے لئے، معاشی بحران کو ختم کرنے کے لئے وہ دوست ملکوں میں گئے اور وہاں سے اکانومی لے کر آئے۔ اس کا اعادہ کرنے کے لئے چین کے صدر نے کہا کہ میں خود ملک پاکستان میں آؤں گا اور اس معاہدے کی توثیق کروں گا جو میں نے ملک پاکستان کی قوم کے بہترین مفاد کے عوض کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے اس معاہدے میں لکھا کہ اس کا سہرا میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے سر جاتا ہے۔ آج یہ قوم realize کر چکی ہے کہ ان دھرنے والوں، لانگ مارچ اور انقلاب مارچ کرنے والوں کا ایجنڈا کیا ہے۔ ان کا کوئی ایجنڈا نہیں ہے یہ پاکستانی قوم کے خلاف ایک سازش ہے۔ مرکز میں میرے اپوزیشن کے بھائی پارلیمانی لیڈر نے جیسے کہا کہ ہم نے جمہوریت کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ جمہوریت derail کرنے کا نام نہیں ہے، جمہوریت میں تبدیلی آتی ہے، وہ ووٹ کے ذریعے آتی ہے اور ووٹ ہی جمہوریت کا حسن ہے۔ اگر تبدیلی جمہوریت سے آئے تو تمام قوم اس کو سراہتی ہے۔ آج دیکھیں وہ انوکھا لاڈلا جو اپنے آپ کو پی ٹی آئی کا چیئرمین کہتا ہے اس کو کس نے استعمال کیا، وہ قومی طور پر ایک سازش جس کا پردہ اس کی اپنی پارٹی کے President نے چاک کر دیا اور پوری قوم نے اس پردے کو چاک ہوتے ہوئے دیکھا۔ آج اس کو شرم کے ساتھ ڈوب مرنا چاہئے کہ اس کے اپنے President نے اس کی سازش کو بے نقاب کر دیا جو ایک قوم کے خلاف سازش تھی۔ آج یہاں پر good governance کا نام لیا جاتا ہے تو مجھے بتائیں کہ میاں محمد نواز شریف جیسا good governance کرنے والا وزیر اعظم کس ملک کا ہو گا؟ جب اِن کا قافلہ لاہور سے اسلام آباد چلا تو ان پر ایک کنکر بھی نہیں لگا اور ان کو اسلام آباد پہنچا دیا گیا۔ اس کے بعد ان کا دوسرا step آتا ہے جس کا ساری قوم کو علم ہے اور وہ ڈی چوک پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں ان کو اشارہ آتا ہے کہ جائیں پارلیمنٹ پر قبضہ کریں اور پی ٹی وی کی عمارت پر حملہ کریں۔ ایسی سوچ رکھنے والا وزیر اعظم کہاں سے لائیں گے جس کے اندر تحمل کی بے پناہ طاقت ہے اور انہوں نے اسی تحمل مزاجی سے اپنے vision کو جو جمہوریت کا حسن ہوتا ہے، جو بی بی شہید محترمہ بے نظیر بھٹو نے بھی اس ملک کو دیا ہے۔ یہ جس انقلاب کی بات کرتے ہیں میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان کو ماؤزے تنگ کو پڑھنا چاہئے، ان کو نیلسن منڈیلا کو پڑھنا چاہئے۔ یہ کہتے

ہیں کہ ایران میں انقلاب آیا تو وہ کس نام پر آیا؟ وہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کے نام پر آیا۔ یہ کیسا انقلاب لانا چاہتے ہیں جس کا سر ہے نہ پاؤں **الٹا** بلکہ یہ قوم کے مجرم ہیں۔ انہوں نے prisons vans سے criminals کو آزاد کروایا اور جب ایجنسی حرکت میں آئی تو کون سا ہاتھ ہے جو یہ کہتا ہے کہ بنی گالہ سے واپس آ جاؤ۔ پاکستان کا کوئی شہری کسی قیدی کو، کسی مجرم کو پولیس والے سے چھڑالے تو کیا اس کے خلاف ایجنسیاں حرکت میں نہیں آتیں؟ میں پارلیمنٹ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ پارلیمنٹ اعلیٰ ادارہ ہوتا ہے اس سے کوئی ادارہ بھی اعلیٰ نہیں ہوتا اگر وہ کسی پارٹی کے پیروکار بنتے ہیں تو پارلیمنٹ کے اندر آنے کی جرأت پیدا کریں اور پارلیمنٹ میں آکر اپنا ایجنڈا پیش کریں۔ اگر اس ایجنڈے کی مخالفت میں ووٹ آ جائیں تو پھر ان چیزوں کا کوئی اخلاقی جواز نہیں رہتا۔ پارلیمنٹ نے گیارہ جماعتوں کے ساتھ ایک قرارداد منظور کی ہے اور اب کوئی جمہوریت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ میں بھی آج پنجاب اسمبلی کے اس فورم پر اس قرارداد کی رُو سے آپ سے گزارش کرتا ہوں چاہے وہ پارلیمنٹ مرکز میں ہو، پنجاب میں ہو، بلوچستان میں ہو، سرحد میں ہو، سرحد میں بھی ہمارے پاکستانی بھائیوں کی پارلیمنٹ ہے اور سندھ میں ہو جو بھی اس کی طرف illegal action لے گا، جو بھی کسی سازش کے ذریعے اس کو derail کرنے کی کوشش کرے گا تو پاکستان کے بیس کروڑ عوام متحرک کھڑے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جلسے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ ہم نے تو اس جنرل کا کالا قانون دیکھا ہے، اس جنرل کی کالی راتیں دیکھی ہیں، اس جنرل کی سنگینیاں دیکھی ہیں، اس جنرل کے وہ دور دیکھے ہیں جس میں ہم نے جمہوریت کی آواز بلند کی، اپنے قائد کی آواز بلند کی اور آئین کی آواز بلند کی۔ یہ پارلیمنٹ فورم ہے اگر ان میں اخلاقی جرأت ہے تو آئیں اور یہاں آکر اپوزیشن کا کردار ادا کریں۔ انہوں نے گاڑیاں رکھی ہوئی ہیں، مراعات لی ہوئی ہیں، دفتر استعمال کرتے ہیں، تنخواہیں لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے استعفیٰ دیا ہوا ہے۔ اخلاقیات بھی کوئی چیز ہوتی ہے اگر ہم استعفیٰ دیں تو کبھی بھی یہ اخلاقی جرأت نہیں کریں گے کہ اس بلڈنگ کے اندر آ جائیں۔ میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان دھرنوں کی مذمت کرتا ہوں جو لاقانونیت کی مثالیں ہیں، فحاشی کی ایک انتھک کوشش ہے اور پاکستانی قوم کو ترقی کی پٹڑی سے نیچے اتارنے کی ایک سازش بھی ہے۔ میں ایسے انقلاب اور ایسے لانگ مارچ کی مذمت کرتا ہوں جو پاکستانی قوم کے ساتھ ایک گھناؤنی سازش کے تحت کیا جائے۔ ملک پاکستان کی خیر ہو، پاکستان میں رہنے والوں کی خیر ہو، میاں محمد نواز شریف زندہ باد اور میاں محمد شہباز شریف زندہ باد۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔اس تحریک کے حق میں جو صاحبان بولنا چاہیں گے ان کے لئے بدھ کا دن بھی ہے۔آج کے اجلاس کا ٹائم ختم ہو چکا ہے، اب اجلاس مورخہ 21۔اکتوبر 2014بروز منگل صبح10:00بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔